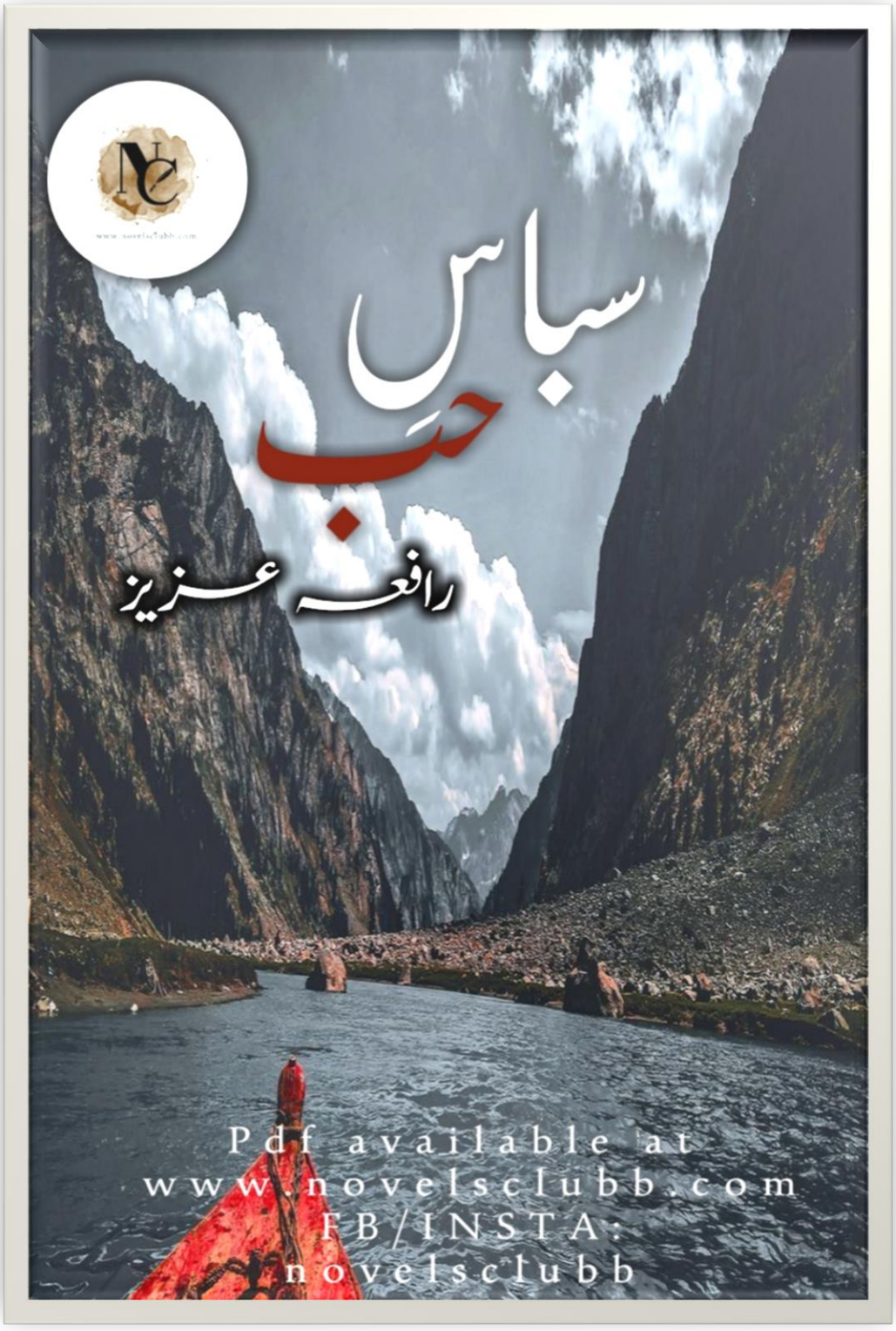
سباس
حب
رافعہ عزیز
Pdf available at
www.novelsclubb.com
FB/INSTA:
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

سباسِ حب

از

رافعہ عزیز

www.novelsclubb.com

شہرِ لاہور کی گلیوں سے لے کر سوات کے پربتوں تک کی
داستانِ عشق !

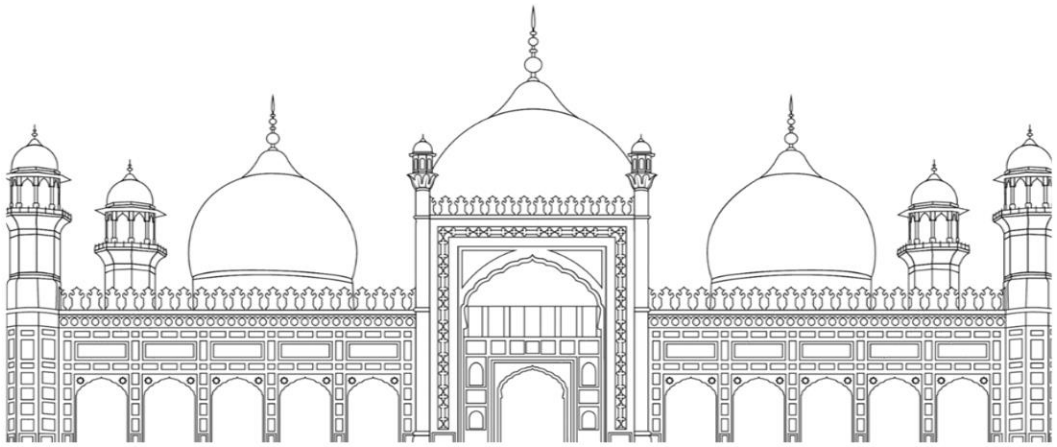

پہاڑوں میں زندگی دل کش لگتی ہے۔

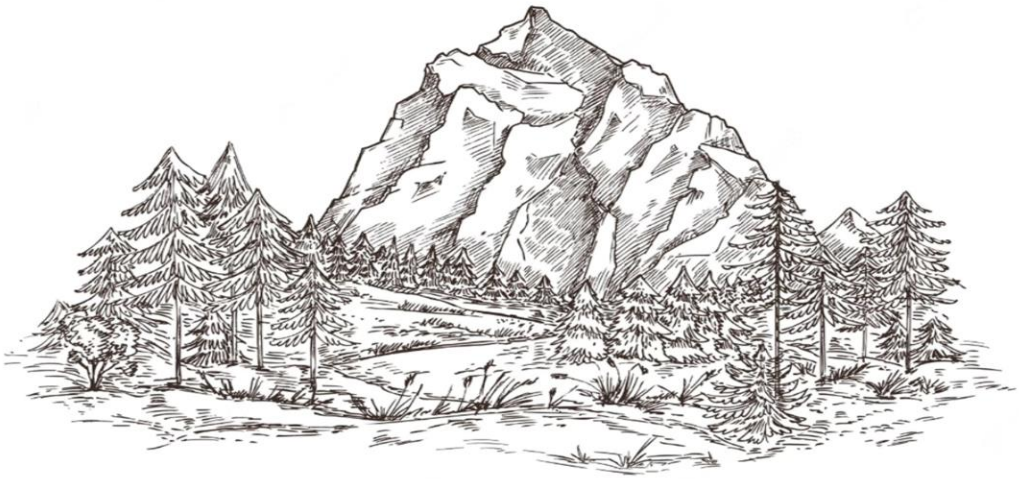

سُباسِ حُب

از قلم: رافعہ عزیز

www.novelsclubb.com

"وہ پہاڑوں کا رہنے والا ہے۔"

"کیا پتا وہ لاہور کی گلیوں کا دیوانہ ہو۔"

"نہیں! یہ ممکن نہیں ہے۔"

"کیوں ممکن نہیں ہے، جب پنجاب کی شہزادی پہاڑوں کی دیوانی ہو سکتی ہے تو پربتوں کا شہزادہ زندہ دلان لاہور کا دیوانہ کیوں نہیں ہو سکتا۔"

آکاش میں ٹمٹماتے ستاروں کو دیکھتا شہزادہ کہاں جانتا تھا کہ وہ بادشاہی مسجد کے روشن گنبد کو دیکھتی سیاہ آنکھوں میں دھڑکنے لگا ہے۔

......*...*...*

''محراب کا رشتہ ٹوٹ گیا!''

یہ خبر صبح سے کسی بریکنگ نیوز کی طرح پورے خاندان میں گونج رہی تھی۔ جہاں محراب کی دادی اس خبر سے ناخوش تھیں وہیں اماں کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔

وہ سوچ رہی تھی آیا اماں جان کو خوشی کس بات کی ہوئی ہے بیچاری زرمین نے انھیں کیا دکھ دیا تھا۔ کھانا گرم کرتے اس کے چہرے پر بیزاریت اور تھکن کے اثرات تھے۔ صبح اسکول جانے سے پہلے اس کی ماں نے یہ خبر اس تک بھی پہنچادی تھی اور اب جب سے وہ گھر آئی تھی مسلسل یہی موضوع زیر گفتگو تھا۔ کچن کی کھڑکی سے نیچے گلی کا منظر نظر آتا تھا اس نے ایک نظر باہر دیکھتے پلٹ کر پلیٹ میں چاول نکالے اور ان پر دال ڈال کر باہر ڈائننگ پر جا کر بیٹھ گئی لاؤنج کے دوسرے

کونے میں رکھے صوفے پر دونوں خواتین اُس کی موجودگی کو یکسر فراموش کیے اپنے میں ہی مگن رہیں۔

"مجھے تو زرمین پہلے ہی ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی اچھا ہی ہوا جو محراب کا رشتہ ٹوٹ گیا۔" اس نے اماں کی بات سنتے آنکھیں گھمائیں۔

"ہنہہ! اس کے ساتھ چڑیل ہی بھا سکتی ہے۔" چمچ بھر کے منہ میں ڈالی۔

"ویسے اماں! کیا بات ہوئی ہو گی جو یوں اچانک چار سال کی منگنی ٹوٹ گئی۔" کپڑوں کو تہہ لگاتی عافیہ کے چہرے پر افسوس تھا۔

"ہونا کیا ہے اس انگریز پلٹ کی انگریزی سے پک گئی ہو گی بیچاری، حوصلہ ہے جو چار سال چلالی منگنی۔" سر جھٹکتے اس نے سرگوشی سی کی جبکہ اماں کہہ رہی تھیں۔

"رضیہ بتا رہی تھی زرمین اپنے ماموں کے بیٹے کو پسند کرتی ہے۔" اماں نے چائے کا کپ لبوں سے لگایا۔

"چلیں اللہ بہتر کرے گا، اتنا فرمابردار بچہ ہے..."

وہ اب مزید محراب نامہ نہیں سن سکتی تھی اس لیے پلیٹ اٹھاتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

"اسے کیا ہوا، منہ کیوں بنا رہی ہے؟"

"پتا تو ہے آپ کو محراب سے چڑتی ہے حالانکہ اُس نے اِس کے پیچھے اپنا اتنا دماغ کھپایا تھا، امتحان اس کے تھے محنت وہ کر رہا تھا..." مہک نے اٹھ کر اپنے کمرے کا دروازہ زور سے بند کیا۔

"توبہ ہے...! دعا کریں اماں کوئی اچھا رشتہ ملے تاکہ جلد از جلد اس کے ہاتھ پیلے کروں" عافیہ نے بند دروازے کو دیکھتے کپڑے ایک طرف کیے اور اپنا کپ اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ خیر کرے گا۔"

اماں اپنی پوتی کے لیے جو خواہش دل میں لیے بیٹھیں تھیں اب جلد از جلد اس کو عملی صورت دینا چاہتی تھیں اس سے پہلے کہ دوبارہ موقع ہاتھ سے نکل جائے۔

نگہت بیگم کے دو بیٹے کاشف اور بابر جبکہ ایک بیٹی امیرا تھی۔تینوں بچے اپنی گھر گھرستی سنبھال چکے تھے۔امیرا بیاہ کر سوات گئی تھی ان کے دو بچے تھے۔یاسر منزل کے نیچے والے پورشن میں بابر اپنی بیوی صوفیہ اور بچوں کے ساتھ مقیم تھے جبکہ کاشف کو اوپر کی منزل دی گئی تھی۔نگہت بیگم کے گھر میں خوشیوں کا راج تھا لیکن آٹھ سال پہلے یاسر منزل کے مکینوں پر قیامت ٹوٹ پڑی جب ان تک یہ خبر پہنچی کہ کاشف اپنے والد کے ساتھ ایک حادثے میں جان کی بازی ہار گئے ہیں۔پورا گھر ایک ہی جھٹکے میں یتیم ہو گیا تھا۔سب کو سنبھلنے میں ایک عرصہ لگ گیا۔ایسے کھٹن وقت میں نگہت بیگم اور بابر نے جس بہادری کا ثبوت دیا تھا وہ قابل ستائش تھا۔مہک اور عارف جنہوں نے ایک ہی وقت میں اپنے دادا اور باپ کو کھویا تھا وہ اس غم سے سنبھل ہی نہیں پا رہے تھے،ایسے میں بابر نے اپنے بچوں سے زیادہ پیار اُن دونوں کو دیا۔انھوں نے مرحوم بھائی کے گھر والوں کی چھوٹی سی چھوٹی خواہش کا خیال رکھا تھا۔جونہی مہک کچھ قابل ہوئی اس نے ٹیوشن اور اسکول میں نوکری شروع کر دی تایا بے شک سب کا خیال رکھتے تھے لیکن اب کچھ اس کو بھی

اپنے لیے کرنا تھا۔پڑھانے کے علاوہ اس کا پسندیدہ مشغلہ کہانیاں لکھنا اور قدرت سے عشق تھا۔اب تک وہ تین کامیاب کتابیں لکھ چکی تھی، سوشل میڈیا پر اس کا ایک نام تھا،لوگ اس کا لکھا پڑھنے کے لیے بیتاب رہتے تھے، خاندان کی بھی بہت سی لڑکیاں اس کی فین تھیں۔اپنے آپ میں رہنے والی مہک دادی کی لاڈلی تھی ،سب سے بڑی فین تو اس کی دادی ہی تھیں وہ خود کبھی لکھائی سے بریک لینا چاہے تو دادی اس کے پیچھے پڑ جاتیں کہ جلدی کچھ نیا لکھو، وہ رات سونے سے پہلے مہک سے کوئی نہ کوئی کہانی ضرور سنتی تھیں۔

آج کل یاسر منزل میں بابر کی بڑی بیٹی ہادیہ کی شادی کی تیاریاں جاری تھیں گھر کی عمارت برقی قمقموں سے سجائی جا چکی تھی۔گھر کی پہلی شادی تھی اس لیے سب بہت پر جوش اور خوش تھے۔

......*...*...*

بھرپور نیند لینے کے بعد اب وہ کچن میں موجود دو کرسیوں والے میز پر بیٹھا کوک پی رہا تھا۔ ہلکی سفید شرٹ اور سیاہ ٹراؤزر پہنے وہ رف سے حلیے میں تھا اس کے سامنے کاؤنٹر کے ساتھ ٹیک لگا کر فریش سا کھڑا زیان اسے مسلسل گھور رہا تھا۔

"یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے میں صبح سے فون کرتا رہا ہوں اور اب ایک گھنٹے سے یہاں موجود ہوں نہ تم کچھ بول رہے ہو نہ مجھے بولنے دے رہے ہو، مسلسل کوک ہی پیے جا رہے ہو۔" محراب نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"اب میں اپنا رشتہ ٹوٹنے کا غم بھی نہ مناؤں۔" اس نے سنجیدگی سے کہتے کوک کے دو گھونٹ لیے۔ زیان کا دل چاہا اسے زوردار مکا رسید کرے۔

"بکواس بند کر! آیا بڑا مجنوں، تو نے خود چچی کو کہہ کر رشتہ تڑوایا ہے۔"

"ہاں تو وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے۔" بوتل سے ڈھکن ہٹا کر وہ گلاس بھرنے لگا تھا جب زیان نے تیزی سے اس کے ہاتھ سے بوتل کھینچ لی۔

"پینے دے مجھے۔" محراب نے بوتل واپس اس کے ہاتھ سے پکڑ لی۔

''عجیب لوگ ہو بندے کو سکون سے دکھ بھی نہیں منانے دیتے۔'' وہ گلاس دوبارہ بھرنے لگا۔

''محراب میں نے اب تیرا منہ توڑ دینا ہے یہ کیا ڈرامہ لگا رکھا ہے، اگر تو زرمین کو پسند کرتا تھا تو کیوں رشتہ توڑا اور یہ اچانک سے کیسے تجھے زرمین سے دھواں دھار محبت ہو گئی۔'' محراب نے گلاس لبوں سے ہٹا کر ماتھے پر شکنیں لیے زیان کو دیکھا۔

''میں نے کب کہا مجھے اس سے محبت ہے۔'' زیان کا دل چاہا وہ اپنا سر دیوار پر دے مارے۔

''خود ہی تو بول رہا ہے کہ غم منا رہا ہوں۔''

''غم تو رشتہ ٹوٹنے کا منا رہا ہوں، جو بھی تھا منگنی شدہ تو تھا ہی ناں اب پھر سنگل ہو گیا ہوں۔'' زیان نے شیلف سے

بوتل اٹھا کر اس کی جانب پھینکی جو بروقت اس نے کیچ کر لی تھی محراب کے لبوں پر تپاد ینے والی مسکراہٹ ابھری۔

''یہ بکواسیات بند کر اور جا کر اپنی حالت درست کر چچی لوگ ایک گھنٹے تک پہنچ جائیں گے۔'' محراب نے گلاس کچن کاؤنٹر پر رکھتے ماتھے سے بال ہٹائے۔

''تو گھر کی حالت درست کر اور کچھ اچھا سا بنا لے مجھے تھانے کے لیے نکلنا ہے اور ہاں...'' وہ کچن سے نکلتے نکلتے کچھ یاد آنے پر پلٹا۔

''میٹھا لازمی بنائیں...'' زیان دانت پیستا اسے گھورتا ہی رہ گیا۔ آدھے گھنٹے بعد وہ تیار سا وردی پہنے سر پر کیپ رکھتا کمرے سے باہر نکلا تھا۔

''ایس پی یہ کون سا وقت ہے تھانے جانے کا۔'' اس کے چہرے پر فکر مندی تھی۔

''یہی تو وقت ہے میرے یار، پریشان نہ ہو ایک جگہ چھاپہ مارنا ہے جلدی آجاؤں گا۔'' موبائل کی اسکرین پر نظریں جمائے اس نے تسلی دی۔

''تو نے تو کہا تھا تیری چھٹیاں ہیں۔'' زیان کو ہر بار اس کے یوں اچانک جانے پر بے چینی لگ جاتی تھی۔ محراب نے نظریں موبائل سے ہٹا کر اسے دیکھا پھر آگے بڑھ کر اسے کندھوں سے تھاما۔

''نہ کیا کر ایسی محبوبہ والی حرکتیں تیری انہی حرکتوں سے تنگ آکر میرا شادی سے دل اٹھ گیا ہے۔''زیان نے اس کے ہاتھ جھٹکے۔

''جا دفع ہو!''وہ دوبارہ صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔

محراب نے گاڑی کی چابی اور موبائل جیب میں ڈالا۔

''چلتا ہوں اللہ حافظ!''

امیر ا اور سجاول کا اکلوتا بیٹا اور سائرہ کا لاڈلا بھائی ''محراب''اس وقت ایس پی کے عہدے پر فائز اسلام آباد میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہا تھا۔شاندار ریکارڈ، بہادری کا منہ بولتا ثبوت محراب اپنی فیلڈ میں نہایت ہی قابل آفیسر جانا جاتا تھا کتنے ہی ایسے ٹاسک جو ناممکن سے لگتے تھے اس نے اپنی ذہانت اور بہادری سے مکمل کیے تھے۔

......*...*...*

بالوں کا ہلکا جوڑا بنائے وہ پورے انہماک سے پیپر چیک کر رہی تھی کچھ لٹیں جوڑے سے نکل کر گردن کو چھو رہی تھیں تبھی زوردار آواز سے کمرے کا دروازہ

کھلا، مہک نے ڈر کر سر اٹھایا چوکھٹ پر امیمہ موجود تھی جس کے چہرے کا رنگ اُڑا ہوا تھا مہک کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا وہ سامان ایک طرف کرتی کھڑی ہوئی۔

''کیا ہوا ہے امیمہ سب ٹھیک تو ہے ناں؟''امیمہ نفی میں سر ہلاتی کرسی پر بیٹھ گئی۔

''محراب بھائی کا رشتہ ٹوٹ گیا۔''اس نے صدمے کی سی کیفیت میں کہا اس کی بات سنتے ہی مہک کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا اس نے جھک کر تکیہ اٹھایا اور پوری قوت سے امیمہ کو دے مارا وہ کراہ کر رہ گئی۔

''بس کر دو! نکل آؤ محراب کے رشتے سے۔۔ صبح سے ایک ہی بات سن سن کر میرا سر درد کرنے لگا ہے۔''مہک کے جارحانہ انداز کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے امیمہ کہہ رہی تھی۔

''مجھے تو جیسے ہی یہ خبر ملی سارے کام چھوڑ کر آپ کے پاس دوڑی چلی آئی ہوں۔۔"وہ بیڈ پر نیم دراز ہو گئی۔ مہک نے کندھے سے گرتا ڈوپٹہ درست کیا۔

''کیوں؟''مہک نے کچھ تشویش سے اسے دیکھا جبکہ وہ دانت نکالے اسے دیکھنے لگی۔

''محراب بھائی کی باتیں آپ سے نہیں کروں گی تو کس سے کروں گی آپ کے چہرے کے بگڑتے زاویے دیکھ کر ایک الگ سا لطف آتا ہے۔''مہک شدید تیز گھوریوں سے اسے نواز رہی تھی۔پورا گھر ہی یہ بات جانتا تھا کہ کالج کے وقت سے جب سے محراب نے اسے انگلش کی کلاسس دی تھیں تب سے وہ محراب سے چڑتی ہے۔اس کی رعب دار عادت سے اسے سخت کوفت تھی بلاوجہ کا سب کا اس کو سر چڑھانا خاص کر اماں کا، مہک کو ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔کچھ دیر کمرے میں خاموشی چھائی رہی امیمہ نیم دراز ہو کر موبائل میں مصروف تھی مہک بھی واپس اپنے کام کی جانب متوجہ ہو گئی۔

''آپی ایک بات بتاؤں؟''اچانک سے امیمہ جوش سے اٹھ کر بیٹھی۔

''بولو! ویسے بھی بولے بنا تمہیں سکون نہیں آنا۔''مہک کی بات پر وہ ہنس دی۔

''پتا ہے گروپ میں تو رونق لگی ہوئی ہے مجھے لگتا ہے یہ ثناء باجی وغیرہ کی بدعائیں ہیں جو یوں اچانک بھائی کا رشتہ ٹوٹ گیا، بھائی کو تو اتنی پسند تھیں زرمین باجی۔''امیمہ اسے کزنوں کے بنائے گئے گروپ میں ہونے والی گفتگو کے بارے میں بتا رہی تھی جب مہک نے اسے روک دیا۔

''امیمہ! مجھے ان سب باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے میں انہی باتوں کی وجہ سے ان گروپ وغیرہ سے دور رہتی ہوں تو خدایا تم بھی میرے حال پر رحم کرو مجھے صبح یہ پیپر جمع کروانے ہیں۔''اس نے سامنے لگے انبار کی جانب اشارہ کیا۔

''اچھا ٹھیک ہے۔''اس کا جوش جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

''ہادیہ آپی آپ کو یاد کر رہی تھیں۔''اس نے بات بدل دی مہک کو شرمندگی نے گھیر لیا وہ ایک مہینے سے اسکول کے

کاموں میں اتنی مگن رہی کہ نیچے تایا کے پورشن میں جانے کا بھی وقت نہیں نکال پائی تھی اور اب دو دن بعد ہی ہادیہ کی شادی کی تقریبات شروع ہونے کو تھیں۔

"چلو چلتے ہیں۔" وہ سب کچھ ایک طرف کرتی امیمہ کے ساتھ نیچے والی منزل میں آ گئی۔

برآمدے میں ہی اماں تخت پر بیٹھی تھیں تایا بھی انہی کے ساتھ بیٹھے کاغذ قلم پکڑے باذل کو کچھ لکھوا رہے تھے۔

"السلام علیکم!" اس نے بلند آواز میں سلام کرتے تایا کے سامنے سر جھکایا۔

"وعلیکم السلام آ گیا خیال میری بیٹی کو مجھ سے ملنے کا۔" انہوں نے کھڑے ہوتے اسے پیار سے ساتھ لگایا ہر بار ان کے لمس پر مہک کے گلے میں گولا سا اٹکتا تھا یہ لمس یہ خوشبو باپ کی یاد کی تڑپ کو بڑھا دیتی تھی۔

"معذرت تایا جان! اسکول میں امتحانات چل رہے تھے تو بس اسی کی بھاگ دوڑ میں الجھی ہوئی ہوں۔" وہ وہیں تخت پر ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔ صحن اور برآمدے میں پھولوں سے کی گئی سجاوٹ گھر کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہی تھی۔ ہلکی سی چلتی ہوا ماحول کو پر سکون بنا رہی تھی۔ تایا دوبارہ باذل کی جانب متوجہ ہو گئے امیمہ بھی اماں کے ساتھ اندر چلی گئی تھی۔

"میں آپ لوگوں کے لیے چائے بنا کر لاتی ہوں۔" وہ اٹھ کر کچن میں آگئی جہاں صوفیہ رات کے کھانے کی تیاریوں میں مگن تھی۔

"کیسی ہیں تائی؟"

"ٹھیک ہوں بس بھاگ دوڑ لگی ہوئی ہے۔" وہ سنک کی جانب مڑ گئی۔ مہک چائے چولہے پر چڑھا کر ان کے پاس آئی۔

"آپ باہر جا کر بیٹھیں میں چائے لے کر آتی ہوں۔"

مہک سب بڑوں کو چائے پکڑا کر ہادیہ کے پاس آگئی جو فون کان سے لگائے ہاتھوں میں کریم لگا رہی تھی وہ مہک کو دیکھ کر مسکرائی اور ساتھ بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ مہک نے ٹرے بیڈ کے درمیان میں رکھ دی اور ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ ہادیہ فون بند کرتی اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"بہت بے وفا دیکھے لیکن تم سا کوئی نہ دیکھا۔" اس نے بڑی ادا سے کہا تھا مہک ہنس دی۔

''میری شادی کی تمہیں سب سے زیادہ جلدی تھی اور اب جب کہ شادی سر پر ہے تو تم ہی غائب ہو۔'' ہادیہ اپنا کپ اٹھاتی شکوہ کر رہی تھی۔

''بس کل کا دن مجھے دے دو پھر میں تمہارے پاس سے ہلنے بھی نہیں والی... سسرال تک چھوڑ کر آؤں گی۔'' اُس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتی وہ مسکرائی۔

''اپنی بات پر قائم رہنا۔''

''اچھا یہ بتاؤ بال کیسے لگ رہے ہیں میرے؟'' اُس نے بال کھول کر ان میں ہاتھ پھیر کر سیٹ کرتے مہک کو دیکھائے

اس نے آج ہی نیا کٹ لیا تھا۔

''ہاں بہت اچھے لگ رہے ہیں۔'' وہ اپنی باتوں میں مصروف ہو گئیں تھوڑی دیر بعد امیمہ چہرے پر کوئی ماسک لگائے وہی آ گئی۔

''پھپھو کب تک آئیں گی؟'' مہک ہادیہ کی مہندی کا سارا سامان اس کے لہنگے کے ساتھ اکھٹا رکھ رہی تھی تبھی ہادیہ کے استفسار کرنے پر سر اٹھایا۔

"مجھے تو علم نہیں ہے اِس کو پتا ہو گا۔" مہک نے امیمہ کی جانب اشارہ کیا جس نے اثبات میں سر ہلایا تھا ماسک کی وجہ سے وہ بول نہیں سکتی تھی۔

"خواتینوں کیا میں اندر آسکتا ہوں؟" عارف کی آواز پر امیمہ نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں اور سختی سے مہک اور ہادیہ کو سر ہلا کر اجازت سے منع کیا وہ دونوں اپنی ہنسی دبانے لگیں امیمہ نے ان کے آگے ہاتھ جوڑے وہ کسی صورت اس حال میں عارف کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"آجاؤ عارف!" مہک نے ہنستے ہوئے اجازت دی وہاں دروازہ کھلا یہاں امیمہ نے پورا ڈوپٹہ پھیلاتے رخ موڑ لیا۔ ہادیہ اور مہک ہنس ہنس کر بے حال ہونے کو تھیں۔ عارف حیرت سے انھیں ہنستا اور امیمہ کو رخ موڑے کھڑا دیکھنے لگا۔

"یہاں کون سی باتیں ہو رہی ہیں جس پر اس قدر خوفناک ہنسا جا رہا ہے اور یہ میری منگیتر صاحبہ کیوں منہ پھیرے کھڑی ہیں۔"

"تم خود کیوں نہیں پوچھ لیتے اپنی منگیتر سے کہ وہ کیوں رخ موڑے کھڑی ہے۔" مہک کی بات پر وہ امیمہ کی جانب بڑھا۔

''عارف اس کمرے سے باہر چلے جاؤ۔''امیمہ پردے کے پیچھے ہوتے بولی۔

''تمہیں کیا ہوا ہے؟''

''لگتا ہے امیمہ کو تم سے شرم آ رہی ہے۔''

''اس کو اور مجھ سے شرم آ جائے ہادیہ آپی کیسا مذاق کیا ہے آپ نے۔''عارف پردہ کھینچنے لگا۔

''امیمہ کیا ہوا ہے ایسے کیوں چھپ رہی ہو۔''شور سن کر باذل بھی وہیں آ گیا۔

''میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گی عارف تم میری ایک بات مان لو کمرے سے چلے جاؤ۔''عارف نے اس کی بات ان سنی کرتے اس کا رخ موڑا اور اگلے ہی لمحے ڈرتا پیچھے ہوا۔کالے رنگ کا ماسک لگائے امیمہ واقع ہی بھیانک لگ رہی تھی۔

''یا اللہ!''باقی سب ہنسنے لگے جب کہ وہ منہ بناتی کمرے سے باہر بھاگ گئی۔

''کیا تھا جو تم اس کی سن لیتے اب وہ ناراض ہو گئی ہے۔''مہک نے اس کے کندھے پر تھپڑ لگایا۔

''میں منا لوں گا۔''باذل کمرے سے جانے لگا تھا جب مہک نے اسے روکا۔

''باذل بھائی!''وہ پلٹا۔

''پھپھو کب آئیں گیں؟''تینوں ہی باذل کی جانب متوجہ تھے۔

''محراب سے بات ہوئی تھی وہ اسلام آباد پہنچ گئی ہیں کل صبح سب لاہور کے لیے نکلیں گے؟''باذل کے بتانے پر سب ہی چہک اٹھے امیرا تو سب کی فیورٹ پھپھو تھی۔عارف اور باذل کے جانے کے بعد وہ بھی واپس جانے کا سوچ رہی تھی تبھی ہادیہ نے اسے مخاطب کیا وہ اب اس کے میک اپ کا سامان سیٹ کر رہی تھی۔

''مہک!''

''ہوں''اس کی توجہ اپنے کام پر ہی تھی۔

''تم بھی اب شادی کے لیے راضی ہو جاؤ۔''مہک نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

''تم سے کسی نے کوئی بات کی ہے؟''مہک نے استفسار کیا۔

''نہیں کسی نے کوئی بات نہیں کی لیکن چچی کی فکر کسی سے چھپی تو نہیں ہے۔''

''امو بلاوجہ پریشان ہوتی ہیں۔''

''وہ ماں ہیں ان کا فکر مند ہونا بنتا ہے تم اپنی یہ بلاوجہ کی ضد چھوڑ دو۔''مہک کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

''اوکے باس جو حکم اب میں جاؤں۔''

''پہلے یہ بتاؤ اگلی قسط کب دو گی۔''اسکورو کے اس نے لاڈ سے پوچھا۔

''ایسے کسی بھی سوال کے لیے میرے پیج پر رابطہ کریں۔''وہ مصنوعی مغرور انداز میں بولی جس پر ہادیہ نے کشن اس کی طرف پھیکا جس کو اس نے جھٹکے میں ہی پکڑ لیا۔

''انسانوں کی طرح ایک گھنٹے میں قسط بھیجو۔''ہادیہ نے حتمی لہجے میں کہا جس پر وہ مسکراتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

......*...*...*

آج دوپہر خاصی گرم تھی درخت پودے سب ہی نڈھال سے ہو چکے تھے لیکن اب جیسے جیسے سورج الوداع کہہ رہا تھا ویسے ویسے نرم سکون بخش ہواؤں نے شہر لاہور کا رخ کر لیا تھا عصر کی نماز پڑھ کر وہ باہر صحن میں آگئی سفید رنگ کا ڈوپٹہ

سر کے گرد لپیٹا ہوا تھا نیچے تایا کے گھر مہمانوں کی آمد و رفت شروع ہو چکی تھی سب لڑکیوں نے آج رات ڈھولک کا انتظام کیا تھا آج وہ اسکول میں ایک ہفتے کی چھٹی کی درخواست بھی جمع کروا آئی تھی تاکہ سکون سے ہادیہ کی شادی میں شرکت کر سکے, کونے میں لگے نلکے پر پائپ لگاتی وہ پودوں کو پانی دینے لگی صحن میں سوندھی سوندھی سی مٹی کی اور موتیے کے پھولوں کی خوشبو پھیل رہی تھی نیچے شور سا اٹھا وہ سیڑھیوں میں رکھے پودوں کو پانی دیتی اوپر تک پہنچ چکی تھی جب تک وہ نیچے دوسری منزل پر آئی اور منڈیر سے نیچے جھانکا باہر کوئی نظر نہیں آیا وہ کچھ دیر بعد نیچے جانے کا سوچتی باؤنڈری پر رکھے گملوں میں پانی ڈالنے لگی ساتھ ساتھ وہ پتے دھو بھی رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

گھر کے ساتھ خالی پلاٹ میں گاڑی لگا کر وہ گھر کی جانب بڑھا، دروازہ کھلا ہوا تھا، تایا باہر کسی جاننے والے سے بات کر رہے تھے محراب ان سے مل کر اندر آ گیا۔ قدم اٹھاتا وہ صحن پار کرتا برآمدے کی جانب آ رہا تھا تخت پر بیٹھیں اماں مسکرا کر اسے ہی آتا دیکھ رہی تھیں باقی سب بھی امیرا کی آمد پر باہر رونق لگائے کھڑے

تھے تبھی اوپر سے کوئی اڑتی ہوئی چیز آئی اور محراب سے چند انچ کی دوری پر زمین بوس ہوتے وہ بہت سے ٹکڑوں میں بکھر گئی سب ایک دم چیخ اٹھے۔وہ جو پوری توجہ سے گملے میں پانی ڈال رہی تھی ناجانے کیسے اس کے ہاتھ سے جھٹکا لگا اور گملا گھومتا ہوا اوپر سے نیچے صحن میں آ گرا۔ محراب نے گملے کو ایک نظر دیکھتے سر اٹھایا۔ مہک نے ہڑ بڑا کر آگے ہوتے سر نیچے جھکایا، نہیں بالکل نہیں کوئی نظروں کا تصادم نہیں ہوا بلکہ مہک کے ہاتھ میں موجود پائپ سے نکلتا پانی سیدھا محراب کے چہرے اور کپڑوں کو بھیگونے لگا تھا وہ جھٹکے سے پیچھے ہوتی منہ پر ہاتھ رکھتی نیچے جھک کر بیٹھ گئی۔

''ہائے اللہ!''اس کے چہرے کا رنگ اڑ چکا تھا۔

دوسری طرف محراب ابھی تک صورت حال ہی نہیں سمجھ پایا تھا باذل فوراً اس کے پاس آیا۔

لاؤنج کے دروازے کے پاس کھڑے عارف،امیمہ اور ہادیہ سے ہنسی ضبط نہیں ہو رہی تھی۔

''تم ٹھیک ہو؟'' باذل نے فکر مندی سے استفسار کیا۔

''تمہیں میرے چہرے کی رونق سے علم ہو جانا چاہیے کہ میں کتنا ٹھیک ہوں، اتنے شاندار استقبال پر میرا دل جھوم اٹھا ہے، پھول نچھاور ہوتے تو دیکھے تھے لیکن آج گملے نچھاور ہوتے بھی دیکھ لیے، گریٹ!'' وہ جوتوں پر پھیلی گملے کی گیلی مٹی دیکھ کر دانت پیس کر رہ گیا۔

''مہک!'' عافیہ کی چنگھارتی آواز پر وہ جو دیوار کے ساتھ نیچے جھکی ہوئی تھی ڈر کر اچھلی وہ محراب کی آواز سن چکی تھی۔

''امو پلیز اس انگریز پلٹ کے سامنے میری عزت بخش دیں۔'' وہ کسی صورت محراب کے سامنے اپنی بینڈ نہیں بجوانا چاہتی تھی۔

''جاؤ عارف فوراً مہک کو نیچے بلا کر لاؤ۔'' ماں کے حکم پر وہ دانت نکالتا اوپر بھاگا۔ سب سے ملنے کے بعد محراب اب اماں

سے مل رہا تھا وہ اسے پیار کرتیں دعائیں دے رہی تھیں۔عارف کے پیچھے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر آتی وہ دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی کہ آج ماں اسے بخش دے۔

"السلام علیکم پھپھو!" وہ سیدھا امیرا کی جانب بڑھی جنہوں نے بڑی خوش دلی سے اسے ساتھ لگایا تھا۔

"کسی ہے میری بچی!"

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں؟" وہ مسکراتی بامشکل بول پائی تھی پیچھے کھڑی عافیہ مسلسل اسے گھور رہی تھیں۔سائرہ آگے بڑھ کر مہک سے گلے ملی۔

"تم تو اور بھی خوبصورت ہو گئی ہو۔" سائرہ کی سرگوشی پر وہ مسکرا بھی نہ سکی جان جو اٹکی ہوئی تھی۔

"تم سے تو کم ہی حسین ہوں پہاڑوں کی ملکہ ہو تم تو۔" وہ دونوں باتیں کرنے لگیں لیکن وہ محراب کی جھلسا دینی والی نظروں کو اچھے سے خود پر محسوس کر رہی تھی۔

"شکر اللہ کا کہیں چوٹ نہیں آئی۔" اماں محراب کے کندھے پر پیار سے ہاتھ پھیرتے کہہ رہی تھیں مہک نے خود کو مکمل سائرہ سے باتوں میں گم ثابت کرنا چاہا

۔

"نانی! لوگ تو سر پھاڑنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑتے وہ تو آپ کی دعائیں ہیں جو ہر بار مجھے دشمنوں کی بد نظر اور وار سے بچا لیتی ہیں۔" چبا چبا کر بولتا اس کی نظریں کرسی پر بیٹھی مہک پر ہی تھیں۔

"اللہ تمہیں ہمیشہ اپنے امان میں رکھیں، مہک محراب سے معافی مانگو شکر ہے کوئی نقصان نہیں ہوا۔" عافیہ نے مہک کو گھورتے معافی مانگنے کا کہا جس پر اس نے ماں کو آنکھوں سے اشارہ کیا لیکن وہ اسے بخشنے والی نہیں تھیں۔

"کوئی بات نہیں بھابھی معافی کی کوئی ضرورت نہیں ہے" امیر انے فوراً مہک کو ہاتھ سے رک جانے کا اشارہ کرتے عافیہ کو بولا۔

"ہاں امو! معافی کی کیا ضرورت ہے میں نے کون سا جان بوجھ کر کچھ کیا ہے ویسے بھی نقصان تو میرا ہوا ہے میرا اتنا پیارا گملا ٹوٹ گیا۔" پھپھو سے اسے کچھ حوصلہ ملا لیکن ماں کی گھوریوں پر وہ ان سے نظر نہیں ملا پائی۔

"دانستہ توڑ پر کرتی تو نشانہ چوکتا تھوڑی ناں!" سر جھکا کر پیشانی شہادت کی انگلی سے کھجاتے وہ بڑبڑائی تھی۔ محراب کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اسے کچا چبا جائے۔

"محراب بھائی آپ کا سامان رکھ دیا ہے کمرے میں، آپ جا کر کپڑے بدل لیں۔" عارف نے نیچے آتے اسے اطلاع دی جس پر وہ فوراً ہی کھڑا ہوا تھا لیکن جاتے جاتے مہک کو گھورنا نہیں بھولا تھا جواباً مہک نے بھی اسے بھرپور نظروں سے گھوری سے نوازا تھا۔ محراب نیچے شور شرابے سے پریشان نہ ہو اس لیے اس کا بستر اور سامان عارف کے کمرے میں رکھ دیا گیا تھا۔

"یا اللہ مجھے اسے برداشت کرنے کی ہمت دینا۔" مہک نے دل میں دعا کی جبکہ سیڑھیاں چڑھتا محراب بھی کچھ یہی دعا کر رہا تھا۔

......*...*...*

گہرے نیلگوں آسمان پر چاند پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔امیر ااور سائرہ نے کچھ سامان لینا تھا اس لیے وہ امیمہ اور عافیہ کو ساتھ لیے باذل کے ساتھ بازار چلی گئیں تھیں۔گھر میں رونق کا سماں تھا ڈھولک کی تھاپ کے ساتھ سر سے سر ملاتی لڑکیاں تالیاں پیٹ رہی تھیں جبکہ مہک کی بھاگ دوڑ لگی ہوئی تھی شام سے وہ تائی کے ساتھ مل کر انتظامات دیکھ رہی تھی کبھی کسی کو چائے کبھی کس کو پانی۔

"کام چور امیمہ کو آجانے دو آج میں اس کی ٹانگے توڑتی ہوں۔"غصے سے سرخ ہوتیں تائی کچن میں داخل ہوئی تھیں جہاں مہک باہر موجود تایا کے ساتھ بیٹھے مہمانوں کے لیے چائے بنا رہی تھی۔

"کیا ہوا تائی جان؟"

"میں نے منع بھی کیا تھا کہ بازار نہ جائے، گھر میں ڈھیروں کام ہیں لیکن یہ لڑکی میری ایک نہیں سنتی۔"وہ بولتے ہوئے مسلسل کیبنٹ میں کچھ ڈھونڈ رہی تھیں۔

"مجھے بتائیں کیا چاہیے میں ڈھونڈ دیتی ہوں۔"تائی نے پلٹ کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

''تم کون سا میری سن لیتی ہو ابھی تک کام والی ماسیوں کی حالت میں گھوم رہی ہو سب آ گئے ہیں اور گھر والوں کی ابھی تک تیاریاں ہی نہیں مکمل ہوئیں۔'' مہک جھینپ سی گئی۔

''بس چائے بنا کر جا ہی رہی تھی۔ مطلوبہ چیز ملتے ہی تائی واپس چلی گئیں اور وہ چائے کپوں میں نکال کر عارف کے حوالے کرتی اوپر جا کر تیار ہونے کا سوچنے لگی وہ شیلف صاف کر رہی تھی جب کچن کے دروازے پر دستک ہوئی وہ پلٹی چوکھٹ پر کھڑے محراب کو دیکھ کر اس کی تیوری چڑھ گئی اس نے گیلے بال طریقے سے بنا رکھے تھے تین گھنٹے کی بھرپور نیند کے بعد وہ نہا کر بالکل فریش ہو گیا تھا۔

''فرمائیں کیا چاہیے؟'' مہک کا انداز ایسا تھا جیسے زبردستی الفاظ نکالیں ہوں منہ سے۔

''چائے بنا دو بڑی مہربانی ہو گی۔'' اس نے آگے بڑھ کر فریج سے پانی کی بوتل نکالتے کہا تھا انداز سادہ سا ہی تھا مہک نے ایک نظر اس کی پشت کو دیکھا وہ دل ہی

دل میں سوچے بیٹھی تھی محراب گملے کا بدلہ ضرور لے گا۔وہ سر جھٹک کر چولہے کی جانب متوجہ ہوئی ابھی دودھ اور پانی ڈالا ہی تھا کہ وہ بول اٹھا۔

''چشمے کا نمبر بڑھوایا یا نہیں؟''وہ اس کے قریب آتے چینی کے ڈبے کو دیکھنے لگا جو مہک کے ہاتھ میں تھا۔مہک نے

دانت پیستے اسے دیکھا۔

''آخری دفعہ تم نمک اور چینی میں فرق نہیں کر پائی تھی تو سوچا اس دفعہ پہلے ہی پوچھ لوں۔''اس کی آنکھوں میں

آنکھیں ڈال کر اسے زچ کرتا وہ کچن میں موجود ڈائنگ ٹیبل کی جانب بڑھ گیا۔مہک ابلتے اشتعال کو ضبط کرتی اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

''کاش نمک کی جگہ زہر ہوتا۔''دل میں بڑبڑاتی وہ دو چمچ پتی کے ڈال چکی تھی۔کرسی پر بیٹھا وہ موبائل میں سکرولنگ کر رہا تھا جب مہک نے پٹخنے والے انداز میں اس کے سامنے کپ رکھا محراب نے کچھ چونک کر کپ کو دیکھا چائے کا رنگ بتا رہا تھا کہ بنانے والے نے کیسے جلے دل سے چائے بنائی ہے۔

"شکر ہے تمہیں یاد رہا کہ میں اسٹرونگ چائے پیتا ہوں۔" وہ کپ اٹھاتا اس کی طرف مسکراہٹ اچھالتا کچن سے باہر نکل گیا پیچھے مہک نے ہاتھ میں پکڑا کپڑا زور سے شیلف پر پٹخا اور جھنجلاتی ہوئی اوپر اپنے کمرے میں تیار ہونے چلی گئی۔

......*...*...*

صبح کے سات بج رہے تھے کل کی نسبت آج موسم بہتر تھا۔ فجر کی نماز کے بعد اسے نیند ہی نہیں آرہی تھی آخر وہ اٹھ کر منہ ہاتھ دھو کر کچن میں آگیا سب گھر والے نیند کے آغوش میں تھے۔ وہ چولہے پر چائے چڑھا رہا تھا جب بلی کی آواز کے ساتھ نسوانی آواز سن کر چونک اٹھا۔ کچن کی کھڑکی گھر کے پچھلے صحن کی جانب کھلتی تھی باذل نے کھڑکی سے باہر جھانکا سائرہ کیاری کے پاس بیٹھی بلی کو پیار کرتی اس سے باتیں کر رہی تھی باذل نے دو کپ چائے بنائی اور کپ لے کر باہر اس کے پاس آگیا۔ قدموں کی آہٹ پر سائرہ نے گردن موڑی۔

"السلام علیکم!" باذل سلام کرتا اس کے قریب آگیا وہ کپڑے جھارتی کھڑی ہو گئی تھی۔ اس نے چائے کا کپ سائرہ کی جانب بڑھایا۔

''ہاتھ دھو کر آتی ہوں۔''وہ پاس ہی لگے نل کی جانب بڑھ گئی۔سرخ اینٹوں والے وسیع و عریض صحن میں دائیں جانب کیاریاں بنی ہوئی تھیں جہاں بہت خوبصورت پھول لگا رکھے تھے۔

''بہت شکریہ!''اس نے باذل کے ہاتھ سے اپنا کپ پکڑا۔

''جلدی کیوں جاگ گئی رات کو تو سب دیر سے سوئے تھے۔''وہ دونوں ساتھ چلتے ایک طرف رکھی کرسیوں پر آکر بیٹھ گئے۔

''نیند نہیں آرہی تھی تو سوچا باہر آکر چہل قدمی ہی کرلوں۔''اس نے کپ لبوں سے لگاتے چائے کا ایک گھونٹ لیا۔

''واہ! آپ تو اتنی کمال چائے بناتے ہیں امیمہ ایسے ہی آپ کی چائے کی برائیاں کررہی تھی۔''اس نے تعریف کرتے

مسکرا کر باذل کو دیکھا وہ بھی جواباً مسکرا دیا۔

''امیمہ بالکل صحیح کہتی ہے میں بہت خراب چائے بناتا ہوں لیکن آج میں بھی حیران ہوں اتنا ذائقہ کیسے آگیا

شاید۔۔"کپ سے اٹھتی بھاپ کو دیکھتا وہ بولتے بولتے رک گیا سائرہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"شاید کیا...؟"اس نے استفسار کیا۔باذل نے نظریں اٹھائیں اس کی آنکھوں میں وہی کچھ تھا جس سے ہر بار سائرہ نظریں چراتی تھی اور اس کے نظریں پھیرنے پر باذل کبھی کچھ کہنے کی ہمت ہی نہیں کر پایا تھا اب بھی سائرہ نے رخ موڑ لیا تھا۔

"شاید آج محبت اپنا اظہار کرنا چاہتی ہے۔"وہ آج خاموش نہیں رہا تھا سائرہ نے چونک کر باذل کو دیکھا وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی باذل ایسا کچھ کہہ سکتا ہے۔باذل نے ایک لمحہ ٹھہر کر اس کے چہرے کا اُڑتا رنگ دیکھا اور پھر نظر پھیر لی۔دونوں کے درمیان خاموشی محو گفتگو رہی چائے کا ہر گھونٹ دونوں کو ایک الگ کیفیت سے روشناس کروا رہا تھا۔

اوپر باؤنڈری کے پاس کھڑی امیمہ تیزی سے عارف کے پاس آئی تھی جو عافیہ کے ساتھ بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا۔

امیمہ نے چوکھٹ پر کھڑے ہوتے بنا کوئی آواز پیدا کیے عارف کو چھت پر آنے کا اشارہ کیا اور پھر واپس چھت پر منڈیر کے پاس آ گئی۔ عافیہ کا رخ دوسری جانب تھا اس لیے وہ امیمہ کو نہیں دیکھ سکی تھیں۔ دو منٹ تک وہ بھی اوپر آ گیا۔

"تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو؟" عارف کے بولنے پر اس نے اسے آہستہ بولنے کا اشارہ کیا۔

"میں تو کپڑے ڈالنے آئی تھی لیکن پھر ہیر رانجھا پر نظر پڑ گئی۔" عارف نے الجھن امیز نظروں سے اسے دیکھا۔

"کیا مطلب؟" اس کے استفسار کرنے پر امیمہ نے اسے پچھلے صحن میں موجود باذل اور سائرہ کی جانب متوجہ کیا۔

www.novelsclubb.com

سائرہ اٹھ کر اندر جانے لگی تھی جب باذل نے کھڑے ہوتے اسے روکا۔

"اپنی امانت لیتی جاؤ!" وہ رک کر پلٹی۔ باذل نے جیب سے کچھ نکالتے ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائی۔

"یہ آپ کے پاس..." اس کی ہتھیلی پر ایک نہایت ہی نفیس بریسلٹ موجود تھا۔

"مجھے لگا تھا میں اسے کھو چکی ہوں۔" دو سال پہلے اس سے یہ بریسلٹ کھو گئی تھی۔

"اس کی وجہ سے تم روئی تھی۔" باذل نے آہستہ سے بریسلٹ اسے پکڑا دیا۔

"یہ مجھے بہت پسند ہے۔" وہ بریسلٹ کو دیکھتے ہی خوش ہو گئی تھی۔

"یہ آپ کو کہاں سے ملی۔" وہ کلائی میں پہنتی اسے بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی باذل کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا پھر ہاتھ بڑھا کر اس سے بریسلٹ لے کر اس کی کلائی میں پہنانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے لیے قیمتی یہ بریسلٹ تھی اور میرے لیے قیمتی تمہارے آنسو، تم اس کے لیے روئی تھی اس لیے مجھے ہر حال میں اسے ڈھونڈنا تھا۔" بریسلٹ پر نظریں جمائے وہ بول رہا تھا اور سائرہ ساکت کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔

"میں بہت پہلے ہی یہ تم تک پہنچا دیتا لیکن اس طرح میں تمہاری آنکھوں میں ابھرتی چمک اور خوشی دیکھنے سے محروم رہ جاتا۔" اس نے سائرہ پر ایک نظر بھی نہیں ڈالی تھی وہ اپنی بات کہہ کر کپ اٹھاتا اندر چلا گیا۔

"انہیں کیا ہو گیا ہے۔" سائرہ پریشان سی ہوتی تیزی سے اندر کمرے میں چلی گئی۔

منڈیر پر بازو ٹکائے ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا پھر دونوں سیدھے ہوئے۔

"دیکھا میں نہ کہتی تھی باذل بھائی بہت گھنے میسنے ہیں۔"

"بھائی کس کے ہیں۔" عارف کی بات پر امیمہ نے اسے گھورا۔

"دوسروں کی لو اسٹوری پر نظر رکھتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی۔" عارف سنجیدگی سے اسے گھرکتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"اپنی لو اسٹوری تو ہے نہیں اس لیے دوسروں کی اسٹوریز پر ہی نظر رکھنی پڑے گی ناں۔" اس نے منہ بگاڑتے کہا تھا جس پر وہ فوراً بولا۔

"فضول گوئی سے پرہیز کیا کرو میں نے یہیں سے نیچے پھینک دینا ہے۔"

"پھینک دو مجھے کیا اپنا ہی نقصان کرو گے۔" اس نے کندھے اچکاتے کہا۔ عارف بہت اچھے سے اس کا اشارہ سمجھ رہا تھا۔

"تم ٹھہروں میں تایا ابو سے بات کرتا ہوں وہی تمہارا دماغ درست کریں گے۔" وہ بولتا سیڑھیاں اتر گیا پیچھے امیمہ باذل کے بارے میں سوچنے لگی لیکن پھر کپڑوں کی بالٹی کو دیکھتے سر پر ہاتھ مارا وہ تو چھت پر کپڑے ڈالنے آئی تھی شام تک سوٹ کا خشک ہونا بہت ضروری تھا ورنہ اماں نے اس کی جان نہیں بخشنی تھی۔

......*...*...*

گھر میں بھاگم بھاگ لگی ہوئی تھی کسی کو کئی چیز نہیں مل رہی تھی تو کسی کو کوئی اور مسئلہ درپیش تھا اور ایسے تو ہر گھر میں ہی ہوتا ہے کہ سال پہلے سے شروع کی گئی تیاریاں بھی عین موقع پر پہنچ کر بھی پوری نہیں ہوتیں یہی حال آج یاسر منزل

کے مکینوں کا تھا۔گھر کی منزل پر لگائے برقی قمقمے روشن کر دیے گئے۔آج ہادیہ کی مہندی تھی جس میں گھر کے اور چند قریبی رشتے دار شامل تھے تقریب کے انتظامات گھر کے پچھلے صحن میں کئے گئے تھے۔گیندے کے پھولوں سی کی گئی سجاوٹ نے گھر کا نقشہ ہی بدل دیا تھا۔اسٹیج گلابی، کاسنی اور پیلے رنگ سے بنایا گیا تھا جس کے بارڈر پر بھی پھولوں کی سجاوٹ تھی۔

سب کے کپڑے استری کر کر کے مہک کے بازو تھک چکے تھے ملازمہ نے بھی عین موقع پر دھوکا دے دیا تھا۔اماں کے کپڑے استری ہوتے ہی اس نے بٹن بند کیا اور جلدی سے نیچے کی طرف بھاگی سیڑھیاں اترتے وہ بالوں کو ڈوپٹے میں چھپانا نہیں بھولی تھی بال خشک ہونے کے لیے کھلے ہی چھوڑ رکھے تھے۔

"یہ لیں دادی جلدی سے تیار ہو جائیں۔"اس نے اماں کو کپڑے پکڑائے جب وہ تیار ہو گئیں تو مہک ان کے بال بنانے لگی۔

''تیرے علاوہ کسی کو میرا خیال نہیں ہے۔''اماں نے پیار سے اس کے ہاتھ پر دباؤ ڈالا تو وہ مسکرادی۔

''سب کو آپ کا خیال ہے بس سب آپ کی ڈانٹ سے بچنے کے لیے آپ کے پاس نہیں آتے میرے علاوہ آپ کو کسی کا کام پسند بھی تو نہیں آتا ناں۔''اس نے دادی کے سر پر پیار کیا۔سب گھر والے تیار ہو کر پچھلے صحن میں جا چکے تھے۔

وہ دادی کو پیچھے لے گئی آگے سے عارف انھیں کرسی تک لے گیا تھا۔مہک تیزی سے اوپر آ کر اب اپنی تیاری مکمل کرنے لگی تھی۔

سفید شلوار قمیض ہاتھوں میں پکڑے وہ پورے گھر میں گھوم رہا تھا تبھی ہادیہ کے کمرے میں جاتی امیمہ کی نظر اس پر پڑی۔

''محراب بھائی آپ کب آئے؟''سرخ رنگ کا لہنگا پہنے بالوں کو کرلز دے کر کھلا چھوڑے وہ محراب کے پاس آگئی۔محراب دوپہر سے کسی کام کے سلسلے میں باہر گیا ہوا تھا۔

''پانچ منٹ پہلے ہی آیا ہوں۔''

''جلدی سے تیار ہو جائیں فنکشن شروع ہو چکا ہے۔''

''ممی کہاں ہیں، میں نے انہیں یہ کپڑے استری کرنے کے لیے کہا تھا وہ پینٹ شرٹ استری کر گئی ہیں۔'' وہ جھنجلاہٹ کا شکار تھا۔

''اب تو پھپھو مہمانوں کے ساتھ مصروف ہیں، میں بھی باذل بھائی کے ساتھ آپی کو پارلر سے لینے جا رہی ہوں...''

وہ کچھ سوچتے ہوئے رکی۔

''مہک آپی ابھی اوپر ہی ہیں آپ انھیں بولیں وہ یہ استری کر دیں گیں۔'' مہک کے نام پر محراب نے نفی میں سر ہلایا۔

''مجھے یہ سوٹ بہت عزیز ہے، میں کوئی رسک نہیں لے سکتا۔'' امیمہ کو ہنسی آئی۔

''بھائی اس کے علاوہ کوئی آپشن نہیں ہے میں تو جا رہی ہوں۔'' مزے سے کندھے اچکا کر بولتی وہ باہر چلی گئی۔ محراب نے سوٹ کو دیکھا پھر گہرا سانس لیتا اوپر آ گیا۔ مہک کے کمرے کی لائٹ روشن تھی وہ قدم قدم چلتا آگے بڑھا اور چوکھٹ

پر رک کر دستک دی وہ جو تیار سی آئینے کے سامنے کھڑی بالوں میں برش پھیر رہی تھی دستک پر گردن موڑ کر دروازے کی جانب دیکھا۔ مہرون رنگ کا امیمہ جیسا ہی لہنگا زیب تن کیے نیچرل میک اپ شاید میک اپ کے نام پر اس نے لائیز مسکارہ اور لِپ سٹک لگائی تھی۔ محراب اس کے بال دیکھ کر ٹھہر گیا کمر سے نیچے تک آتے بال، اتنے لمبے بال... اس نے پہلی دفعہ کسی لڑکی کے بالوں میں دھیان دیا تھا۔ محراب کی نظر مہک کے بالوں میں الجھ گئی۔

"جی ایس پی صاحب فرمائیں!"

آنکھوں کو گھما کر بولتی وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی۔ بالوں کی چوٹی بنا کر اس نے کمر پر چھوڑی اور پھر دوپٹہ کندھوں پر جما کر سر پر سیٹ کرنے لگی، دوپٹے سے اس کے بال اب محراب کی نظروں سے چھپ گئے تھے۔ وہ بالکل تیار تھی سینے پر ہاتھ باندھتی وہ محراب کی جانب پلٹی۔

''کہاں سے ہو کر آئیں ہیں جو آتے ہی یوں سکتے میں چلے گئے ہیں؟''مہک کو تفتیش ہوئی۔ محراب نے بنا بولے کپڑوں والا ہاتھ اس کی جانب بڑھا دیا۔ مہک نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ایک ابرو اٹھائی۔

''میں کیا کروں ان کا؟''

''استری کر دو۔''مہک دو قدم پیچھے ہوئی اب اس میں اور ہمت نہیں تھی۔

''ہر گز نہیں!''اس نے دونوں ہاتھ اٹھا دیے۔

''پلیز مہک میں آلریڈی بہت لیٹ ہو چکا ہوں۔''اس نے التجائیہ انداز اپنایا۔

''مجھے آپ سے بھی زیادہ دیر ہو گئی ہے اس لیے سوری... بائے!''وہ اس کے ساتھ سے ہوتی باہر نکلنے لگی تھی جب محراب نے بائیاں بازو لمبا کرتے اس کے سامنے کر دیا مہک نے بروقت قدم روکے تھے۔

''میں کبھی تمہارے مشکل وقت میں کام آیا تھا۔یاد کرو وہ زمانہ ماضی، حال، مستقبل...''اس نے وہ دن یاد دلانے چاہے جب وہ اسے پڑھاتا تھا

مہک نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں مسکراہٹ رینگ رہی تھی اس نے جھپٹ کر کپڑے محراب سے لیے اور پاؤں پٹختی استری والی میز کی جانب بڑھ گئی۔

استری چلانے سے اس کی کلائیوں میں پہنی چوڑیاں کھنک رہی تھیں۔ محراب دیوار کے ساتھ ہی سینے پر بازو لپیٹے کھڑا اس کے چلتے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا پھر کچھ دیر بعد پیچھے بک ریک کی جانب بڑھ گیا جہاں مختلف کتابیں رکھی ہوئی تھیں اس نے گردن موڑ کر مہک کو دیکھا وہ اپنے کام میں مگن تھی اس نے رخ واپس موڑتے مہک کی لکھی کتابیں اٹھائیں انھیں غور سے ایک نظر دیکھنے کے بعد ان کے کوَر کی تصویریں موبائل میں لیتا واپس اپنی جگہ پر آ گیا۔

"یہ لیں!" استری بند کر کے کپڑے محراب کی جانب بڑھائے جنہیں لیتا وہ دوسرے کمرے میں چلا گیا۔

"احسان فراموش! ویسے تو بڑی انگریزی بولتا ہے ایک تھینک یو بول دیتا تو کون سا بِل آ جانا تھا۔" وہ بگڑے موڈ کے ساتھ نیچے آ گئی تھی۔

تقریب کی شروعات ہو چکی تھی اسٹیج پر پیلے سوٹ میں بیٹھی ہادیہ بہت پیاری لگ رہی تھی رسموں کے بعد سب کھانے کی جانب متوجہ ہو گئے۔امیمہ اور مہک مہمانوں کی میز بانی میں مصروف تھیں تبھی مہک امیمہ کو کچھ بول کر دادی کے پاس آ گئی۔ تقریب میں صرف گھر کے ہی چند مرد موجود تھے محراب جو باذل کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا اس کی نظروں کا زاویہ ایک لمحے کے لیے پلٹ کر سامنے مہک کی طرف گیا اور پھر واپس وہ باذل کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔

لمبا قد درمیانی صحت۔۔لہنگا مہک پر بہت جچ رہا تھا اور اس سے بھی زیادہ کندھوں اور سر پر رکھا ڈوپٹہ اس کو سب سے منفرد دکھا رہا تھا۔

"کچھ اور لا دوں؟" وہ جھک کر اماں سے کھانے کا پوچھ رہی تھی۔اماں کو میٹھا لا کر دینے کے بعد اس نے ایک نظر چاروں سو گھمائی خالی میز پر نظر پڑتے ہی وہ وہاں آ گئی۔ نیند کی کمی اور پھر صبح سے کاموں کی بھاگ دوڑ نے اسے تھکا دیا تھا وہ میز پر دونوں بازو رکھے سامنے لڑکیوں کے درمیان بیٹھی ہادیہ کو دیکھنے لگی جو اپنی سہیلی کی کسی بات پر مسکرا رہی تھی مہک کی آنکھوں کے سامنے بچپن سے لے کر اب تک

کہ تمام لمحے گھومنے لگے وہ اور ہادیہ پکی سہیلیاں تھیں دونوں ہمیشہ سے ساتھ دکھائی دیتی تھیں ایک دن بھی ایک دوسرے سے بات کیے بغیر دونوں کا دن نہیں گزرتا تھا اور اب زندگی اس موڑ پر آگئی تھی کہ دونوں کو ایک دوسرے سے جدا ہونا پڑ رہا تھا مہک کی آنکھیں نا جانے کب بھیگیں ہوش تو اسے تب آیا جب اس نے اپنے رخساروں پر نمی محسوس کی اس نے شکر کیا کوئی اس کی جانب متوجہ نہیں تھا لیکن وہ غلط تھی کسی کی نظروں کا فوکس اسی پر ہی تھا۔

مہک نے اپنے کلچ سے ٹشو نکالتے احتیاط سے آنکھیں صاف کیں مسکارہ ہلکا سا پھیل رہا تھا وہ موبائل کے کیمرے میں دیکھتی دوبارہ مسکارے کی کوٹنگ کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"محراب بھائی آپ کیا غور و فکر کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔" عارف جو کہیں سے آیا تھا محراب کے ساتھ بیٹھتا استفسار کرنے لگا۔

"کچھ نہیں بس سوچ رہا ہوں اگر دُنیا میں میک اپ کی ساری دکانیں بند ہو جائیں میک بننا ہی بند ہو جائے تو سوچو لڑکیوں کا کیا حال ہو گا وہ تو گھر سے باہر نکلنا

ہی چھوڑ دیں گی دوسرا اہم مردوں کی تنخواہیں الگ بچ جائیں گی کتنی پر سکون زندگی ہو جائے گی ناں۔"اپنے ارد گرد حسیناؤں کی بھرمار کو دیکھتے اور کسی ایک سے بھی ایمپریس نہ ہوتے ایس پی محراب مسلسل سوچوں میں گم نئے نئے منصوبے بنا رہے تھے۔مہک کا ہاتھ ٹھہر گیا اس کا میز کوئی اتنا دور تو نہیں تھا اور دوسرا شور بھی کوئی نہیں تھا محراب کی آواز بھی خاصی اونچی تھی جیسے صاف اسے سنانے کے لیے کہا گیا ہو۔مہک نے گردن دائیں جانب موڑی وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا دونوں کی نظریں ملیں۔

"محراب سو فیصد درست بات کہی ہے۔۔"میز کے گرد بیٹھے لوگوں نے اس کی بات سے اتفاق کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

مہک کو رہ رہ کر اس پر غصہ آ رہا تھا خود پر جبر کرنا کس قدر مشکل تھا یہ تو بس وہ خود جانتی تھی۔

"میں اس کی خبر بعد میں لیتی ہوں تم غصہ نہ کرو۔"آواز پر مہک چونکی امیرا اس کے سر پر کھڑی تھیں۔

''ارے پھپھو آپ کب آئیں۔''

جب میری بیٹی یہاں اکیلی بیٹھی تھی''انہوں نے پیار سے اسے ساتھ لگایا۔کرسی سے اٹھتا محراب دونوں کو ساتھ دیکھتا بڑبڑاتا ہوا فون کان سے لگاتا ایک طرف بڑھ گیا۔

''پوری طرح میری ماں کو اپنا دیوانہ بنایا ہوا ہے۔''

''چلو میرے ساتھ۔''امیرا اسے ساتھ لیے آگے بڑھ گئیں جہاں سب ہادیہ کے گرد لڈی ڈال رہے تھے۔دس منٹ ہی گزرے تھے کہ ہر طرف اندھیرہ چھا گیا۔

''کیا ہو گیا؟''تبھی ایک دم ڈھول کی آواز پر سب چونک گئے گھر ایک بار پھر روشن ہو گیا انٹری پر رکھی ساری کرسیاں ایک طرف کر دی گئیں تھیں اب سیدھی صاف جگہ پر سارے خاندان کے لڑکے اپنی اپنی پوزیشن سنبھالے کھڑے تھے باقی سب حیرانگی سے ڈھول کی آواز اور لڑکوں کا ایک جیسا بھنگڑا دیکھ رہے تھے کیا انداز تھا کیا اسٹیپ تھے ایسا لگ رہا تھا خوب پریکٹس کی گئی تھی اپنے بھائیوں کی محبت

پر ہادیہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔مہک کی نظریں ایک ہی انسان پر ٹھہر گئیں دھڑکنوں نے اپنی لے کو بدلہ تھا... سفید شلوار قمیض زیب تن کیے، پاؤں میں پشاوری چپل پہنے وہ کسی ریاست کے شہزادے کی طرح اسٹیج کی جانب آرہا تھا،دل نے سرگوشی کی،

"پربتوں کا شہزادہ!"

اسٹیپ چڑھتے اس نے ہادیہ کے سامنے اپنی ہتھیلی پھیلائی مہک اس کا ایک ایک انداز دیکھ رہی تھی۔ہادیہ نے نم آنکھوں سے مسکراتے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا وہ بھائیوں کے درمیان آگئی سب نے باری باری اپنی بڑی بہن کو پھول تھمائے اور سر پر ہاتھ رکھتے دعا دی۔سب کی آنکھیں نم تھیں بڑے تو صدقے واری جارہے تھے۔اماں تو محراب کی دیوانی ہوتی جارہی تھیں جبکہ مہک اور باقی تمام لڑکیوں کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تھے پتا نہیں کب اُن لوگوں نے اتنا زبردست سرپرائز تیار کر لیا۔۔پورا گھر تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔۔خوشی اُمید اور روشنی میں

ڈوبے وہ لمحے اُسے حیران پریشان کر رہے تھے وہ جو اسے سب سے برا لگتا تھا آج اس کی نظر اسی ایک پر ہی ٹکی تھی...اور ایسا کیوں تھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی...

دس بج رہے تھے سب مہمان جا چکے تھے بس گھر کے افراد ریلیکس سے وہیں کرسیوں پر بیٹھے باتوں میں مگن تھے۔ہادیہ سب کزنوں کے درمیان ہی بیٹھی مہندی لگوا رہی تھی۔ مسلسل انگریزی گانے سنتے مہک کا صبر جواب دینے لگا تھا۔ باذل،عارف اور اس کے خالہ زاد کزنوں کے ساتھ محراب اور یہ سب لڑکے ساؤنڈ سسٹم پر بیٹھے اپنے کارنامے انجام دے رہے تھے جبکہ لڑکیوں کو الجھن ہو رہی تھی۔

''انھیں کہیں نہ شادی کے گانے لگائیں یہ کیا کر رہے ہیں''لڑکیاں کوفت کا شکار ہونے لگی تھیں۔

''میں کہتی ہوں آئیں مہک آپی!''امیمہ نے مہک کو بھی ساتھ لیجانا چاہا وہ اپنے موبائل میں مگن تھی۔

''میں نہیں آ رہی۔''اس نے صاف انکار کیا۔

"چلیں نہ آپی میں اکیلی نہیں جا رہی۔" وہ اسے زبردستی اٹھاتی اپنے ساتھ لے آئی۔

"سنیں بھائیوں!" امیمہ کی آواز پر سب ان دونوں کی جانب متوجہ ہوئے مہک نے محراب کو اگنور کرنے کے لیے خود کو لاتعلق ثابت کیا تھا۔

"امیمہ کیا تم نے عارف کو بھائی کہا ہے۔" عارف کے خالہ زاد نے شرارت سے کہا تو وہ خجل سی ہو کر جھینپ گئی۔ عارف نے اپنے کزن کو گھورا۔

"کہو کیا کہنا ہے؟" محراب نے پوچھا۔

"وہ مہک آپی نے کچھ کہنا ہے۔" مہک نے چونک کر امیمہ کو دیکھا اور پھر محراب کو۔

www.novelsclubb.com

"کہیں آپی کیا کہنا تھا۔" مہک دانت پیس کر رہ گئی۔

"یہ گانے بند کریں اور کوئی ڈھنگ کے شادی کے حساب سے گانے لگائیں یہاں مائیکل جیکسن کا کنسرٹ نہیں چل رہا۔" دوٹوک انداز میں کہتی وہ پلٹ کر جانے لگی تھی تبھی وہ بولا۔

"اوہ ہو میں بھول گیا تھا یہاں کچھ لوگوں کو انگریزی نہیں آتی...آئی ایم سوری" مہک نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا اس کا تو دل کر رہا تھا محراب کا سر پھاڑ دے لیکن شومئ قسمت کہ اس کے قریب ہی اماں جان صوفے پر بیٹھی تھیں۔

"جاہل نہیں ہے یہاں کوئی، اپنا رعب اور طنز تھانے تک ہی رکھا کریں ورنہ..." وہ جس طرح بولی تھی محراب کرسی سے کھڑا ہو گیا باقی سب پہلے ہی وہاں سے جا چکے تھے جبکہ عارف اور امیمہ ان کے پاس موجود تھے۔

"ورنہ کیا..." جس طرح محراب نے کہا تھا امیمہ نے مہک کا ہاتھ پکڑا۔

"آپی کیا کر رہی ہیں بھائی ہیں۔" وہ تو بھڑک اٹھی۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے انھیں بھائی بنانے کا میرا ایک بھائی ہے وہی مجھے کافی ہے۔" پھاڑ کھانے والے انداز میں کہتی وہ پلٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہیں بہن بنانے کا میری بھی ایک بہن مجھے کافی ہے ہونہہ۔۔" پیچھے سے بولتا وہ سر جھٹک کر اندر چلا گیا۔اماں جو بغور انھیں سن رہیں تھیں انھوں نے سکون کا سانس لیتے کہا۔

"اچھا ہے تم دونوں نے خود ہی بہن بھائی بننے سے انکار کر دیا۔"

......*...*...*

آج رات کی بارات تھی اس لیے سب آرام سے جاگے تھے تایا جان کی طرف ہی ناشتے کا انتظام تھا سب گھر والے میز کے گرد بیٹھے ناشتے میں مصروف تھے محراب کے والد بھی صبح آ گئے تھے۔

"مہک کیا اب تک نہیں جاگی۔" تائی نے پوچھا۔

"اس کے سر میں درد ہے کہہ رہی تھی کچھ بھی کھانے کا دل نہیں کر رہا۔" عافیہ نے بتایا۔

"رات کو بھی پتا نہیں کھانا کھایا تھا یا نہیں بعد میں بھی پھر موقع نہیں ملے گا۔" اماں نے چائے کا گھونٹ لیتے فکر مندی ظاہر کی۔

''اماں میں نے تو کہا تھا۔''لڑکے چائے پیتے باتوں میں مصروف تھے باذل اور محراب کچھ دیر پہلے ہی ہال کے انتظامات دیکھ کر آئے تھے۔

''ناشتے سے فارغ ہو کر تم سب میرے کمرے میں آجانا مجھے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔''اماں نے سب بڑوں سے کہا سب کچھ حیران بھی ہوئے کہ آیا اماں کو کیا بات کرنی ہو گی۔

''محراب کچھ دیر جا کر سو جاؤ صبح کے جاگے ہوئے ہو میں بھی اب آرام کروں گا۔''باذل نے اٹھتے ہوئے کہا۔وہ بھی جمائی لیتا کھڑا ہو گیا نیند تو واقع ہی بہت آرہی تھی۔گاڑی کی چابی اور موبائل جیب میں ڈالتا وہ اوپر آگیا پورشن میں خاموشی کا راج تھا اندر آتے ہی نظر لاؤنج کے صوفے پر سر تھامے بیٹھی مہک پر گئی آہٹ پر اس نے سر اٹھایا محراب کو دیکھتے اس نے برا سا منہ بنایا اور پاؤں میں چپل ڈال کر اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی محراب سر جھٹک کر اپنے کمرے میں چلا آیا کپڑے بدل کر نیم دراز ہوا ہی تھا کہ کچھ سوچتے ہوئے اٹھ گیا بیگ سے سر درد کی گولی نکالی

کچن میں جا کر گلاس میں پانی ڈالا اور مہک کے کمرے کی جانب بڑھ گیا عافیہ کے کمرے کی چوکھٹ پر کھڑیں امیر انے بیٹے کی حرکت پر مسکراہٹ دبائی۔

دستک پر اس نے گردن موڑ کر دروازے کی جانب دیکھا محراب کو دیکھ کر وہ کھڑی ہوئی اس نے آگے بڑھ کر پانی اور دوائی مہک کے سامنے کی تھی۔

''اس سے بیس منٹ میں سر درد کو آرام آ جائے گا۔'' مہک کو جھٹکا لگا تھا۔

''جب میں آپ کو زہر لگتی ہوں تو اس قدر عنایت کی کیا ضرورت ہے۔'' محراب ہنس دیا۔

''ولن اور ہیرو میں یہی فرق ہوتا ہے اور بقول تمہارے مجھے تو ہیرو بننے کا شوق ہے تو اس لیے میں ہیرو بن رہا ہوں تم ولن بن کر گملوں سے سر پھوڑتی ہو اور میں ہیرو بند کر تمہارے سر کا مرہم دینے آیا ہوں۔''(افف ایس پی اتنی فضول گوئی) مہک نے دل میں کہا۔

''آپ مجھے ولن کہہ رہے ہیں۔'' وہ برا مان گئی تھی۔

''بالکل!'' محراب نے سر ہلایا۔

"میں نے گملا جان بوجھ کر نہیں پھینکا تھا۔"ناراض ناراض سے انداز میں اس نے گلاس اور دوائی پکڑ لی۔

"جانتا ہوں وہ غلطی سے ہی گرا تھا جان بوجھ کر نشانہ چونکتا تھوڑی ناں۔"بول کر وہ چلا گیا مہک نے دوائی اور پانی کو دیکھا۔

نیچے اماں کے کمرے میں میٹنگ جاری تھی امیمہ کمرے کے باہر بے چینی سے پریڈ کر رہی تھی باقی ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے۔وہ کھڑکی کے پاس کھڑی سب باتیں سن رہی تھی چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

"تمہیں شرم نہیں آتی!"عارف کی آواز پر وہ جھٹکے سے پلٹی۔

"شششش!"منہ پر ہاتھ رکھتے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا اور پھر اسے ساتھ لیے ہال میں آئی سائرہ کے ساتھ بیٹھتے اس نے عارف کو بھی بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔

"دھماکہ ہونے والا ہے۔"امیمہ کی بات پر سب الجھے۔

"کیا مطلب؟"

""دادی نے مہک آپی کی شادی کا اعلان کیا ہے۔"سب چونکے۔

''کس سے؟''

''محراب بھائی سے''

''کیا!!''تینوں ایک ساتھ چیخے۔امیمہ نے کانوں پر ہاتھ رکھا۔

''تیسری جنگ عظیم کا آغاز ہو جائے گا۔''عارف نے فوراً کہا تھا۔

''تم لوگ ابھی چپ رہنا یہ بات باہر نہیں نکلنی چاہیے اور تم۔۔''باذل نے امیمہ کے سر پر چپت لگائی۔

''خبردار آئندہ کان لگا کر دوسروں کی باتیں سنیں۔''

''ابھی تو آدھی بات بتائی ہے ابھی آپ کے لیے بھی ایک خبر تھی''باذل چونکا۔

www.novelsclubb.com

''کیسی خبر؟''

''اب میں نہیں بتاؤں گی۔''وہ کمرے میں بھاگ گئی باذل اس کی پشت کو گھورتا پلٹا سائرہ اسے ہی دیکھ رہی تھی عارف سر جھکاتا وہاں سے کھسک گیا۔سائرہ کے دونوں ہاتھوں میں لگی مہندی جو اس نے کچھ دیر پہلے ہی امیمہ سے لگوائی تھی ابھی

گیلی تھی۔صورتِ حال بڑی عجیب سی ہو گئی تھی پنکھے کی ہوا سے سارے بال اس کے چہرے پر آ گئے تھے اب وہ نہ ہاتھ سے
ہٹا سکتی تھی نہ کچھ اور کر سکتی تھی باذل ہنس دیا۔

"دو منٹ سے پہلے یہاں سے غائب ہو جائیں۔" وہ ہنستا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔ پیچھے وہ امیمہ کو آواز دے کر بلانے لگی۔

آج پورے چاند کی رات تھی ہر سو نور سا پھیلتا معلوم ہو رہا تھا۔سب گھر والے جا چکے تھے۔دوائی کھا کر وہ ایسی سوئی تھی کہ بامشکل عافیہ نے اسے اٹھایا تھا اب اسے عارف اور امیمہ کے ساتھ ہال میں جانا تھا جلدی جلدی تیار ہو کر وہ آئینے کے سامنے آئی۔آسمانی اور چاندی رنگ کے امتزاج کی میکسی زیب تن کیے وہ ہاتھوں میں چوڑیاں پہننے لگی دراز قد پر پاؤں تک آتی میکسی بہت جچ رہی تھی اس نے بالوں کا جوڑا بنایا اور شانوں پر ڈوپٹہ رکھ کر سر پر پن لگا کر ٹکایا۔وہ جوتے بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ہر بار جھکنے پر میکسی اور ڈوپٹہ رکاوٹ بن رہا تھا۔وہ جھنجھلاہٹ کا شکار ہونے لگی۔

"عارف!" عارف کو آواز دی اکثر لہنگا اور بھاری کپڑوں کے باعث نہ بند ہونے والے سٹر یپس عارف بند کر دیتا تھا۔

"عارف پلیز میرے سٹر یپس بند کر دو میں جھک رہی ہوں تو میرے کپڑے خراب ہو رہے ہیں۔" اسے آواز دیتی وہ الماری سے سامان بھی نکال رہی تھی جو ہادیہ کو دینا تھا۔ آہٹ پر وہ سامان چھوڑتی میکسی دونوں ہاتھوں سے اوپر اٹھاتی پلٹی لیکن پیچھے آسمانی ڈریس شرٹ اور کالی پینٹ پر سلیقے سے بال بنائے، دائیں ہاتھ میں گھڑی باندھے کھڑے محراب کو دیکھ کر ٹھہر گئی۔

"آپ"

"عارف اور امیمہ باہر گاڑی میں بیٹھ گئے ہیں۔"

"میں سمجھی باقی سب جا چکے ہیں۔"

"کیا تھا جو عارف مجھے بتا ہی دیتا۔" وہ دل میں ہی اُسے کوسنے لگی پھر پلٹ کر سارا سامان بیڈ پر رکھا وہ بار بار سٹر یپس سے الجھ رہی تھی۔ محراب اس کی جھنجھلاہٹ دیکھ رہا تھا۔

"چلیں" وہ سامان بیگ میں ڈال کر محراب کی جانب پلٹی وہ قدم قدم چلتا اس کے قریب آیا۔

"اپنا پاؤں آگے کرو!" گھٹنے سے پینٹ ہلکی سی اوپر کرتا وہ اس کے بکل بند کرنے کے لیے گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا مہک نے سرعت سے اس کو شانوں سے تھاما۔

"ایسا مت کریں آپ کھڑے ہو جائیں۔" اس کا دماغ بھک سے اُڑ گیا وہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔ محراب نے سر اٹھایا وہ اس کی جانب جھکی کھڑی تھی۔ دونوں کی نگاہوں میں ایک دوسرے کا عکس تھا۔

"رائٹر صاحبہ آپ بنا انھیں بند کیے سیڑھیاں نہیں اتر سکتیں ہاں وہ الگ بات ہے ڈائریکٹ گیٹ تک ضرور پہنچ جائیں گیں، اس لیے جلدی سے پاؤں آگے کرو۔" وہ سیدھی ہوئی آہستہ سے گھیر دار دامن کو ذرا سا اوپر اٹھا کر پاؤں آگے کیا۔ محراب نے ہاتھ اس کے پاؤں کی جانب بڑھایا۔

چوکھٹ پر ابھرتا عارف جو اُنہیں بلانے آیا تھا رک گیا۔

"واہ بھئی!" اس نے آہستہ سے موبائل نکال کر دونوں کی چھپکے سے تصویر قید کی اور جس خاموشی سے آیا تھا اسی خاموشی سے واپس پلٹ گیا۔ محراب نے اس کے دونوں بکل بند کیے وہ یک ٹک اسے نظروں میں بسائے کھڑی تھی وہ اس کے مقابل کھڑا ہو گیا۔ مہک نے دامن چھوڑ دیا۔

"تھینک یو سو مچ!" تشکر بھرے لہجے میں کہتے اس کی نظروں میں محراب کے لیے احترام تھا۔

پندرہ منٹ میں وہ لوگ ہال میں پہنچ چکے تھے۔ آدھے گھنٹے بعد بارات آگئی کا شور اٹھا پھولوں کی برسات پر دولہے میاں کو اسٹیج پر بٹھایا گیا سب مہمانوں سے مل کر امیمہ اور مہک ایک جانب آکر بیٹھ گئیں ہادیہ اپنی سہلیوں کے ساتھ تھی۔

"آج آپ دونوں بہت حسین لگ رہے ہیں۔" مہک نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"ایک تو میں دوسرا کون؟"

''محراب بھائی اور کون، دونوں نے ایک رنگ پہنا ہوا ہے کپل لگ رہے ہیں۔'' مہک نے زوردار مکا اس کے کندھے پر جڑ دیا۔

''جب بھی کرنا بکواس ہی کرنا۔''

''یہ بکواس نہیں ہے دادی نے فیصلہ کر لیا ہے بہت جلد آپ کو بھی میٹنگ روم میں بلایا جائے گا۔'' وہ بم پھوڑتی جانے لگی تھی جب مہک نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

''پوری بکواس کرو کیا فیصلہ کیا ہے دادی نے۔''

''آپ بہت جلد مصنفہ سے مسز ایس پی کے عہدے پر فائز ہونے والی ہیں۔'' وہ اپنا بازو چھڑا کر بھاگ گئی اور مہک تو جیسے صدمے میں جا چکی تھی ارد گرد سے غافل اس کی نظریں ساکت ہو چکی تھیں۔

اس نے سر اٹھایا وہ دور ہی کھڑا ہنستا ہوا باذل سے گفتگو کر رہا تھا وہ اسے دیکھے گئی۔ باذل اسے کچھ کہتا آگے بڑھ گیا وہ ارد گرد دیکھ رہا تھا پھر شاید مسلسل نظریں محسوس کرتے اس نے سر بائیں جانب موڑا مہک کی نظریں خود پر مرکوز دیکھ کر وہ

چونکا پہلے سمجھا وہ کہیں اور دیکھ رہی ہے لیکن مسلسل وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی وہ اس کی طرف آنے لگا۔

''مہک!''

''ہاں'' وہ چونک گئی، محراب اس کے سر پر کھڑا تھا وہ ہڑبڑا کر کھڑی ہوئی۔

''تمہیں کیا ہوا ہے؟''

''کچھ بھی نہیں مجھے کیا ہونا ہے؟'' محراب نے بغور اس کا چہرہ دیکھا۔

پھر کندھے اچکاتا وہاں سے ہٹ گیا۔ مہک نے گہرا سانس لیا۔

''مہک تیرا دماغ خراب ہے کیا کر رہی ہے۔'' پیشانی پر ہاتھ مارتی وہ ہادیہ کے پاس جانے کے لیے اٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

ہادیہ کی شادی خیر خیریت سے اختتام پذیر ہوئی تھی۔اس کے خالہ زاد واپس جا چکے تھے امیرا کو اماں نے روک رکھا تھا سجاول بھی ولیمے کے بعد واپس جا چکے تھے۔ محراب کی بھی دو چھٹیاں رہ گئیں تھیں اسے واپس اسلام آباد جانا تھا۔

وہ سب تایا جان کے پورشن میں ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے کوئی ڈرامہ دیکھ رہے تھے تبھی امیمہ نے آکر پیغام دیا۔

"مہک آپی دادی آپ کو بلا رہی ہیں۔" اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی عافیہ اور امیرا کا نظروں کا تبادلہ ہوا۔

"خیریت ہے؟" شادی کے کاموں اور رسموں میں وہ بھول گئی تھی کہ گھر میں کیا کھچڑی پک رہی ہے۔

"پتا نہیں کہہ رہی ہیں اور کوئی کمرے میں نہ آئے مجھے مہک اور محراب سے بات کرنی ہے" مہک کے ذہن میں جھماکا ہوا اسے خطرے کی گھنٹیاں صاف بجتی سنائی دیں۔ "مہک گھبرا نہیں وہ کون ساز بردستی کر رہی ہیں فوراً انکار کر دینا ہاں یہ صحیح ہے۔"

محراب اماں کے پاؤں میں تیل سے مساج کرتے ہوئے انھیں اپنے کسی کیس کے بارے میں بتا رہا تھا وہ بغور اپنے نواسے کی بہادری کے قصے سنتیں سیروں خون

بڑھا رہی تھیں۔ مہک ہلکی سی دستک دے کر کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ تیل کی بوتل میز پر رکھ کر ہاتھ دھونے چلا گیا۔

''دادی آپ نے بلایا''

''ہاں بیٹھ محراب کو آجانے دے پھر بتاتی ہوں۔'' وہ کھڑکی کے پاس رکھے صوفے پر بیٹھ گئی کچھ دیر میں محراب بھی وہاں آگیا۔ دادی نے دونوں کے چہرے پر سجی بیزاریت کو لحظہ بھر کو جانچا اور پھر اپنی بات کا آغاز کیا۔

''محراب پتر اور مہک میری دھی رانی تم دونوں مجھے بڑے عزیز ہو، مجھے تم دونوں سے محبت ہے اسی لیے میں تم دونوں کو ہستا بستا دیکھنا چاہتی ہوں۔'' محراب ناسمجھی سے نانی کو دیکھ رہا تھا جبکہ مہک ساری تمہید سمجھ چکی تھی اب اس کا دل چاہ رہا تھا باہر بھاگ جائے۔

''میرے بچوں تم دونوں ایک ہی خاندان کا حصہ ہو، غمی خوشی کی تقریبات میں ایک دوسرے کا سامنا ہونا لازمی سی بات ہے۔''

''آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں؟'' محراب نے پوچھا جبکہ مہک اپنی انگلیاں مڑور رہی تھی۔

''تم دونوں جس طرح ایک دوسرے کو دیکھتے ہی اپنی زبان سے تیر چلاتے ہو مجھے خوف ہے کسی دن تم دونوں کے ہاتھ کوئی چاقو چھری ہوئی تو ایک دوسرے کی جان لینے سے بھی گریز نہیں کروگے۔'' مہک نے استغفار کہا جبکہ محراب جھرجھری لے کر رہ گیا گویا یہ منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا ہو۔

''نانی جان آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں''

''ایک دوسرے کے بہن بھائی تو تم دونوں بننا نہیں چاہتے اس لیے تم دونوں کے بڑوں نے مل کر فیصلہ کیا ہے کہ کیوں نہ تم دونوں کی شادی کر کے تم دونوں کو میاں بیوی بنا دیا جائے، پھر تم دونوں کا ایک دوسرے کا سر پھاڑنا معقول بھی لگے گا۔'' اماں نے نہایت سنجیدگی سے ایک سنجیدہ بات نہایت غیر سنجیدہ انداز میں ان تک پہنچائی تھی اور اب متوقع رد عمل کے انتظار میں تھیں۔

محراب ان کی بات کا مطلب سمجھتا ششدر اور گنگ تھا وہ جانتی تھی کہ اماں نے یہی بات کرنی لیکن اب ان کے منہ سے سن کر اسے یہ بات بم کی طرح ہی لگی تھی۔ مہک نے ترچھی نظروں سے محراب کو دیکھنا چاہا وہ سپاٹ چہرہ لیے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

"نانی معذرت لیکن اس وقت میں یہاں سے جانا چاہتا ہوں۔" بول کر وہ کمرے سے نکل گیا مہک بھی جھٹکے سے کھڑی ہو گئی۔

"دادی آپ بڑوں نے ہمارے لیے بہت غلط فیصلہ کیا ہے۔" بول کر وہ بھی کمرے سے نکل گئی۔ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی وہ اوپر آئی محراب صحن میں ہی بے چینی سے چکر کاٹ رہا تھا دونوں نے ٹھہر کر ایک دوسرے کو دیکھا پھر مہک فوراً اندر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

......*...*...*

مسلسل اسے اضطراب میں دیکھتیں وہ اب بول پڑی تھیں۔

"محراب کیا خرابی ہے مہک میں جو تم انکار کر رہے ہو" وہ ان کی جانب پلٹا۔

"ممی وہ کوئی چیز نہیں ہے کہ میں اس میں خرابیاں ڈھونڈتا پھروں لیکن ممی میں اس سے شادی نہیں کر سکتا میں نے کبھی اس کے بارے میں ایسا نہیں سوچا۔"

"تو اب سوچ لو، کسی نہ کسی سے تو شادی کرنی ہی ہے ناں تو پھر مہک کیوں نہیں، پیاری ہے اور پھر گھر کی بھی ہے۔"

"افف!! ممی آپ کیوں نہیں سمجھ رہیں میں اور وہ ہم اکھٹے نہیں رہ سکتے۔" وہ زچ ہو گیا تھا۔

"کیوں نہیں رہ سکتے وجہ بھی تو بتاؤ"

"اس کے بال دیکھیں ہیں آپ نے اتنے بڑے ہیں چوڑیلوں کی طرح۔"

"محراب حد میں رہو یہ کوئی وجہ نہیں ہے۔" وہ برا مان گئیں تھیں۔

"ہاں ٹھیک ہے یہ وجہ نہیں ہے میں آپ کو اور کیسے سمجھاؤں۔" وہ بیزار ہونے لگا تھا۔

"مجھے نہیں تم اپنے آپ کو سمجھاؤ۔" انہوں نے پیار سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"ممی وہ بالکل میرے رعب میں نہیں آتی مجھے تنگ کرنے کے لیے وہ کچھ بھی کر جاتی ہے اس سے اپنی بات منوانا تو بہت دور کی بات وہ وہی کرتی ہے جو وہ کرنا چاہتی ہے آپ کو پتا ہے میری پر سنلیٹی ایسی نہیں ہے، بچپن سے مجھے اپنی بات منوانے اور اپنے لاڈ اٹھوانے کی عادت ہے اب میں کیسے ایسا ہم سفر چن لوں جو مجھے گھورتی بھی ہے، مجھ سے بدلے بھی لیتی ہے اور جان بوجھ کر کبھی کڑوی کبھی نمکین چائے پلاتی ہے۔" وہ اپنے خدشات بتانے میں آیا تو بتاتا چلا گیا جبکہ امیر ہنسی دبانے میں بے حال ہو رہیں تھیں۔

"محراب میرے چاند میاں بیوی کا رشتہ بڑا پیارا ہوتا ہے اس میں لاڈ، عزت، محبت، ہلکی نوک جھونک اور اس طرح کی باتیں اُس رشتے کو اور بھی خوبصورت بناتی ہیں ابھی تم دونوں صرف لڑائی کو دیکھ رہے ہو وہ بھی تو دیکھو جب وہ روپڑتی ہے تو تم کیسے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے جان بوجھ کر اسے چڑاتے ہو جب وہ منظر سے غائب ہوتی ہے تو کیسے ارد گرد اسے ڈھونڈتے پھرتے ہو جب اس کے سر میں درد ہوتا ہے تو خود اس تک دوائی پہنچاتے ہو، بیٹا یہ فکر ہی تو ہے اور پھر جب تم

خوبصورت سے بندھن میں بندھ جاؤ گے پھر دیکھنا قدرت کیسے کیسے جذبوں کے دروا کرے گی۔"وہ اس کو پیار سے سمجھا رہی تھیں۔

"تمہارے بابا اور دادی کو تو یہ رشتہ منظور ہے اب تم بھی ہم سب کا مان رکھ لو ہم پر بھروسہ کرو مہک بہت پیاری بچی ہے۔" محراب نے ناراضگی سے انھیں دیکھا۔

"آپ تو پہلے ہی اس کی دیوانی ہیں۔ "

"تم بھی ہو جانا تمہیں کون روک رہا ہے۔" ان کے لب مسلسل مسکرا رہے تھے۔

"ٹھیک ہے دیکھ لیتا ہوں آپ کی پیاری سی بچی کو"

"کیا تم اپنی رضامندی دے رہے ہو۔" وہ حیران ہو رہی تھیں انھیں یقین نہیں تھا کہ محراب اتنی جلدی مان جائے گا۔

"آپ لوگوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہے تو میں اکیلا اور کتنا اعتراض کر سکتا ہوں ۔" امیر انے آگے بڑھ کر اسے اپنے ساتھ لگایا۔

''تم نے مجھے بہت بڑی خوشی دی ہے۔''

ابھی مسئلہ حل نہیں ہوا تھا مہک کے کمرے میں وبال سا آیا ہوا تھا عارف اور عافیہ پچھلے ایک گھنٹے سے اپنا سر کھپا رہے تھے لیکن اس کی ''نہ ''ہاں''میں نہیں بدل رہی تھی۔

''امو آپ سمجھ کیوں نہیں رہیں میرا ان کے ساتھ گزارا نہیں ہے۔''

''تیرا کسی کے ساتھ بھی گزارا نہیں ہے۔''وہ غصے سے بولیں۔

''امو!''مہک چیخ پڑی۔

''کوئی بھی چل جائے گا میرا کیا ہے میں تو رائٹر ہوں دل پر پتھر رکھ کر ایک اور کہانی لکھ لوں گی جس میں اپنے سپنوں کے راجہ کو ہیرو بنا دوں گی۔۔پر امو اس نام کے افسر کی روز کی انگیزی کی کلاسس مجھے پاگل کر دیں گی۔۔''وہ رونی صورت بنا کر ایک مرتبہ پھر التجا کر رہی تھی۔

عافیہ نے صوفے کا کشن اٹھا کر اس کو دے مارا۔

"نی ناشکری نہ ہو تو۔۔ قسمت تو اس کی پھوٹے گی جو تجھ جیسی سر پھری رائٹر اس کے پلے پڑے گی اتنا پیارا شریف سا بچہ ہے ہمارا، تیری تو ناشکری ہی ختم نہیں ہو رہی۔۔"

"امو ناشکری کوئی قلم کی سیاہی تھوڑی ہے جو ختم ہو گی۔۔" وہ پھرتی سے بولی۔

"فضول بکواس کروالو بس۔"

"اچھا سوری..."

"دیکھ میری پیاری بیٹی میری بات سمجھ اتنا قابل بچہ، پھر تمہارا کزن ہے، بچپن سے جانتی ہو، دیکھا بھالا گھر کا بچہ ہے اتنا اچھا رشتہ کہاں سے ڈھونڈیں گے ہم دوبارہ؟" امو نے بلیک میلنگ سیشن شروع کر دیا تھا۔۔ وہ ایک مرتبہ پھر نا اُمید و نامراد ہوئی تھی۔

امو کے سامنے میری دال نہیں گلے گی۔۔ اب ایس پی سے بات کرنی پڑے گی لیکن نہیں وہ بھی تو ناخوش ہے اس رشتے سے ٹھیک ہے میں کیوں بری بنوں وہ انکار

کرے ہاں پھر آئے گا مزاجب قابل بچہ بنے گا نافرمان بچہ..."ایک دم وہ سیدھی ہوئی۔

''ٹھیک ہے اموا گر آپ لوگوں کی یہی خوشی ہے تو میں راضی ہوں۔.''عافیہ اور عارف نے جھٹکے سے اسے دیکھا۔

''کیا سچ کہہ رہی ہو۔''عافیہ نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھاما۔

''جی اموا!''اس نے سر جھکاتے شرمانے کی بھرپور اکٹنگ کی تھی۔

......*...*...*

صبح اچانک ہی سب کا گھومنے پھرنے کا پروگرام بن گیا تھا۔موسم خاصا خوشگوار تھا۔بادل ہواؤں سے اٹھکیلیاں کرتے اِدھر اُدھر اڑتے پھر رہے تھے۔ہادیہ کو بھی یَنگ پارٹی نے اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا۔

شام کے چار بجے گاڑیاں جناح باغ کی پارکنگ ایریا میں جا کر رکی تھیں۔ٹکٹ لے کر وہ سب باغ میں داخل ہوگئے۔پرسکون ہوا خاصی بھلی معلوم ہو رہی تھی۔وہ سب ارد گرد دیکھتے آگے بڑھ رہے تھے۔امیر اماں کا ہاتھ تھامے چل

رہیں تھیں سب بڑے آخر میں تھے جبکہ لڑکیاں درمیان میں تھیں۔پرسوں رات سے مہک اور محراب کی آپس میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی کل کا دن بھی سامنا ہو جانے پر دونوں نظریں پھیر کر ادھر ادھر ہو جاتے دونوں کا جواب اماں جان کی عدالت میں پہنچا دیا گیا تھا بس اب اعلان ہونا باقی تھا۔سجاول بھی آج رات لاہور آرہے تھے اگر انھیں کام سے جانا نہ ہوتا تو وہ ضرور پہلے ہی رک جاتے لیکن اب اماں جان کے فیصلے پر ان کا ہونا ضروری تھا۔

"تم اتنی چپ کیوں ہو؟"ہادیہ مہک کی طرف آکر اس کے ساتھ چلنے لگی۔مہرون اور کالے سوٹ میں مہک کچھ مرجھائی ہوئی سی لگ رہی تھی۔

"نہیں تو!"اس نے دائیں جانب لگے فواروں کو دیکھتے کہا۔

"کیا دادی کے فیصلے کی وجہ سے ڈسٹرب ہو؟"ہادیہ اس کی رگ رگ سے واقف تھی۔وہ دونوں ساتھ چلتیں آہستہ آواز میں باتیں کر رہی تھیں۔

''ہاں لیکن میں اب کچھ نہیں کر سکتی ہمارے بڑے فیصلہ کر چکے ہیں۔''اس کی آواز میں افسوس اور غصہ امڈ آیا تھا۔وہ جو سوچی بیٹھی تھی محراب انکار کر دے گا اس کی سوچ الٹ گئی تھی محراب نے یہاں بھی خاصی فرمابرداری کا ثبوت دیا تھا۔

''مہک تم جانتی ہو تم مجھ سے کھل کر بات کر سکتی ہو۔''ہادیہ نے آہستہ سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ہادیہ کے شوہر اور باذل کے ساتھ بات کرتے محراب نے ایک نظر مہک کو دیکھا تھا جس کے چہرے کی سرخی کچھ بڑھ گئی تھی آنکھوں میں بھی نمی تیر رہی تھی وہ ٹھٹکا تھا لیکن پھر رخ موڑ گیا۔

''امو کو ہر برائی مجھ میں نظر آتی ہے اور محراب تو ان کے لیے سب کچھ ہے ایسے جیسے مجھے اس کے علاوہ کوئی نہیں ملے گا وہ بھی احسان ہے اس کا جو ان کی گئی گزری بیٹی کو اپنائے گا جو بس ایک رائٹر ہے جو اس کے شایانِ شان تو بالکل نہیں ہے وہ کہاں ایک قابل آفسر اور میں بی اے پاس ایک رائٹر جو اسکول میں ٹیچر ہے۔''وہ روئی نہیں تھی لیکن اس کی آواز بھاری ضرور ہو گئی تھی۔

"تم ایسا کیوں سوچ رہی ہو، تم تو دادی کی لاڈلی ہو دادی نے اپنا سب سے پیارا بچہ تمہارے لیے چنا ہے تم نہیں جانتی دادی کی کتنی خواہش تھی تمہیں محراب کی دلہن بنانے کی وہ تو اس کا رشتہ زرمین سے ہو گیا تو وہ خاموش ہو گئیں..."

"کیا دادی نہیں جانتی میری اس سے نہیں بنتی کیا دادی کو نہیں پتا میں اس کے قابل نہیں ہوں۔" باغ کی روشنیاں جلادی گئیں تھیں۔لوگ ٹولیوں کی شکل میں اس تاریخی مقام کی سیر کر رہے تھے۔

"مہک تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے تم خود کا موازنہ محراب سے کیوں کر رہی ہو۔" ہادیہ کو اس کی بات اچھی نہیں لگی تھی۔

"تم نہیں سمجھو گی بالکہ کوئی بھی نہیں سمجھے گا۔۔" وہ رخ موڑ گئی چہرے پر سنجیدگی رقم تھی۔

"مہک جب تم ہی خوش نہیں ہو تو پھر ہم سب کیسے خوش ہو سکتے ہیں جب راضی ہو ہی گئی ہو تو دل سے بھی مطمئن ہو جاؤ۔"

"اس کی نظر میں میرے لکھنے کی کوئی اہمیت نہیں ہے میرا شوق اس کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا۔" کچھ لمحوں بعد وہ بولی تھی۔ باقی سب تصویریں بنوا رہے تھے ہادیہ اب دوبارہ اس کے پاس آگئی تھی وہ اسے اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔

"تم لوگ لڑنے کے علاوہ کچھ کرتے ہی نہیں ہو جب تک بیٹھ کر ساتھ رہ کر ایک دوسرے کو جانو گے نہیں تب تک ایسی ہی فضول باتیں سوچتے رہو گے۔ محراب کو ان سب میں شروع سے ہی دلچسپی نہیں رہی اب ایک دم سے تو وہ تمہارے رنگ میں نہیں رنگ سکتا ناں اگر اس کو اپنے رنگ میں رنگنا ہے تو اس کے قریب ہو جاؤ۔" ہادیہ نے آخر میں شرارت سے کہا۔

"فضول باتیں مت کرو جاؤ اپنے شوہر کے پاس، بیچارے اکیلے کھڑے ہیں۔" اس نے ہادیہ کی ہنسی کو اگنور کرتے اسے اپنے پاس سے ہٹایا۔

رنگ و روشنی کے سیلاب کے ساتھ چلتے فواروں نے بہت خوبصورت سماں باندھا ہوا تھا۔ ہوا کے ساتھ پانی کے شور نے بے خودی برپا کی ہوئی تھی۔ مہک قدم قدم چلتی فوارے کے دوسری جانب آگئی جہاں باؤنڈری پر رنگ برنگے پھول ہوا

سے لہرا رہے تھے اس نے موبائل نکال کر پھولوں کی تصویر لی اور اسے اپنی اسٹوری پر لگا دیا۔ موبائل پرس میں ڈال کر وہ ارد گرد دیکھ رہی تھی کہ ایک بچی جس نے ہاتھوں میں بہت سارے غبارے پکڑے ہوئے تھے وہ اس کے ساتھ سے گزر کر آگے بڑھی ابھی وہ تھوڑی دور ہی گئی تھی کہ اس کے ہاتھ سے غبارے چھوٹ گئے مہک یہ تو نہ دیکھ سکی کہ وہ کیسے چھوٹے تھے کیونکہ لوگوں کا رش تھا لیکن اس نے اُڑتے ہوئے غباروں کو ضرور دیکھا تھا تبھی کسی کے قدم اس کے ساتھ آکر رکے۔

"جیسے یہ غبارے ہوا میں اڑتے غائب ہو رہے ہیں کاش تمہیں بھی غباروں کے ساتھ باندھ کر ہوا میں اُڑا دیا جائے اور پھر تم بھی ایسے ہی غائب ہو جاؤ کبھی نہ ملنے کے لیے۔" سینے پے ہاتھ باندھتا وہ گنگناتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا جبکہ مہک پیچ وتاب کھا کر رہ گئی تھی۔

"دو نمبر ایس پی، انگریز پلٹ سمجھتا کیا ہے اپنے آپ کو جب میں منہ نہیں لگا رہی تو خود کیوں جان بوجھ کر مجھے تنگ کر رہا ہے۔" وہ بڑبڑا رہی تھی لیکن پھر ایک دم ٹھہر گئی۔

"توبہ استغفر اللہ میں کیوں منہ لگانے لگی اسے۔ ہونہہ..."

"مہک آپی آپ یہاں ہیں دادی آپ کو بلا رہی ہیں۔" عارف اسے ساتھ لیے اماں کے پاس آ گیا۔

رات کے نو بجے تک وہ سب گھر آ گئے تھے کھانا باہر ہی کھایا گیا تھا اس لیے آتے ہی سب نے چائے کی فرمائش کر دی فرمائش بھی خاص مہک کے ہاتھوں کی چائے کی...

www.novelsclubb.com

سب ہال میں بیٹھے محو گفتگو تھے ہادیہ کو بھی رات رہنے کے لیے روک لیا گیا تھا کیونکہ اماں نے آج خاص اعلان کرنا تھا۔

مہک ٹرے پکڑے ہال میں داخل ہوئی اس کے چہرے پر سنجیدگی کا راج تھا باری باری اس نے سب کے سامنے ٹرے کی محراب کے سامنے ہاتھ بڑھاتے

وقت وہ اسے شدید گھوری سے نوازنا نہیں بھولی تھی جواباً وہ مسکرا دیا۔کچھ دیر بعد اماں نے بولنے کا ارادہ کیا۔

"جیسے کے آپ سب کو معلوم ہے کہ ہم سب بڑوں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔"سب اماں کی جانب متوجہ تھے۔

"بچوں کی رضامندی جاننے کے بعد ہی محراب کی مہک کے ساتھ اور باذل کی سائرہ کے ساتھ نسبت طے ہوئی ہے۔"سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی سوائے مہک کے۔اس کا دل اس وقت جس طوفان کی ذد میں تھا وہ صرف وہی جانتی تھی۔

"آج سے ٹھیک دو ہفتوں بعد مہک اور محراب کا نکاح ہے مہک کے اگریمنٹ کے مطابق وہ ایک مہینے سے پہلے نوکری نہیں چھوڑ سکتی اس لیے بکرا عید کے بعد باذل اور سائرہ کی بارات سے پہلے سوات میں ان دونوں کا ولیمہ ہو گا مہک ابھی رخصتی کے بعد ادھر ہی رہے گی۔"وہ بے سود سی قالین پر نظریں ٹکائے بیٹھی تھی جبکہ چائے کے کپ کو لبوں سے لگاتے محراب کی نظریں اسی پر ٹکی تھیں۔

"کسی کو کوئی اعتراض؟"اماں نے بچوں کو دیکھا جو سر جھکائے بیٹھے تھے۔

''سائرہ، باذل، مہک، محراب تم چاروں کو کوئی اعتراض ہے تو بتاؤ۔''

''نہیں!'' چاروں نے نفی میں سر ہلایا۔

''عافیہ منہ میٹھا کرواؤ سب کا۔''

''جی اماں!'' وہ مسکرا کر اٹھ گئیں اور پھر سب کا منہ میٹھا کروایا گیا سائرہ نے ایک گلاب جامن اٹھا کر مہک کے سامنے کیا۔

''منہ میٹھا کریں بھابھی صاحبہ!'' اس نے پیار سے مہک کو ساتھ لگایا مہک نے چھوٹا سا ٹکڑا لیتے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی سب بڑوں سے پیار لینے کے بعد وہ اسکول کا کوئی کام کرنے کا بہانہ کرتی اوپر اپنے کمرے میں آگئی۔ کمرے میں آتے ہی زور سے دروازہ بند کیا پھر کھینچ کر ڈوپٹہ اتار کر بیڈ پر پھینکا اسے غصہ آرہا تھا۔

''میں کیسے اس شخص کو اپناؤں جس کے دل میں، میں کہی نہیں ہوں جس کے لیے میرے شوق میری باتیں سب فضول ہیں...'' اس کا موڈ بری طرح بگڑا ہوا تھا تبھی عارف نے دروازے پر دستک دی۔

"آپی بھائی نے گاڑی اندر گیراج میں کھڑی کر دی ہے جو کام آپ نے کہا تھا وہ کرنا ہے یا نہیں۔" عارف کی بات پر وہ فوراً بولی۔

"ہاں بالکل کرنا ہے۔" خود کو کمپوز کرتے اس نے گہرا سانس لیا ساری سوچوں کو جھٹکا اور اپنے منصوبے پر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"ایس پی صبح بڑی شاندار ہونے والی ہے۔"

......*...*...*

عشاء کی نماز پڑھ کر وہ سونے کے لیے لیٹ گئی باہر خاموشی کا راج تھا یقیناً آج کے تھکا دینے والے دن کے بعد سب سو گئے تھے ایک گھنٹے تک کروٹ بدلتے رہنے کے بعد وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تبھی موبائل پر میسج ٹون کی آواز پر اس نے چونک کر اسکرین کھولی محراب کا نام جگمگا رہا تھا۔

"چھت پر آؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔" مہک نے حیرانی سے تین دفعہ پیغام پڑھا۔

''ان کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔''اس نے دو منٹ خالی خالی نظروں سے کمرے کا جائزہ لیا پھر کچھ سوچتی دوپٹہ اوڑھتی باہر نکل آئی برآمدے میں آتے ہی ٹھنڈی تیز ہواؤں نے استقبال کیا تھا وہ آہستہ سے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی جیسے جیسے قدم اوپر کی جانب اٹھ رہے تھے محراب کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

''جی سر!''وہ فون پر بات کر رہا تھا۔

''ان شاء اللہ میں کل صبح موجود ہوں گا۔''وہ منڈیر کے پاس دائیں بائیں چلتا سنجیدگی سے فون پر بات کر رہا تھا۔ مہک اس سے تھوڑے سے فاصلے پر جا کر کھڑی ہو گئی نیچے صحن کے بلب کی روشنی چھت کو بھی نیم روشن کر رہی تھی وہ لہراتے درختوں کو دیکھنے لگی، ڈوپٹہ ہوا سے بار بار سر سے ڈھلک رہا تھا۔

''سر اس دفعہ اس کے نکلنے کا کوئی چانس نہیں ہے۔''وہ چلتا مہک کے قریب آیا تھا پھر دو قدم کے فاصلے پر پلٹ کر دائیں جانب بڑھ گیا۔

"سر جی کیسی باتیں کر رہے ہیں میرے ہوتے کیوں پریشان ہو رہے ہیں وقار علی اس کا پالتو کتا تھا اس بار اس کا سامنا ایس پی محراب سے ہوا ہے۔" مہک نے نظر اٹھا کر اس کی پشت کو دیکھا تبھی وہ اس کی طرف پلٹا دائیں ہاتھ سے فون کان سے لگائے وہ اب قہقہہ لگا کر ہنس رہا تھا قدم قدم چلتا وہ اسی کی جانب آنے لگا مہک کو اپنا دل ڈوبتہ محسوس ہوا۔

"یہ جادو گر ہے ہاں جادو گر جو اپنے سحر میں کر لیتا ہے۔" جب بھی وہ اس پر غور کرتی تھی اسے لگتا تھا وہ محراب کے سحر میں جکڑی جائے گی وہ تیزی سے اس کے ساتھ سے ہوتی سیڑھیوں کی جانب بڑھنے لگی جب اس کی کلائی مضبوط گرفت میں آ گئی۔اس نے گردن موڑ کر محراب کو دیکھا فون کان سے لگائے وہ اس کو نظروں میں بسائے اس کی کلائی پکڑے کھڑا تھا نیم روشنی میں دونوں کا عکس مدھم تھا۔مہک کا ڈوپٹہ سر سے ڈھلک کر شانوں پر ٹھہر گیا بال ہوا سے اٹھکھیلیاں کرنے لگے۔وہ کلائی اس کی گرفت سے نکالنے کی تگ و دو کرنے لگی۔

''سر جی! میری چھٹیاں کینسل کردیں باقی پھر کبھی صحیح صبح ملاقات ہوتی ہے۔اللہ حافظ۔''فون بند کر کے پینٹ کی جیب میں ڈالا۔ گرفت اب بھی مضبوط تھی۔وہ سیدھا ہوا مہک نے سر جھکایا ہوا تھا آزاد ہونے کی کوشش جاری تھی۔

''محراب میرا ہاتھ چھوڑیں۔''محراب نے ہاتھ چھوڑ دیا۔

''لو چھوڑ دیا۔''

''کیوں بلایا ہے؟''آواز سخت تھی۔

''تم نے نانی کو رخصتی کے لیے منع کیا ہے ناں؟''

''نہیں!''وہ اپنا ڈوپٹہ سر پر رکھ رہی تھی۔

''جھوٹ مت بولو۔''مہک پلٹ کر منڈیر کے پاس آگئی وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

''بتاؤ اب کیوں کیا یہ سب''

"میں نے رخصتی کے لیے منع نہیں کیا بس آپ کے ساتھ جانے کے لیے منع کیا ہے۔مجھے کچھ وقت چاہیے۔" وہ سامنے سڑک پر دیکھ رہی تھی اور محراب اس کے ڈوپٹہ سے ڈھکے سر کو۔

"میں کسی کی زندگی میں زبردستی شامل نہیں ہونا چاہتی لیکن ہمارے چاہنے نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔"

محراب نے حیرت سے اسے دیکھا اسے مہک کی دماغی حالت پر شک ہوا آج صبح سے ہی اس کا انداز اور باتیں دونوں عجیب تھیں۔

"مجھے تمہاری کوئی بات سمجھ نہیں آرہی اپنا دماغ تھکاو مت اور نہ ہی مجھے الجھاو ابھی جو ہو رہا ہے میں اسی کو ہضم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تم اکیلی نہیں ہو جس پر ظلم ہو رہا ہے میں بھی شامل ہوں،اور اب جب رشتہ قبول کر ہی لیا ہے تو فضول میں بڑوں کو پریشان کرنے کی ضرورت نہیں ہے تھوڑی تو سمجھداری کا ثبوت دو۔" مہک نے زور سے آنکھیں میچ کر امڈتے غصے کو ضبط کیا۔وہ پلٹ کر جانے لگا تھا۔

"محراب!" جب اپنے نام کی پکار پر سیڑھیوں کے جانب بڑھتے اس کے قدم رک گئے۔

"مجھے اپنی زندگی میں تبھی شامل کیجیے گا جب لگے کہ میں نے آپ کے دل تک رسائی حاصل کرلی ہے۔" محراب کو تو صدمہ لگ گیا دوسری جانب سنجیدگی ہنوز قائم تھی۔

اتنی خالص اُردو چل محراب تو بھی اب کوئی ڈائلاگ مار۔" دل میں سوچتے اس نے گردن اکڑائی۔ مہک کا رخ دوسری جانب تھا۔

"محراب ملک کے دل تک رسائی حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔ کیا مہک کاشف میں اتنی ہمت ہے۔" ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالتے استہزائیہ انداز میں کہا مہک پلٹی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

"ہمت کی بات کریں گے تو مہک کاشف فاتح ٹھہرے گی۔" چٹان جیسی سختی لیے وہ محراب کو ایک لمحے کے لیے دنگ کر گئی تھی۔ وہ چند قدم اٹھاتا اس کے

قریب آیااوراس کی آنکھوں میں نظریں گاڑھیں دونوں کا چہرہ آمنے سامنے تھاہوا نے زور پکڑلیا گہرے سرمئی بادلوں نے چاند کواپنے اوٹ میں چھپالیا تھا۔

''انتظار کروگی؟''محراب کی گھمبیر آواز گونجی تھی۔

''آخری سانس تک...''مہک نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے مضبوطی سے کہا اور پھر ایک بھی سیکنڈ رکے بغیر سیڑھیاں اترتی وہاں سے غائب ہوگئی محراب سانس روکے اب بھی انوکھے سے سحر میں جکڑا کھڑا تھا۔

......*...*...*

صبح کے سات بج رہے تھے رات سے ہی فضا میں خنکی تھی وہ سب سے مل کر باہر نکلا اسے ہر حال میں آج واپس جانا تھا۔وہ تیار سا گاڑی کی چابی نکالتا گیراج کی جانب آگیا لیکن سامنے ہی گاڑی کو دیکھتے اس کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں قدم جہاں تھے وہی تھم گئے۔اس کی سیاہ کرولا رنگ برنگے غباروں سے سجی ہوئی تھی۔یہی نہیں گاڑی کے اندر بھی غباروں کا سیلاب آیاہوا تھادروازہ کھولنے پر یقیناً وہ اس سیلاب میں بہہ جاتا۔قدموں کی چاپ پر وہ پلٹا وہ اسکول جانے کے لیے تیار

تھی آنکھوں میں مسکراہٹ سجائے وہ اس کے سامنے آکر رک گئی پیچھے عارف بھی تھا۔

"کیسا لگا سرپرائیز؟" چہرے پر معصومیت سجائے آنکھیں پٹپٹاتے استفسار کیا۔ محراب نے مٹھیوں کو بھینچتے خود پر ضبط کیا تھا چہرے کی سرخی کچھ بڑھ گئی۔

"ارے اتنا غصہ، ہونے والی بیوی کو ایسی خوفناک نظروں سے نہیں بلکہ پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہیں۔" معصومیت ہنوز قائم تھی وہ اس کا ضبط آزما رہی تھی۔

"آپ نے ہی کل کہا تھا غباروں کے ساتھ اُڑنے کا، تو میں نے سوچا اکیلی اُڑ کر کیا کروں گی اب تو زندگی بھر آپ کا ساتھ نبھانا ہے تو جہاں میں وہاں آپ، ساتھ اُڑیں گے کیوں صحیح کہہ رہی ہوں ناں؟" محراب نے دانت پیستے اس کے پیچھے ہنسی دباتے عارف کو دیکھا۔

"یہ تم نے کیا ہے؟" وہ جس طرح دھاڑا تھا مہک بھی ڈر گئی لیکن اس نے ظاہر نہیں کیا تھا۔

"بھائی مجھے آپی نے کہا تھا قسم سے میں نے کچھ نہیں کیا انہوں نے کہا تھا کہ آپ کو سرپرائز دینا ہے۔" وہ ڈر کر فر فر بولنے لگا مہک نے دانت پیستے عارف کو گھورا۔ محراب گاڑی کی طرف بڑھ گیا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا۔ جھٹکے سے غبارے اتارتے بہت سے غبارے پھٹ رہے تھے اس نے پلٹ کر ایک نظر مہک کو دیکھا جو مسکراہٹ دبائے کھڑی تھی لیکن اس کی سنجیدہ نظروں کو دیکھتے فوراً عارف کو لیتی وہاں سے غائب ہو گئی۔

......*...*...*

آئی جی سر سے میٹنگ کے بعد وہ تھانے جا رہا تھا جب موبائل فون کی آواز نے اس کی سوچ میں خلل ڈالا۔ یونیفارم زیب تن کیے آنکھوں میں سیاہ سن گلاسس لگائے چہرے پر سنجیدگی سجائے جو اس کی شخصیت کو اور بھی پر وقار بناتی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مسلسل بجتا فون اٹھایا اور بائیں کان سے لگایا۔ دائیاں ہاتھ اسٹیرنگ پر تھا۔

"ایس پی محراب!"

''جی بات کر رہا ہوں فرمائیں۔''اس نے دائیں جانب اسٹیر نگ موڑا تھا۔

''سیٹھ حماد بات کر رہا ہوں۔''بھاری آواز سپیکر سے ابھری تھی محراب نے گاڑی کی رفتار سست کر دی۔

''بڑی دیر کر دی مہرباں آتے آتے!''آواز میں شوخی لیے اس نے گاڑی ایک طرف روک دی۔

''تمہارے بارے میں بہت سنا ہے۔''وہ اس کال کے پیچھے کا مقصد جانتا تھا۔

''تم کیا چاہتے ہو؟''کوئی بھی اور بات کیے بنا سیٹھ حماد اب اپنی مطلب کی بات پر آیا تھا۔

''میں جو چاہتا ہوں وہ تم لوگوں سے برداشت نہیں ہو رہا؟''محراب کی بات پر سیٹھ حماد کے چہرے پر غضب ناک تاثرات واضح ہوئے۔

''یاد رکھو پھر جو میں کروں گا وہ تم سے بھی برداشت نہیں ہو گا،اس لیے ایس پی محراب اس سے پہلے کے معاملات خراب ہو جائیں مجھے اپنی قیمت بتاؤ۔''

''ہاہاہاہا۔''وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

''سیٹھ جی آپ نے بھی حد ہی کر دی میرے بارے میں اتنا کچھ سن ہی لیا تھا تو یہ بھی سن لیتے کہ محراب کی قیمت تم جیسے بے غیرتوں کے بس کی نہیں ہے۔'' مسکراتے ہوئے جیسے آخر میں اس کے چہرے پر سنجیدگی اور آواز میں سختی آئی تھی ایک لمحے کے لیے سیٹھ حماد خاموش ہو گیا۔ محراب ٹھہری ہوئی مضبوط آواز میں کہہ رہا تھا۔

''اگلے مہینے کی بائیس تاریخ ٹھیک دس بج کر پندرہ منٹ حسین کھوکھر کو پھانسی کی سزا ہو گی یاد رکھنا۔'' اس نے بات مکمل کرتے فون بند کر دیا آنکھوں میں بلا کی سنجیدگی اور عزم تھا۔

نظر سامنے تارکول سڑک پر ٹکائے اس نے کچھ سوچتے ایک نمبر ملایا دوسری جانب سے فوراً فون اٹھا لیا گیا تھا۔

''اسلام علیکم سر!''

''وعلیکم السلام عمر کیا صورت حال ہے؟''

''سر! سب سیٹ ہے''

''گڈ! اچھا ایک کام کرو۔'' محراب نے دائیں جانب رخ کیا فٹھ پاتھ سے لوگ گزر رہے تھے۔

''جی سر!'' دوسری جانب موجود شخص پوری طرح سے متوجہ تھا۔

''ارسلان کو بول کر سیکیورٹی بڑھوا دو۔''

''سب خیریت؟''

''ہاں الحمدللہ سب سیٹ ہے۔''

''اوکے سر میں ابھی بات کرتا ہوں۔اپنا خیال رکھیے گا رب راکھاں۔'' محراب نے فون بند کرتے سامنے رکھا اور گاڑی آگے بڑھانے لگا تھا کہ اس کی نظر فٹھ پاتھ پر کھڑی لڑکی پر پڑی وہ سواری کے انتظار میں تھی وہ لڑکی کو دیکھ کر نہیں رکا تھا بلکہ اس کے ہاتھ میں موجود کتاب نے اسے کچھ یاد دلایا تھا۔

مہک کی غباروں والی حرکت پر پہلے اسے غصہ آیا تھا لیکن پھر وہ اس کی حرکت کو یاد کرتا کتنی ہی دیر مسکراتا رہا تھا۔دونوں کا ایک دوسرے سے کوئی رابطہ نہیں تھا شادی قریب آتی جا رہی تھی۔

کبھی چھٹی نہ لینے والا محراب اب جس رفتار سے چھٹیوں کی درخواست جمع کروا رہا تھا اس کا سٹاف بھی شکر کر رہا تھا ورنہ روز روز تھانے میں جس طرح ان کا ریکارڈ لگتا تھا وہ سب محراب سے بچتے پھرتے تھے۔

''محراب لاہور میں کہیں دل تو نہیں دے آئے بڑے چکر لگ رہے ہیں۔'' صبح ہی اس کے سر نے مشقوق نظروں سے دیکھتے کہا تھا۔ محراب ہنس دیا۔

''سر! بس کوشش جاری ہے۔'' اس کے جواب پر انہوں نے اس کا کندھا تھپکا تھا۔

''بیسٹ آف لک!''

*****

www.novelsclubb.com

چھت پر جانے والی سیڑھیوں پر بیٹھی وہ کسی گہری سوچ تھی۔ آکاش پر چمکتا چاند بادلوں کے جھرمٹ میں چھپا چھپی کھیل رہا تھا۔ دھیمی ہوا سے درختوں کی شاخیں جھول رہی تھیں۔ اس کی خاموشی پر سب کو یہی لگ رہا تھا کہ شادی قریب آنے کے باعث وہ اس قدر خاموش اور اپنے آپ میں مگن ہو گئی ہے جبکہ وہ جس کشمکش

میں تھی اس کا علم صرف اسے ہی تھا۔اس نے اپنی کلائی آنکھوں کے سامنے کی وہی کلائی جو محراب نے پکڑی تھی مہک نے آہستہ سے بائیں ہاتھ کی انگلیاں دائیں ہاتھ کی کلائی میں پھیریں آج بھی اسے محراب کا لمس اپنی کلائی پر محسوس ہورہا تھا،سماعت میں اس کی آواز گونج رہی تھی اس کا قہقہہ کسی دل کش دھن کی طرح دل کو پگھلا رہا تھا وہ خود کو اس رات کے سحر میں اب تک جکڑا محسوس کررہی تھی۔دل کی بدلتی کیفیت پر وہ حیران تھی کہ دل اتنی جلدی کیسے پلٹ سکتا ہے ۔آستین سہی کرتے اس نے ہاتھ گود میں رکھ لیے اور سامنے باؤنڈری پر پڑے پودوں کو دیکھنے لگی پھر ایک گہری سانس لے کر اٹھ گئی اور ڈوپٹہ کندھوں پر ٹھیک کرتے قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھائے لیکن لاؤنج سے گزرتے جیسے ہی نظر صوفوں اور میز پر رکھیں چیزوں پر گئی تو وہ وہیں ٹھہر گئی آج ہی عافیہ اور تائی بازار سے یہ سب سامان لائی تھیں کم وقت میں بھی سارے گھر والوں نے تقریباً تمام تیاریاں مکمل کرلیں تھیں وہ میز کے پاس آئی اس کے نکاح کا سارا سامان وہاں موجود تھا مہک نے آہستہ سے اپنے نکاح کے جوڑے کو ہاتھ لگایا دل کی دھڑکن

بڑھ سی گئی، وہ سیدھی ہوئی حال کی دیوار پر کاشف صاحب کی تصویر لگا رکھی تھی مہک نم آنکھوں سے تصویر کو دیکھے گئی پھر آہستہ سے چلتی باپ کی تصویر کے پاس آکر ان سے مخاطب ہوئی۔

"دیکھ لیں بابا آپ کا لاڈلا پوری زندگی کے لیے میرے سر پر سوار ہونے لگا ہے۔" وہ آزردگی سے مسکرادی۔

"آپ کو پتا ہے نا میں ان سے کیوں چڑتی تھی کیوں کے وہ آپ کے فیورٹ تھے، بابا کتنا رعب ڈالتا تھے وہ مجھ پے آپ کو تو پتا ہے ناں؟" روتے ہوئے وہ ناز سے شکوہ کناں انداز میں کہہ رہی تھی جیسے باپ سامنے ہے اور آج بھی ہمیشہ کی طرح اس کے شکوہ کرنے پر وہ ہنستے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا کر کہیں گیں

"میری جھلی دھی تو مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے، پگلی خون نہ جلایا کر۔" مہک نے ہاتھ اٹھا کر رخسار صاف کیے اور گیلی سانس کھینچ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

زیان کا سمسٹر ختم ہو گیا تھا اس لیے وہ ہاسٹل سے محراب کی طرف رہنے آگیا۔

رات کے تین بج رہے تھے وہ کمرے میں نیٹ فلکس پر کوئی موووی دیکھ رہا تھا۔ پیاس لگنے پر موووی روک کر وہ کمرے سے باہر نکلا ہال میں نائٹ بلب کی مدھم روشنی تھی۔ محراب کے کمرے کے دروازے کے نیچے سے بھی روشنی آرہی تھی وہ ٹھٹھکا محراب کو تو جلدی سو جانے کی عادت تھی کیونکہ وہ فجر میں اٹھ جاتا تھا اس نے آگے بڑھ کر آہستہ سے دروازہ کھولا تو محراب کے مخصوص پرفیوم کی خوشبو نے اس کا استقبال کیا سامنے ہیڈ بورڈ سے سر ٹکائے اس کی گردن دائیں جانب ڈھلکی ہوئی تھی اور ایس پی محراب گہری نیند میں تھے ایک بازو بیڈ پر تھا دوسرا سینے میں رکھی کتاب پر، زیان نے آگے بڑھ کر کتاب اٹھائی تو کتاب کا نام اور رائٹر کا نام پڑھ کر مسکرا دیا اسے شدید حیرانگی ہو رہی تھی وہ محراب کی اردو لٹریچر سے ناپسندیدگی سے واقف تھا اردو ناول کا تو کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ محراب اور ناول پڑھ لے ہو ہی نہیں سکتا۔اس نے سرسری سی نظر صفحات پر ڈالی لیکن پینسل اور ہائی لائیٹر سے جس طرح اس نے نشان لگائے ہوئے تھے یہ اس بات کی طرف اشارہ

تھا کہ وہ نا صرف پڑھ رہا ہے بلکہ بہت توجہ سے پڑھ رہا ہے۔زیان نے کتاب بند کر کے محراب کو دیکھا۔

"جناب! معاملہ بڑا سنگین ہونے والا ہے۔" وہ مسکراہٹ دبائے اسے دیکھتا پلٹ گیا کمرے سے باہر نکلتے اس نے بلب بند کر دیا تھا۔

......*...*...*

آفس میں بیٹھا وہ فائل پر جھکا اسے پڑھ رہا تھا جب شور کی آواز پر سر اٹھا کر سامنے دیوار پر لگی اسکرین کو دیکھا جہاں پولیس اسٹیشن کی ساری فوٹیج دکھائی دے رہی تھی وہ فائل بند کرتا باہر نکل آیا اسے دیکھتے ہی کانسٹیبل نے سلیوٹ کیا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے؟" محراب کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

"سر جی! یہ بی بی اپنے بیٹے سے ملاقات پر ضد پر اڑی ہوئی ہے۔

"کیا نام ہے بیٹے کا؟" محراب نے اماں سے استفسار کیا۔

"طارق!" اماں نے چادر سے آنسو پونچھتے بتایا چہرہ آدھا چادر سے ڈھانپ رکھا تھا۔

"بیٹھیں، پانی لے کر آؤ" محراب نے اماں کو بینچ پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے پلٹ کر پانی لانے کا حکم دیا جس پر فوراً ہی کانسٹیبل نے عمل کیا تھا اس دوران محراب موبائل میں کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔

"بیٹا بس ایک بار طارق سے ملاقات کرا دو تین ماہ سے اسے نہیں دیکھا۔"

"اوبی بی!" اس سے پہلے انسپیکٹر فہیم اپنی بات مکمل کرتا محراب نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکتے تیز نظروں سے اسے دیکھا تھا وہ خاموش ہوتا پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔

"طارق کو کمرے میں لے کر جاؤ اور فہیم تم عزت اور ادب کے ساتھ اماں کو لے کر اس کے پاس جاؤ گے۔" اس نے عزت پر زور دیا تھا۔اپنی بات مکمل کرتا وہ اپنے کمرے کی جانب واپس پلٹ گیا۔

"دیپک اپنی نگرانی میں سارے معاملات دیکھو پندرہ منٹ سے زیادہ وقت نہیں ہونا چاہیے۔"

"جی سر!" وہ سلیوٹ کرتا وہاں سے ہٹ گیا۔

ماں کی کال پر محراب نے فون ریسیو کرتے کان سے لگایا۔

''السلام علیکم ممی! ہو گئی آپ کی شاپنگ؟''وہ کرسی پر بیٹھتا ایک دفعہ پھر فائل کھول چکا تھا۔امیر اشاپنگ کے لیے اسلام آباد آئی ہوئیں تھیں۔

''ناٹ آ گین! ممی آپ کو کوئی بھی چیز اس کے شیانِ شان نہیں لگ رہی بیٹے کے لیے تو ایک ہی دفعہ میں سب لے لیتی ہیں، ممی یہ جو آپ کی مہک سے محبت ہے ناں یہ میرے لیے شدید ناگوار ہے سارے بدلے لوں گا میں پھر شکوہ نہ کیجئیے گا۔''اس کے ماتھے پر شکنیں تھیں چہرے کے زاویے بگڑ چکے تھے۔

''اچھا اچھا کچھ نہیں کہتا آپ کی بیٹی کو، میں بس گھر پہنچ رہا ہوں مل کر لنچ کرتے ہیں...''الوداعی کلمات کہہ کر اس نے فون بند کر دیا کاغذات سمیٹتے وہ دراز میں رکھ رہا تھا جب دستک پر دیپک کو اندر آنے کی اجازت دیتا وہ سیدھا ہوا۔دیپک نے ساری بات اس کے گوش گزار کی جسے وہ غور سے سنتا رہا۔

''ٹھیک ہے تم جاؤ میں گھر کے لیے نکل رہا ہوں شام میں ملاقات ہوتی ہے۔''

طارق کو ڈکیتی کے جرم میں ایک سال کی سزا ہوئی تھی وہ اکلوتا بیٹا تھا اس کی بیوہ ماں کرائے کے گھر میں رہتی ہے دو ماہ سے کرایہ نہ ملنے پر کرائے دار نے اسے گھر سے نکال دینے کی دھمکی دی ہے۔ یہ سب باتیں دیپک اسے بتا کر گیا تھا۔

گاڑی کی چابی اور موبائل اٹھا کر سر پر کیپ رکھتا وہ تھانے سے باہر نکل آیا وہ سیڑھیاں اتر رہا تھا جب اس کے قدم سست ہوئے۔

''ماں جی یہاں کیوں بیٹھی ہیں؟'' طارق کی والدہ جو آخری سیڑھی پر بیٹھی تھی محراب کی آواز سنتے ہی فوراً کھڑی ہوئی۔ محراب ان کے پاس آگیا۔

''آپ کا شکریہ ادا کرنا تھا۔''

''کیوں مجھے گناہگار کر رہی ہیں۔''

"اللہ سب کو آپ جیسا بیٹا دے جس پر ہر ماں کو فخر ہو۔'' اماں کی آواز آبدیدہ ہو گئی۔ محراب نے کچھ سوچتے چند نوٹ والٹ سے نکالتے اس طرح سے اماں کو پکڑائے کے دور تو کیا پاس بھی کوئی کھڑا ہوتا تو اسے پتا نہ چلتا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے بیٹا کہہ رہی ہیں تو بیٹا مانیں بھی آئندہ یہاں نہ آیئے گا۔طارق کے لیے دعا کریں کہ اللہ اسے ہدایت دے باقی کافی حد تک تو اس کا دماغ میں ہی ٹھیک کردوں گا۔"انہوں نے لب دباتے اپنی سسکی روکی رخسار بھیگ چکے تھے۔پیار سے محراب کے کندھے پر ہاتھ رکھا محراب ادب سے سر ہلکا سا جھکا کر بولا۔

"ماں جی مائیں روتی ہوئی اچھی نہیں لگتیں، چلیں گھر جائیں۔"لگ ہی نہیں رہا تھا یہ وہی محراب ہے جس کی سخت سنجیدہ آواز اور نظر مجرم کا رنگ اڑا دیتی تھی۔

"میرا سوہنا رب آپ کو حور سے بیوی دے۔"محراب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا سیاہ گلاسس نکال کر آنکھوں پر لگائیں لب مسلسل مسکرا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"حور سی بیوی!"آنکھوں کے سامنے مہک کا سراپا لہرایا تھا۔

اسکول کے گیٹ سے باہر نکل کر وہ سڑک پر آگئی وین تھوڑی سی آگے کھڑی تھی وہ آگے بڑھ رہی تھی جب اسے معذور فقیر نظر آیا اس نے بیگ سے پیسے نکالے اور اس کی طرف بڑھ کر اس کے سامنے کیے۔

"یہ لیں باباجی!" بزرگ نے پیسے پکڑ لیے۔

"اللہ تجھے چاند سا شہزادے جیسا شوہر دے۔" مہک پلٹ گئی وین کی طرف جاتے اس کے لب مسکرا اٹھے۔

"چاند سا شہزادے جیسا شوہر!" سفید شلوار قمیض پر شہزادے جیسی چال چلتا محراب اس کے ذہن کے پردوں پر اتر آیا تھا۔

......*...*...*

یاسر منزل روشنیوں کے گھیرے میں آگئی تھی۔ ہر سمت روشنیاں ہی روشنیاں تھیں ایسا لگ رہا تھا زمین سے لے کر آسمان کی وسعتوں تک ایک جشن کا سماں سا بندھ چکا ہے جہاں شہرِ لاہور میں روشنیاں جگمگ کر رہی تھیں وہیں سوات کے بل کھاتے پہاڑوں کے درمیان شان سے کھڑی ملک فرجاد کی کوٹھی پر بھی نظریں ٹھہر سی گئیں۔ پھولوں سے مہکتی اور برقی قمقموں سے منور کوٹھی کی شان ہی نرالی تھی۔

سب نے صبح صادق کے وقت لاہور کے لیے روانہ ہونا تھا۔

محراب کے دادا، دادی اتنا طویل سفر نہیں کر سکتے تھے اس لیے نکاح پر بس چند لوگ ہی شامل تھے باقی مہک اور محراب کا ولیمہ سوات میں دھوم دھام سے منعقد ہونا طے پایا تھا۔

ہال میں سب خواتین اور محراب کی کزنیں ڈھولک لیے بیٹھی تھیں جبکہ مرد حضرات باہر باغیچے میں بیٹھے سوات کے خوش گوار موسم سے لطف اندوز ہو رہے تھے ساتھ میں پشاوری قہوے اور گڑ نے مزاج دوبالا کر دیا تھا۔

"بابا جان ٹھنڈ بڑھ رہی ہے اب آپ کو اپنے کمرے میں جانا چاہیے۔" محراب نے اپنے دادا کو کہا جو ویل چیئر پر بیٹھے قہوہ پیتے کسی گہری سوچ میں تھے محراب کی آواز نے ان کی سوچ میں خلل ڈالا۔

"نہیں بچے میں ٹھیک ہوں ابھی کچھ دیر یہی بیٹھوں گا، تم لوگ جاؤ آرام کرو صبح سفر کے لیے بھی نکلنا ہے۔" محراب نے ان کی چادر ٹھیک کی۔

"محراب تم اسلام آباد میں ہی رہو گے۔" ان کے پوچھنے پر محراب نے ان کا ہاتھ تھاما۔

www.novelsclubb.com

"نہیں بابا! یہاں ٹرانسفر کے لیے درخواست دی ہے امید تو ہے کہ درخواست قبول ہو جائے گی۔

"بابا سائیں! صاحب بہادر نے صبح شام عرضیہ دی ہیں جناب بیگم کے ساتھ سوات میں رہنا چاہتے ہیں" زیان نے شرارتی آنکھوں سے اسے دیکھتے بابا سائیں کو بتایا جس پر وہ اسے گھور کر رہ گیا بابا سائیں مسکرا دیے۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے بابا سائیں مہک کو پہاڑی علاقے پسند ہیں اس لیے بس میں شادی کے بعد اسے یہیں لانا چاہ رہا ہوں۔" وہ کچھ خجل سا ہوتا بتا رہا تھا بابا سائیں پیار بھری نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔ وہ پیچھے ہو کر بیٹھتا میز کی جانب ہاتھ بڑھا کر اپنے کپ میں قہوہ ڈالنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"لالہ!" محراب کی کزنیں اس کو پکارتیں اس کے سر پر آ کھڑی ہوئیں۔ وہ پر سکون انداز میں بیٹھا اپنے شغل میں مصروف رہا جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔

"مغرور شہزادہ"

''لالہ ہم سب یہاں کیوں آئے ہیں۔''اس کی ایک کزن کمر پر دونوں ہاتھ جمائے شکوہ بھری نظروں سے دیکھتی استفسار کرنے لگی۔

''کیونکہ تم لوگوں کو کوئی کام دھندہ نہیں ہے اس لیے ہمارا سر کھانے یہاں آجاتی ہو''اس کی بات پر سب نے صدمے سے اسے دیکھا سب کا منہ کھل گیا تھا۔

''بابا سائیں! دیکھ رہے ہیں لالہ کو!''ان کا رخ بابا سائیں کی جانب ہوا۔

''محراب میری بچیاں تو میرے گھر کی رونق ہیں خبردار انھیں کچھ کہا۔''

''بچیاں! بابا گھر بار والی ہونے والی ہیں آپ کی یہ بچیاں۔''کپ میز پر رکھتا وہ کھڑا ہو گیا۔اس نے بھورے رنگ کی شلوار قمیض پہن رکھی تھی کندھوں پر رکھی بھوری چادر درست کرتے اس نے طائرانہ نظر ارد گرد ڈالی نیلگوں آسمان پر تاروں کا جگ مگ کرتا جہاں آباد تھا سردی بڑھتی جا رہی تھی۔

''چلیں بابا سائیں!''وہ ان کی ویل چیئر پیچھے سے تھامتا اندر ہال کی جانب پلٹ گیا باقی سب بھی آگے پیچھے اندر داخل ہوئے تھے۔ڈھولک لیے بیٹھی لڑکیاں اور

اس کے ہم عمر پھپھو زاد چلا اٹھے۔"آ گئے دلہے میاں!!!"سب نے اسے گھیر لیا۔

"او یار یہ ابٹن والی حرکتیں میں برداشت نہیں کروں گا دور رکھو اسے۔"سائرہ جو کچن سے ابٹن کا پیالہ لے کر آ رہی تھی محراب کے چلانے پر ہنس دی۔زیان اور افراسیاب محراب کو صوفے پر پکڑ کر بیٹھ گئے لڑکیاں ہنسی سے بے حال ہو رہی تھیں۔

"بابا!اماں جان! روکیں انھیں!"اس نے دادا،دادی کو مدد طلب نظروں سے دیکھتے التجا کی۔

امیر ادل ہی دل میں بیٹے کی نظر اتار رہیں تھیں ہلکی داڑھی، گھنی مونچھیں اپنے حسن سے انجان کتنا پیارا تھا وہ۔سائرہ کے قریب آنے پر وہ بدک کر اپنا آپ چھڑاتا صوفے پر کھڑا ہوتا پیچھے کی جانب چھلانگ لگا چکا تھا۔

"او!!!لالہ یہ کیا کیا؟"لڑکیاں زیان اور افراسیاب پر چلا اٹھیں۔

''ہم کہاں یہ ایس پی کہاں۔۔''وہ بیچارے تو خود حیران تھے لیکن محراب کی بخشش اب بھی نہیں ہوئی تھی سب اس کے پیچھے تھے۔

دوسری طرف یاسر منزل میں بھی یہی منظر تھا۔

''ہادیہ بس ناں اب بخش دو مجھے۔'' پیلے رنگ کا کلیوں والا فراک پہنے ہاتھوں میں بھر بھر کر ہری لال چوڑیاں کھنک رہی تھیں وہ چاند سے اتری معلوم ہو رہی تھی۔سب مہمانوں کے جاتے ہی وہ منہ ہاتھ دھو کر باہر آئی ہی تھی کہ اب سب پھر اس کے پیچھے پر گئے تھے۔پیلا گوٹے والا ڈوپٹہ کندھے پر جھول رہا تھا۔

''ایسے کیسے چھوڑ دیں کتنی مشکلوں کے بعد تو ہاتھ آئی ہو۔''امیمہ اور ہادیہ نے اس کی جانب قدم اٹھائے اور اس نے لاؤنج کی طرف دوڑ لگا دی کمر پر کھلے سیاہ ریشمی بال لہرا اٹھے تھے۔

''اموانھیں روک لیں!''وہ چلائی۔

''ممی انھیں منع کریں ناں!''وہ چیخ پڑا۔بھاگ دوڑ سے اب سانس پھول رہا تھا۔

"چھوٹی سی تو خواہش ہے بہنوں کی پوری کر دو۔" امیرا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ممی اتنی ٹھنڈ میں میرا ابھی نہانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔" اس نے ہاتھ جوڑ دیے ہال قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"ایس پی محراب ابٹن سے ڈر گیا۔" زیان نے ہانک لگائی۔

"ادھر آ تیری بڑی آواز نکل رہی ہے بھول مت تو نے میرے ساتھ ہی رہنا ہے۔" محراب نے اس کی گردن اپنے بازو میں دبوچی۔

"محراب میرے شیر اپنی ہونے والی بیگم کے لیے ہی مان جاؤ۔" دادی کی بات پر وہ فوراً بولا۔

www.novelsclubb.com

"اماں جان اس پر تو اپنا آپ بھی نثار ہے لیکن یہ ابٹن نہیں برداشت۔" اس کی بات پر سب نے شوخی سے ہوٹنگ کی۔

"چل میری دھی لگا لے محراب کے نام کا ابٹن..." اماں کی بات پر اس نے پلٹ کر چوکھٹ پر کھڑی دادی کو دیکھا۔

''محراب کے نام کا ابٹن!'' پلکوں نے جھک کر رخسار پر سجدہ کیا اور پھر لبوں پر مسکراہٹ دباتے اس نے نظریں

اٹھائیں اس نے رخ ہادیہ اور امیمہ کی جانب کیا۔

''اچھا ٹھیک ہے لگالو!''

''محراب چلو میرے بیٹے خاموشی سے مہک کے نام کا ابٹن لگواؤ۔'' محراب نے گہرا سانس لیتے ہتھیار ڈال دیے۔

''ٹھیک ہے کرلو اپنے شوق پورے۔''

''مہک کے نام کا ابٹن!'' مونچھوں تلے لب مسکراہٹ میں ڈھل گئے وہ اماں جان کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ سائرہ نے ابٹن میں ہاتھ ڈبویا۔

ہادیہ نے ابٹن ہاتھوں میں لگاتے مہک کی طرف ہاتھ بڑھائے جس نے آنکھیں میچ لی تھیں...

سائرہ کا ہاتھ محراب کے چہرے کے قریب آیا اس نے منہ کا زاویہ بگاڑتے آنکھیں زور سے بند کرلیں...

www.novelsclubb.com

لاہور کی شہزادی پربتوں کے شہزادے کے رنگ میں رنگ گئی...

پربتوں کا شہزادہ شہرِ لاہور کی شہزادی کے رنگ میں رنگ گیا...

ہوائیں محبت کے نغموں میں محو رقص ہو گئیں، ٹھنڈے میٹھے جھرنوں نے ملن کی دھنوں کے آلاپ چھیڑ دیے۔

......*...*...*

دستک کی آواز پر اماں نے قرآن پر مرکوز نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا ان کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی مہک ان کے پاس آ گئی۔

"السلام و علیکم دادی!" وہ پاؤں اوپر کر کے ان کے سامنے بیٹھ گئی اماں نے قرآن بند کر کے ساتھ میز پر رکھ دیا۔

"وعلیکم السلام!" مہک چہرہ دونوں ہتھیلیوں میں ٹکا کر پیار بھری نظروں سے دادی کو دیکھنے لگی۔

"کیا دیکھ رہی ہو؟" اماں نے اس کا دائیاں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

"دیکھ رہی ہوں کہ میری دادی کتنی پیاری ہیں" اماں ہنس دیں۔

"مکھن کس خوشی میں لگ رہے ہیں؟"

"ارے آپ کو میرے خالص پیار پر شک ہے کیا۔" اس نے آنکھیں پھیلاتے دکھ سے انھیں دیکھا۔

"نہیں میری جان میں جانتی ہوں میری یہ رانی مجھ سے کتنا پیار کرتی ہے۔" انھوں نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیتے ماتھے پر پیار کیا۔

"دادی مجھے آپ کو چھوڑ کر کبھی نہیں جانا تھا۔" اس کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔ دل اداس تھا۔

"ارے رونا نہیں ہے، میں ابھی دل ہی دل میں نظر اتار رہی تھی کہ میری رانی پر اتنا روپ آرہا ہے اب رو کر میرا موڈ نہ خراب کر۔" مہک جھٹکے سے ان کے گلے لگ گئی۔

"دادی مجھے بابا کی بہت یاد آرہی ہے۔" وہ سسکنے لگی۔ نگہت بیگم نے آنکھوں میں امڈتے آنسوؤں کو روکنا چاہا پیار سے مہک کے گرد بازو پھیلاتے وہ اس کا سر سہلانے لگیں۔

''اللہ کو یہی منظور تھا میری بچی!''چند لمحے ایسے ہی گزر گئے مہک کے رونے میں کمی آئی تو وہ پیچھے ہو کر بیٹھی آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں ناک بھی لال تھا۔وہ آہستہ سے دادی کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔باہر تائی اور اوپر عافیہ مہمانوں کے لیے بستر اور کھانے کی تیاریوں میں مگن تھیں۔دو گھنٹے تک لڑکے والوں نے پہنچ جانا تھا۔

اماں مہک کے بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیرنے لگیں۔

''تو جانتی ہے میں نے محراب کو تیرے لیے کیوں چنا ہے۔''مہک جو چھت کو دیکھ رہی تھی اس نے نظریں اماں کی جانب موڑیں البتہ کچھ کہا نہیں۔

''محراب اپنے ماموں کا لاڈلہ تھا،جب بھی امیرا گرمیوں کی چھٹیوں میں ایک ہفتہ رکنے آتی تھی کاشف محراب کو ایک مہینے کے لیے اپنے پاس رکھ لیتا تھا۔''مہک کی آنکھیں ایک بار پھر بھیگنے لگیں وہ یہ سب جانتی تھی۔

''دونوں ہر چھٹی پر لاہور کی سیر پر نکلے ہوتے تھے۔''وہ بیتے دنوں کی یادیں کھولنے لگی تھیں۔

"مجھے نہیں لے کر جاتے تھے۔" مہک نے بھیگی آنکھوں کے ساتھ شکوہ کیا اماں مسکرادیں۔

"تو چھوٹی تھی ناں۔"

"اتنی بھی چھوٹی نہیں تھی محراب منع کرتے تھے۔" وہ منہ پھلائے بولی۔

"ارے نہیں وہ کیوں منع کرے گا، تیرا باپ خود تیرے معاملے میں بڑا نازک تھا تجھے گرمیوں میں الرجی ہو جاتی تھی اس لیے وہ تجھے کہیں بھی باہر لیجانے اور کھانے پینے میں احتیاط کرتا تھا۔" مہک کی آنکھوں سے آنسوں لڑیوں کی صورت بہہ رہے تھے۔

"یاد کر کاشف ہر اتوار دہلی گیٹ کے پاس قلفی کھلانے لے کر جاتا تھا۔" مہک چہک کر اٹھ بیٹھی۔

"ہاں دادی مجھے یاد ہے اور دادی وہ جو ایک اماں چوڑیوں کی ٹوکری لئے بیٹھی ہوتی تھیں میری ضد پر بابا مجھے ان کے پاس بھی لے کر جاتے تھے پتا ہے دادی وہ مجھے خود چوڑیاں پہناتے تھے میں بابا کو کہتی تھی مجھے ان اماں سے چوڑیاں پہننی

ہیں، تو بابا مجھے کہتے تھے نہیں کہیں ہاتھ زخمی ہو گیا تو، دادی بابا مجھے بہت پیار سے چوڑیاں پہناتے تھے۔" آخر میں اس کی آواز دم توڑ گئی آنکھوں کے سامنے ماضی کے حسین لمحے گزر رہے تھے نگہت نے ڈوپٹے سے آنسو پونچھے۔

"کاشف اور محراب میں بہت مشابہت ہے وہی چہرہ وہی قد۔۔" دادی کی بات پر اس نے ان کی آنکھوں میں دیکھا اور

آہستہ سے اثبات میں سر ہلایا محراب نے نین نقش اپنے چھوٹے ماموں سے چرائے تھے۔

"کچھ عادات بھی بابا جیسی ہیں۔" اس نے رخسار پر پھیلی نمی کو صاف کیا مہک کی بات پر دادی مسکرائیں۔

www.novelsclubb.com

"مجھے یقین ہے محراب تیرا بہت خیال رکھے گا خیال سے کہی زیادہ وہ تیری عزت کرے گا۔" مہک نے خاموشی سے سر جھکا دیا۔

"بس بہت رونا دھونا ہو گیا سب آنے والے ہوں گے جاؤ جا کر اپنے کمرے میں آرام کرو میں باہر کے حالات دیکھوں کہ کہاں تک تیاریاں پہنچی ہیں وہ لوگ پہنچنے والے ہوں گے۔" مہک نے جانے سے پہلے اماں کو زور سے گلے لگایا۔

رات کے آٹھ بجے سب یاسر منزل میں پہنچ گئے تھے بہت ہی جوش و خروش سے سب نے ان کا استقبال کیا تھا اب سب ہنستے مسکراتے گرما گرم چائے پیتے باتوں میں مصروف تھے۔ مرد حضرات جو مسلسل ڈرائیونگ کرتے آئے تھے اب ان کا تھکن سے برا حال تھا۔ ڈرائنگ روم سے لاؤنج تک بھر چکا تھا کچھ لڑکیاں کمروں میں بیٹھیں چہک رہیں تھیں جہاں سب کا یہ حال تھا وہیں عافیہ پریشان سی بیٹھیں مہک کو لینے اوپر آئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

"امو! سب سے کیسے ملوں گی مجھ میں ہمت نہیں ہے۔"

"کچھ نہیں ہوتا کوئی کھا نہیں جائے گا اٹھو جلدی۔" ناچاہتے ہوئے بھی وہ اٹھ کر شیشے کے سامنے آگئی۔ پیلے کلیوں والے فراک کے ساتھ دونوں ہاتھوں میں زرد پھولوں کے کنگن پہنے وہ مایوں کی دلہن دل میں اتر رہی تھی میک اپ سے

شفاف چہرہ چمک رہا تھا۔ڈوپٹہ سر پر جماتے وہ عافیہ کے پیچھے نیچے آگئی سب کی آوازیں کانوں میں پڑ رہیں تھیں۔ڈرائنگ روم کی کھڑکی کے سامنے سے گزرتے محراب کی آواز سماعت سے ٹکرائی وہ باذل کی کسی بات کا جواب دے رہا تھا مہک کو اپنا دل اچھلتا محسوس ہوا دھڑکن بے ترتیب ہوئی تھی۔اس نے عافیہ کے ساتھ ہی لاؤنج میں قدر کھا ایک دم سب دلہن کی آمد پر کھڑے ہو گئے محراب کے کزن اور تایا ڈرائنگ روم میں تھے باقی مرد بھی وہیں موجود تھے۔

مہک باری باری سب سے ملی محراب کے ددیال سے اس کی یہ پہلی ملاقات تھی۔ڈرائنگ روم اور لاؤنج کے درمیان پردے لگا کر پارٹیشن کی گئی تھی لیکن پردے بھی اس وقت پیچھے تھے مہک آگے بڑھ کر محراب کی تائی اور چاچی سے ملنے لگی جو پیار سے اسے ساتھ لگائے کھڑی تھیں دائیں جانب ڈرائنگ روم میں ٹو سیٹر صوفے پر باذل کے ساتھ سفید شلوار پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا محراب پوری طرح باتوں میں مگن تھا۔ محراب کی تائی نے مہک کا چہرہ ہاتھوں میں لیتے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

"میرے محراب کی دلہن تو لاکھوں میں ایک نکلی ماشاء اللہ جتنی تصویر میں پیاری لگ رہی تھی حقیقت میں تو اس سے کئی گنا زیادہ خوبصورت ہے۔" مہک جھینپ گئی اپنی تائی کی بات پر اس نے نظریں سامنے اٹھائیں تھیں مہک کی ڈوپٹے میں چھپی پشت اس کی جانب تھی محراب کو اپنے دل میں ہل چل ہوتی محسوس ہوئی یہ احساس کہ وہ اس کی ہے اس کہ نام سے منسوب ہونے والی ہے یہ احساس اسے بڑا پیارا لگ رہا تھا وہ مہک کا چہرہ دیکھنا چاہتا تھا وہ دیکھنا چاہتا تھا محراب کی دلہن سن کر اس کے چہرے پر کیسے تاثرات ہیں لیکن وہ پلٹ کر ایک طرف چلی گئی۔ کچھ ہی دیر میں کھانا لگا دیا گیا مہک اوپر اپنے کمرے میں واپس جا چکی تھی۔ کچھ مہمانوں کے سونے کا انتظام نیچے کیا گیا تھا کچھ کا اوپر لاؤنج میں، دلہے میاں کے آرام کے لیے خاص طور پر عارف کا کمرہ تیار کیا گیا تھا۔

فریش ہو کر وہ باہر آگئی بال جو ہلکے ہلکے نم تھے آدھے باندھ کر باقی کمر پر کھلے چھوڑ رکھے تھے اوپر ابھی اس کے علاوہ کوئی بھی نہیں تھا سب ابھی نیچے کھانے میں مصروف تھے ہادیہ اس کا کھانا کچن میں رکھ گئی تھی اس سے پہلے سب آجاتے وہ کچن

کی جانب آگئی اور اپنی بریانی گرم کر کے پلیٹ میں نکال کر کچن میں رکھے کھانے کے میز پر ہی بیٹھ گئی ابھی کچھ ہی لمحے گزرے تھے کہ آہٹ پر رخ موڑ کر پیچھے دیکھا آنکھوں میں نیند کی سرخی چہرے پر سفر کی تھکان لئے محراب کھڑا تھا، جہاں مہک کے چہرے کا رنگ اُڑا وہیں وہ بھی چونک گیا دونوں کو ایک دوسرے کا سامنا ہو جانے کی توقع نہیں تھی۔ محراب تھکن کے باعث کھانے کے لیے معذرت کر کے سونے آگیا تھا۔ مہک تیزی سے رخ موڑتی کھڑی ہو گئی۔

"السلام علیکم!" محراب نے خاموشی توڑی۔

"وعلیکم السلام!" آہستگی سے جواب دیا۔ مہک پلیٹ اٹھاتی فریج کی جانب بڑھی وہ پلیٹ فریج میں رکھنا چاہ رہی تھی محراب جو ٹھنڈے پانی کی بوتل کے لیے کچن میں آیا تھا وہ بھی فریج کی جانب بڑھا ایسے میں دونوں آمنے سامنے آگئے۔ محراب نے اس کے سراپے کو غور سے دیکھا اس نے کوئی تاثر دیے بغیر فریج کا دروازہ کھولا اور اپنی پلیٹ رکھنے لگی۔

"پانی کی بوتل پکڑادو۔" محراب کے کہنے پر اس نے جھک کر بوتل نکالی اور اس کی جانب بڑھائی البتہ وہ محراب کو نہیں دیکھ رہی تھی محراب نے جب بوتل نہیں پکڑی تو اس نے مجبوراً نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اس کے دیکھنے پر وہ فوراً بولا۔

"کیا تم مجھ سے شرما رہی ہو۔" اس کی آنکھوں میں شرارت تھی۔

"بالکل بھی نہیں! میں کیوں شرماؤں گی، یہ جلدی پکڑیں کوئی آجائے گا۔" اس نے پیچھے دروازے کی جانب دیکھا محراب نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے بوتل پکڑلی۔

"شکریہ میری دلہن!" مہک نے جھٹکے سے اسے دیکھا اس کے چہرے پر چھائی حیرانگی پر وہ مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتا باہر کی جانے کے لیے پلٹ گیا مہک کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھیں وہ تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

......*...*...*

نکاح کی تقریب شام کی تھی اس لیے سب سستی سے ادھر اُدھر پھیلے گپ شم میں مصروف تھے۔اوپر لاؤنج میں

ڈھولک کی تھاپ بلند تھی، سر سے سر ملاتیں لڑکیاں تالیاں پیٹ رہی تھیں ایک طرف صوفے پر محراب کی کزن مہک کے ہاتھوں میں مہندی لگا رہی تھی۔ہر طرف خوشی کا سماں تھا۔مہک کی نظر عارف اور ہادیہ پر پڑی جو کچھ سامان لیے اس کے کمرے میں جا رہے تھے کچھ دیر بعد باذل ہاتھوں میں پھول لیے کمرے میں گیا تھا مہک کو تشویش ہوئی اس سے پہلے وہ ماں سے کچھ پوچھتی اس کے کانوں سے اماں کی آواز ٹکرائی۔

''زرمین کیوں نہیں آئی؟''

''اماں وہ لمبے سفر سے بھاگتی ہے کیونکہ اس کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے، دوسرا بی جی اور بابا کے خیال کے لیے بھی گھر میں کسی کو رکنا تھا تو اس نے کہا وہ رک جائے گی۔''

''مہک بھابھی!'' مہک نے چونک کر سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھا۔

''بھابھی''

''میری بھابھی ہی لگیں گی ناں آپ!'' وہ مسکرا کر کہنے لگی۔

''محراب بھائی کا نام کہاں لکھوں؟''اس کے استفسار کرنے پر مہک نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا اس نے ہلکی سی مہندی لگوائی تھی۔

''نام رہنے دو۔''مہک نے ہتھیلیاں دیکھتے نام لکھوانے سے انکار کر دیا۔

''کیوں بچے آج کل تو لڑکیاں بڑے شوق سے شوہر کا نام لکھواتی ہیں۔''محراب کی چچی کی بات پر اس نے انھیں دیکھا۔

''آنٹی مجھے اچھا نہیں لگتا،دیکھیں مہندی کون سی چند گھنٹوں میں اتر جائے گی بہت سے کام ہوتے ہیں جھاڑو،صفائی وغیرہ کبھی ہاتھوں سے کوئی گند اٹھانا پڑ جاتا ہے میں محراب کے نام کی بے ادبی نہیں کر سکتی، محراب میرے ہونے والے شوہر ہیں ان کا نام تو اللہ نے لکیروں میں لکھا ہوا ہے میں معذرت چاہتی ہوں میں آپ کے سامنے اتنا بول گئی۔''سب کو اپنی جانب دیکھ کر وہ کچھ شرمندہ بھی ہوئی لیکن وہ جو نہیں چاہتی تھی وہ کسی کے کہنے پر بھی نہیں کر سکتی تھی۔ محراب کی چچی مسکرا کر اپنی جگہ سے اٹھیں اور اس کے پاس آکر اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

"عافیہ تمہاری بیٹی بہت سمجھدار ہے۔" باقی سب نے بھی مہک کی تعریف کی تھی۔ سب تیار ہونے کے لیے اٹھ گئے مہک کی مہندی خشک ہوئی تو وہ بھی اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی بیوٹیشن نے اسے گھر میں ہی تیار کرنے آنا تھا۔ کمرے میں آتے ہی اس کے قدم چوکھٹ پر ٹھہر گئے کمرے کی مکمل شکل بدل چکی تھی۔ بیڈ شیٹ سے لے کر پردے تک تبدیل کر دیے گئے تھے ہیڈ بورڈ پر پھولوں سے سجا ہوا تھا۔ عارف کے ساتھ مل کر ہادیہ محراب کے کپڑے الماری میں لگا رہی تھی جب مہک کی آواز پر وہ دونوں چونک کر مڑے۔

"یہ سب کیا ہے؟"

"کیسا لگ رہا؟" ہادیہ کے استفسار کرنے پر اس نے غصہ ضبط کرتے اسے دیکھا۔

"یہ سب کیوں کیا ہے؟"

"کیونکہ یہ دادی جان کا حکم ہے۔" عارف نے شانے اچکاتے بتایا۔

"دادی کا، کیا مطلب؟"

"ظاہری بات ہے تم ابھی اسلام آباد نہیں جارہی اور جب تک محراب یہاں ہے وہ تمہارے ساتھ ہی رہے گا ناں اب یہ صرف تمہارا نہیں محراب کا بھی کمرہ ہے۔"

"ویسے آپی آپ انوکھی ہی ہو لڑکیاں بیاہ کر سسرال جاتی ہیں یہاں محراب بھائی بیاہ کر سسرال آرہے ہیں۔" عارف کی ہنسی پر اس نے سخت نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"ایسے اچانک دادی یہ کیسے کر سکتی ہیں۔"

"ہوا کچھ یوں کہ نکاح کے بعد باقی سب تو سوات واپس چلے جائیں گے محراب نے بھی ان کے ساتھ ہی جانا تھا لیکن اس کا کوئی کیس ہے جس کی وجہ سے اسے کچھ دن یہیں ٹھہرنا ہے تبھی دادی نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جاؤ محراب کا سامان مہک کے کمرے میں سیٹ کرو، ہم معصوم بس یہی کر رہے ہیں۔"

"معصوم!" مہک نے دانت پیسے اور نظر کمرے کی سجاوٹ کی جانب گھمائی۔

......*...*...*

شہرِ لاہور خوشی سے چہک اٹھا تھا ہر گلی ہر کوچے میں رونق سی تھی۔پھول سرمست سے ہوتے رقص کرنے لگے آکاش پر پوری شان سے چمکتے آفتاب کی روشنی خیرہ کن تھی۔

تبھی ساعتیں ٹھہر سی گئیں...

مہک نے محراب اور محراب نے مہک کو قبول کیا...

ایجاب و قبول کا مرحلہ طے ہوا۔

کائنات نے ایک نئی محبت کی داستان پر قلم اٹھایا...

ازل سے لکھے نام یک جاں ہو گئے...

لال ریشم کا لہراتا پردہ ہٹا دیا گیا اطراف سے پھولوں کی برسات شروع ہو گئی۔ مہک کی بھیگی پلکیں جھکی ہوئی تھیں۔وہ ہاتھ اٹھا کر ٹشو سے نرمی سے آنکھیں صاف کرنے لگی جبکہ محراب اب اماں سے ملتا دعائیں سمیٹ رہا تھا اماں نے مہک کو بھی اپنے پاس بلایا اور دونوں کو ساتھ گلے لگایا ان کی آنکھیں نم تھیں۔

"اللہ تم دونوں کو ایک دوسرے کے حق میں بہتر کرے تم دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنو" ارد گرد کھڑے لوگوں نے اماں کی دعاؤں پر "آمین" کہا تھا اور دور آسمانوں میں بھی آمین کی گونج ہوئی...

کچھ دیر بعد دونوں کو اسٹیج میں ایک ساتھ بیٹھا دیا گیا۔ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے وہ دونوں دیکھنے والوں کو دنگ کیے دے رہے تھے۔دونوں کے سراپے سے نظریں ہٹانا مشکل تھا۔آف وائٹ شیروانی پر اپنے مخصوص انداز میں بنائے بالوں کے ساتھ محراب پر جو روپ آیا تھا وہ سب سے منفرد تھا، مہک کے سوٹ کا رنگ بھی آف وائٹ تھا جس پر سنہرے نگوں کا کام چمک رہا تھا اس نے سرخ رنگ کے جالی دار کام والے دوپٹے سے گھونگھٹ نکال رکھا تھا۔

ہر منظر کیمرے میں قید ہو رہا تھا، کھنکھناتی ہنسی کی جلترنگ، سرسراتے مہکتے آنچل ہر رنگ نمایاں تھا۔رسموں سے فارغ ہو جانے کے بعد نوجوان پارٹی نے اسٹیج کا رخ کیا۔

"چلیں لالہ بھابھی کا گھونگھٹ اٹھائیں۔" محراب نے کن انکھیوں سے مہک کے ہاتھوں کو دیکھا جو ایک دم سے گود میں چھپا لیے گئے تھے۔ محراب نے ذرا سا رخ موڑا مہک کی دل کی دھڑکنیں اس وقت بڑھ گئیں جب محراب نے ہاتھ اس کے گھونگھٹ کی جانب بڑھائے اس سے پہلے کہ وہ اس کا گھونگھٹ پلٹتا ہادیہ نے محراب کے ہاتھ پکڑ لیے۔

"ایسے کیسے ایس پی صاحب! اتنی آسانی سے تو آپ میری بہن کا چہرہ نہیں دیکھ سکتے۔" محراب نے سوالیہ نظروں سے امیمہ اور ہادیہ کو دیکھا۔

"جیب ہلکی کریں جناب!" اب کی بار ہادیہ نے کہا۔

"مجھے اپنی ہی بیوی کا چہرہ دیکھنے کے لیے جیب ہلکی کرنا پڑے گی۔"

"جی!!" سب لڑکیاں یک زبان ہو کر چیخیں۔

"اچھا تو پھر رہنے دو میں نہیں دیکھتا۔" وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"محراب کنجوسی مت کرو جلدی سے ہمارا نیگ نکالو۔"

"کس خوشی میں۔"

''مہک کو نہیں دیکھنا تم نے؟''

''نہیں!''اس نے فوراً کہا جس پر مہک نے ہادیہ کا بائیاں بازو دبایا تھا یہ وارننگ تھی کہ وہ باز رہے اور کسی نے دیکھا ہو یا نہیں محراب کی نظر نے یہ منظر ضرور دیکھا تھا۔

''یاد رکھو محراب آج انکار کر رہے ہو بعد میں تمھیں ہی پچھتاوا ہونا ہے کہ کاش تم مہک کو دلہن کے خوبصورت روپ
میں دیکھ لیتے۔''محراب نے ایک ابرو اٹھائی جیسے کہہ رہا ہو

''کیا واقع ''

''مجھے اور پچھتاوا...''

اس نے ایک نظر مہک کے جھکے سر پر ڈالی اور پھر دائیں جیب سے چند نوٹ نکال کر ہادیہ کو تھمائے ایک دم شور سا اٹھا تھا ہادیہ پیچھے ہو گئی۔ فلیش لائیٹس اور کیمروں کا رخ ان دونوں کی جانب ہو گیا۔ محراب نے ہاتھ بڑھائے اور آہستہ سے مہک کا گھونگھٹ اٹھایا ان کے پیچھے جو لڑکیاں گلاب کی پتیاں لیے کھڑیں تھیں محراب کے

www.novelsclubb.com

گھونگھٹ اٹھانے پر انہوں نے پھولوں کی برسات کر دی۔ صرف ایک پردہ نہیں ہٹا تھا بلکہ ایسا لگا کہ کائنات نے ہر شے جامد کر دی ہے ساعتیں ٹھہر گئیں ہیں تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ وہ کسی اور ہی دنیا کی لگ رہی تھی۔ ایسا نہیں تھا کہ اس نے میک اپ کی بھرمار کر رکھی تھی وہ تو بہت سادہ سی تیار ہوئی تھی محراب کی نظر نے اس کے چہرے پر سے ہٹنے سے انکار کر دیا دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی تھیں اس نے گھبرا کر اس کا گھونگھٹ چھوڑ دیا۔ ایک دفعہ پھر سب اپنے آپ میں مگن ہو گئے تھے لیکن محراب اس کا دل جیسے اُٹھک بیٹھک کرنے لگا، کچھ کل رات کے منظر نے اسے بے چین کیے رکھا تھا اور اب اس لمحے جو دل نے پلٹا کھایا تھا وہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا نکاح کے بول میں اتنی طاقت ہے۔" اس نے ترچھی نظروں سے مہک کو دیکھا وہ آہستہ سے اپنا ڈریس سیدھا کر رہی تھی۔ محراب کی نظریں ایک بار پھر اس کی کلائیوں میں ٹھہر گئیں۔

وہ فون پر بات کرنے کے لیے ہال کے ایک الگ سے حصے میں آگئی جہاں شور کم تھا۔ بات کر کے وہ فون بند کرتی پلٹی تبھی ٹھہر گئی باذل اس کے بالکل پیچھے کھڑا تھا۔

"آپ!" مہرون سوٹ میں جہاں سائرہ دل میں اتر رہی تھی وہیں باذل بھی سیاہ پنٹ کوٹ میں محفل پر چھایا ہوا تھا۔

"جب سے آئی ہو ایک لمحے کے لیے بھی بات نہیں ہو سکی۔" وہ بڑے سے شیشے کے سامنے کھڑے تھے جو سجاوٹ کے لیے وہاں رکھا گیا تھا شیشے کی باؤنڈری سفید اور لال گلاب سے سجی ہوئی تھی۔ دونوں کا عکس اس میں واضح ہو رہا تھا۔

"یقین مانیں شادی کی بھاگ دوڑ میں مجھے ایک لمحے کی بھی فرصت نہیں مل رہی مہمانوں کو دیکھنا پھر سامان پیک کرنا شکر ہے خیر خیریت سے سب ہو گیا اب واپس جا کر پھر سب سامان پیک کرنا ہے۔" باذل آنکھوں میں محبت سموئے اسے دیکھ رہا تھا۔ ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں لفافہ پکڑ رکھا تھا۔ وہ چپ ہوئی تو وہ بولا۔

"سائرہ!"

''جی''

''شادی پر اسی رنگ کا لہنگا پہننا۔''وہ ٹھہر گئی رخسار سرخ ہوئے تھے۔وہ بڑی فرصت سے اس کے چہرے کے بدلتے رنگ اور اس کا گھبرانا دیکھ رہا تھا۔

''باذل!''آنکھیں نکال کر بس اتنا ہی کہا جبکہ وہ ہنس دیا۔لفافہ کھول کر اس میں سے گجرے نکال کر اس نے سائرہ کے سامنے کیے۔

''یہ میرے لیے ہیں؟''اس نے مسکراہٹ دباتے پوچھا۔

''میرے ہاتھوں میں گجرے صرف آپ کے لیے ہی ہو سکتے ہیں یہ حق صرف آپ کا ہے۔"اس نے باذل سے لے کر گجرے اپنی کلائی میں پہن لیے۔

''یہ بہت خوبصورت ہیں۔''کلائیاں اٹھا کر آنکھوں کے سامنے کیں۔

''مجھے تم سے یہ پہلے پوچھنا چاہیے تھا لیکن موقع ہی نہیں ملا۔"اس کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی۔

''کیا پوچھنا ہے آپ کو؟''

"کیا تم ہمارے رشتے سے خوش ہو پھپھو یاد دادی کی وجہ سے تو کہیں اقرار نہیں کیا۔" اس نے ناراضگی سے باذل کو دیکھا۔

"آپ نے ایسا کیوں سوچا، میں اس رشتے سے بہت خوش ہوں بلکہ خوش تو بہت چھوٹا لفظ ہے جس دن سے مجھے آپ کے ساتھ منسوب کیا گیا ہے میرے تو پاؤں ہی زمین پر نہیں ٹھہر رہے خود کو ہواؤں میں اُڑتا محسوس کر رہی ہوں۔" وہ آنکھوں میں چمک لیے بولی جا رہی تھی اور باذل کا دل سرشار سا ہو رہا تھا۔

"اس سے پہلے کہ کوئی ہماری جانب متوجہ ہو جائے ادھر میرے ساتھ کھڑے ہوئیں۔" وہ باذل کے ساتھ کھڑی ہوئی۔اب دونوں کا رخ آئینے کی جانب تھا سائرہ نے موبائل کا کیمرہ کھولتے ہاتھ اٹھائے وہ مرر سیلفی لے رہی تھی۔ باذل مسکرا دیا۔

"دیکھیں ہم دونوں ایک ساتھ کتنے پیارے لگ رہے ہیں۔" اس نے تصویر لے کر اسکرین باذل کو دیکھائی۔

......*...*...*

رخصتی کے بعد وہ سب یاسر منزل میں ہی آئے تھے سب کا سامان پیک تھا کچھ دیر بیٹھ کر فریش ہونے کے بعد سب نے واپسی کی راہ لی امیر ااور سجاول بھی سب کے ساتھ ہی واپس سوات جارہے تھے کیونکہ سجاول کو کوئی ضروری کام تھا۔سب کوالوادع کہہ کر وہ لوگ اندر ہال میں آگئے محراب باذل کے ساتھ بیٹھا موبائل میں کچھ دیکھتا کوئی بات کررہا تھا۔عارف اور عافیہ اوپر چلے گئے تھے صوفیہ اور بابر بھی اپنے کمرے میں جاچکے تھے۔

"دلہے میاں اب آپ بھی اپنا راستے ناپیں۔" باذل نے جمائی لیتے اس کو اٹھ جانے کا اشارہ کیا اور خود بھی کھڑا

ہو گیا۔ محراب نے ایک نظر ہاتھ میں پہنی گھڑی کو دیکھا رات کے گیارہ بج رہے تھے۔وہ اٹھ کر باہر کی جانب بڑھا ہادیہ اماں کے کمرے سے نکل رہی تھی محراب اس کو دیکھ کر رک گیا وہ اس کے پاس ہی آگئی۔

"تم نے مہک کی ساری کتابیں پڑھ لیں تھیں؟" محراب کو اس کی دماغی حالت پر شک ہوا یہ کون سا وقت ہے ایسے سوال کرنے کا۔

''ہاں''

''رنگ کیوں اُڑا ہوا ہے؟''ہادیہ کی بات پر اس نے گہرہ سانس لیا۔

''مہک غصے میں ہے؟''اس کے استفسار کرنے پر ہادیہ کی ہنسی چھوٹ گئی جس پر محراب اسے گھور کر رہ گیا۔

''تم اس سے ڈر رہے ہو؟''

''ڈر نہیں رہا لیکن نانی نے یہ غلط کیا ہے اچانک مجھے اس کے کمرے میں شفٹ کر دیا ایسے بھلا تھوڑی ہوتا ہے رخصتی کے لیے کچھ سوچ کر ہی وقت لیا گیا تھا۔''

''محراب ہمارے بڑے پرانی سوچ کے لوگ ہیں ذہنی ہم آہنگی یا ایک دوسرے کو قبول کرنا نہ کرنا یہ سب وہ نہیں سوچتے مہک کی رخصتی نہ کرنا یہ بھی پتا نہیں کیسے دادی مان گئیں،اب تم پریشان نہ ہو مہک بہت اچھی ہے اور تم دونوں بس بچپن سے ایک دوسرے سے جیلسی کا شکار رہے ہو اس لیے ایک دوسرے کے بارے میں سوچ نہیں پائے بہت وقت ہو گیا ہے اب تم جاؤ...''

......*...*...*

وہ بیڈ پر پاؤں لٹکائے بیٹھی عجیب سی کشمکش میں مبتلا تھی۔ سرخ ڈوپٹہ اتار کر ایک طرف رکھ دیا تھا البتہ آف وائٹ ڈوپٹہ اب بھی سر پر جما ہوا تھا۔ وہ کتنی دیر یوں ہی بیٹھی رہتی لیکن تبھی ہلکی سی دستک کے بعد دروازہ کھل کر بند ہوا۔ مہک نے سر اٹھا کر آنے والے کو دیکھا اور پھر واپس رخ موڑ لیا محراب متوازن قدم اٹھاتا کمرے کے وسط میں آ گیا ایک طائرانہ نگاہ کمرے میں ڈالی اور پھر نظریں مہک پر ٹھہر گئیں وہ سر جھکائے اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی کچھ دیر بعد وہ گویا ہوا۔

"اب کیا مجھ سے کوئی بات بھی نہیں کرنی۔" مہک نے اسے دیکھا۔

"بات چیت کا کہا ہے گھورنے کا تو نہیں بولا..."

"مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔" جوتے اتار کر وہ جھک کر اپنی پائلیں کھولنے لگی۔ محراب سامنے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا اس کی نظریں مہک پر ہی تھیں۔ مہک کھڑی ہوئی اور آگے بڑھ کر الماری سے اپنے کپڑے نکالتی باتھ روم میں بند ہو گئی محراب نے بھی اٹھ کر اپنے کپڑے نکالے کچھ دیر بعد مہک سادہ سے سوٹ میں ملبوس تھی۔ چہرہ میک اپ سے پاک تھا۔ وہ آئینے کے سامنے آ کر بیٹھ گئی اور آہستہ

سے جیولری اتارنے لگی۔ہار اتارتے اس نے شیشے میں محراب کے عکس کو دیکھا جو اس پر ہی نظریں ٹکائے بیٹھا تھا۔

"کپڑے بدل لیں۔" محراب نے ہاتھ میں پکڑا فون سامنے پڑے میز پر رکھا اور کھڑا ہو گیا باتھ روم کی جانب جانے کے بجائے اس کا رخ مہک کی طرف تھا وہ مستحکم قدم اٹھاتا ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آیا اور کمر اس پر ٹکا کر چہرہ مہک کی جانب کیا۔مہک نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

وہ ہار ڈبے میں رکھ رہی تھی اس سے پہلے کہ وہ اپنے ہاتھ واپس پیچھے کرتی محراب نے اس کا بائیاں ہاتھ پکڑ لیا مہک چونکی۔وہ اس کا ہاتھ اپنی ہتھیلی میں لیے بغور اسے دیکھتا رہا پھر آہستہ سے اس کی چوڑیوں میں انگلی پھیرنے لگا مہک سانس روکے اسے دیکھ رہی تھی۔

"میں نے سب کی کلائیوں پر غور کیا ہے۔" وہ بول رہا تھا جب وہ ایک دم چیخ پڑی۔

"کیا مطلب!"

''ممی، سائرہ اور امیمہ کی بات کر رہا ہوں۔'' فوراً کہا ہاتھ اب بھی پکڑ رکھا تھا۔

''خاصیت چوڑیوں میں بھی نہیں ہے۔'' محراب کا لمس مہک کی دھڑکنوں کو بے قابو کر رہا تھا۔ وہ اس کی بات سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ آیا وہ کیا کہنا چاہ رہا ہے۔

"خاصیت تمہاری کلائیوں میں ہے۔'' محراب کی بات پر اس نے حیران نظروں سے اسے دیکھا۔

''تمہارے ہاتھوں میں چوڑیاں بہت جچتی ہیں۔'' دونوں کی نظروں کا تصادم ہوا۔ محراب نے جیب سے ایک لال مخملی ڈبہ نکالا اور اس میں سے انگوٹھی نکال کر دوبارہ مہک کا ہاتھ پکڑ لیا۔ وہ دم بخود سی اسے دیکھ رہی تھی۔ محراب نے اس کی تیسری انگلی میں نرمی سے انگوٹھی پہنا دی اس کا لمس مہک کے ہاتھ سے ہوتا دل میں اترتا چلا گیا اسے اپنا انگ انگ سرشار ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔ ہاتھ کو نرمی سے چھوڑتا وہ اپنے کپڑے لیے باتھ روم کی جناب بڑھ گیا جبکہ مہک کو اب بھی اس کی خوشبو اپنے چاروں سو محسوس ہو رہی تھی۔

پاؤں اوپر کیے تکیے سے ٹیک لگائے وہ بے چینی سے محراب کو دیکھ رہی تھی جو گیلے بالوں میں برش پھیر رہا تھا مہک انگلیاں مڑورتی سوچوں میں گم تھی۔

''ابھی یہ بیڈ پر آئے گا یا اللہ کس مشکل میں ڈال دیا ہے، لیفٹ میں سوتے ہیں یا رائٹ۔۔ پوچھوں، نہیں پوچھنا کیوں ہے جو جگہ خالی ہے وہیں سو جائیں گیں۔'' برش رکھنے کی آواز پر وہ چونکی وہ اپنا موبائل اٹھاتا بیڈ کی بائیں جانب آکر لیٹ گیا الارم لگا کر موبائل سائڈ میز پر رکھا اور رخ مہک کی جانب کیا۔

''سونا نہیں ہے؟''

''بس سونے ہی لگی تھی۔'' وہ کمفرٹر صحیح کرنے لگی۔ محراب نے اٹھ کر کمرے کے بلب بند کیے اور اپنی جگہ پر واپس آکر لیٹ گیا۔ کمرے میں اے سی کی ٹھنڈک بڑھتی جا رہی تھی۔ دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے دونوں کی سوچیں ایک دوسری کی جانب بھٹک رہی تھیں رات کا نا جانے کونسا پہر تھا جب مہک نے کروٹ بدلتے محراب کی پشت کو دیکھا وہ سو چکا تھا کچھ ہی دیر میں اس پر بھی نیند مہربان ہو گئی لیکن ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ مولوی صاحب کی آواز پر

اس کی آنکھ کھل گئی موندی موندی آنکھوں سے ہاتھ بڑھا کر سائڈ لیمپ جلایا کمرے میں نیم روشنی چھا گئی اس نے سامنے دیوار پر لگی گھڑی کو دیکھا جو صبح کے چار بجا رہی تھی کسل مندی سے ہاتھ گال کے نیچے رکھتے وہ ساتھ گہری نیند سوئے محراب کو دیکھنے لگی سوتے ہوئے بھی وہ اتنی ہی کشش لیے ہوئے تھا جتنی جاگتے ہوئے اسے دیکھنے پر محسوس ہوتی تھی مہک نے اس کے چہرے کو چھونا چاہا۔

"تمہارے ہاتھوں میں چوڑیاں بہت جچتی ہیں۔" رات میں کہی بات سماعت میں گونجی تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی وہ ابھی آنکھوں کے ذریعے اسے دل میں اتار ہی رہی تھی کہ موبائل کی چنگھاڑتی آواز پر محراب نے آنکھیں کھول دیں دونوں کی نظروں کا ٹکراؤ ہوا مہک ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی جبکہ وہ ہاتھ بڑھا کر فون کان سے لگا چکا تھا اسے اپنا دل حلق میں دھڑکتا محسوس ہوا ابھی وہ اس کے گال کو چھونے کا سوچ رہی تھی اس نے سر جھٹکا۔

"وعلیکم السلام! ہاں بولو" آنکھوں میں نیند کی سرخی تھی۔ مہک اٹھ کر وضو کرنے چلی گئی جب وہ باہر آئی تو محراب غصے سے کمرے میں چلتا بول رہا تھا۔

"تم لوگ اندھے تھے، میں بے غیرت تھا جو بکواس کرتا رہا ہوں۔" مہک جائے نماز لیے ایک طرف کھڑی رہی۔

"صرف دو دن کے لیے تم لوگوں پر کام چھوڑا تھا..." غصے سے اس کی رگیں تنی ہوئی تھیں۔

"مجھے ایک گھنٹے تک ساری رپورٹ چاہیے۔" اس نے فون بند کرتے دائیاں ہاتھ سر پر پھیرا۔ وہ قدموں کی آواز پر پلٹا پیچھے مہک پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھائے کھڑی تھی۔ محراب نے بنا کچھ کہے گلاس پکڑ لیا اور صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔ وہ جائے نماز بچھا رہی تھی جب وہ بولا۔

"سوری!" وہ اس کی موجودگی میں چلانے کی وجہ سے اب شرمندہ ہو رہا تھا۔

"کچھ ہوا ہے کیا؟"

"جس ہاسپٹل میں ہمارا گواہ ایڈمٹ ہے ادھر فائرنگ ہوئی ہے چند لوگوں کے علاوہ کسی کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ بتول کو ہم ڈھونڈ چکے ہیں اُسے ابھی ہوش نہیں آیا اگر اسے کچھ ہو گیا تو حسین کھوکھر میرے ہاتھوں سے نکل جائے گا۔" وہ

شدید مضطرب نظر آرہا تھا۔

"آپ پریشان نہ ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"آپ حق پر ہیں اور حق کی کبھی ہار نہیں ہوتی یقین رکھیں جیت آپ کی ہی ہو گی۔" مہک کے تسلی دینے پر اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور مسکرا دیا۔

"کتنا پیارا بولتی تھی وہ محراب کا غصہ اُڑن چھو ہو چکا تھا۔

"thank you mehak!

"میرا غصہ اتنی جلدی نہیں جاتا لیکن آج پہلی بار کسی نے میرا موڈ ایک دم بدل دیا ہے۔"

"اس کا مطلب میں تو بڑے کام ہی ہوں پھر۔" وہ مسکرا کر بولی تو وہ بھی مسکرا دیا۔

"میں وضو کر کے آتا ہوں پھر مل کر نماز پڑھتے ہیں۔" کھڑے ہوتے کہا جس پر مہک نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اس کی آنکھوں میں مسکراہٹ اور چمک پھیل گئی وہ

چلا گیا تو مہک نے اپنی جائے نماز سے تھوڑا سا آگے محراب کے لیے بھی جائے نماز بچھائی۔

......*...*...*

باہر سے چڑیوں کے چہچہانے کی آوازیں آ رہی تھیں آسمان پر مکمل روشنی چھا چکی تھی۔

ناشتے کی ٹرے لئے جب وہ کمرے میں آئی تو محراب مکمل تیار تھا اس نے ٹرے میز پر رکھی اور خود بھی تیار ہونے لگی۔

"امو اور باقی سب ابھی سو رہے ہیں میں نے عارف کو میسج کر دیا ہے کہ آپ کو کام کی وجہ سے واپس جانا پڑ رہا ہے وہ جب اٹھے گا تو باقی سب کو بھی بتا دے گا۔" بیگ میں سامان رکھتے وہ فائل اٹھاتی محراب کو بتا رہی تھی جب وہ بولا۔

"تم نے ناشتہ نہیں کرنا۔" مہک نے پلٹ کر اسے دیکھا وہ اس کا منتظر بیٹھا تھا۔

"آپ نے ابھی تک شروع کیوں نہیں کیا میں تو ناشتہ نہیں کرتی۔"

"ادھر آکر بیٹھو، ایک بھی انسانوں والی بات نہیں ہے تم میں، رات کو لیٹ سونا ہے صبح ناشتہ نہیں کرنا..." بولتے ہوئے وہ اس کے لیے ٹوسٹ پر بٹر لگانے لگا اور مہک اسے گھورتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"کیا مطلب ہے انسانوں والی بات نہیں ہے۔"

"وہی مطلب ہے جو تم سمجھ رہی ہو۔"

"دیکھیں..." وہ ناک پھلاتی کچھ بولنے لگی تھی کہ وہ بول پڑا۔

"نہیں مجھے ابھی کچھ نہیں دیکھنا ادھر آکر بیٹھو اور یہ کھاؤ" مہک بنا کچھ بولے جا کر بیٹھ گئی صبح ہی صبح وہ کوئی بحث نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"یہ لو پورا ختم کرنا۔" محراب ٹوسٹ اسے پکڑا کر اپنے ناشتے کی جانب متوجہ ہو گیا ساتھ موبائل پر کوئی اہم کام بھی کر رہا تھا۔ جبکہ اس کے دھونس جما کر کہنے والے انداز پر مہک کی آنکھوں میں نمی اور لبوں پر مسکان بیک وقت آئی بڑی خوبصورت یاد لہرا کر گزری تھی۔

ابھی چند ہی منٹ گزرے تھے کہ سسکی کی آواز پر وہ چونکا مہک دوپٹے سے اپنی آنکھیں رگڑ رہی تھی یہ منظر محراب کے لیے بڑا حیرت انگیز تھا مہک کو اس نے کبھی روتے نہیں دیکھا تھا کپ میز پر رکھتے وہ اس کی طرف پورا گھوما۔

"کیا ہوا ہے؟" مہک نے نفی میں سر ہلایا۔ وہ ماضی میں کہی کھو گئی تھی تبھی بے دھیانی میں آنکھیں بھیگ گئیں۔

"ٹھیک ہے نہ ناشتہ کرو لیکن یار اس میں رونے کی کیا بات ہے۔" محراب نے ٹوسٹ اس کے ہاتھ سے لینا چاہا لیکن اس نے ہاتھ پیچھے کر لیا۔

"کھاؤں گیں میں یہ۔" بھیگی آواز میں کہا۔

"کوئی زبردستی نہیں ہے؟" اس کو کھاتا دیکھ کر وہ بولا تو مہک نے نظریں اٹھائیں۔

"زبردستی نہیں کھا رہی کوئی زبردستی کر سکتا ہے بھلا میرے ساتھ۔" اس کے انداز پر محراب نے سر اثبات میں ہلایا۔

"ہاں یہ بھی ہے اچھا تو پھر روئی کیوں؟" رسانیت سے استفسار کیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''وہ۔۔''اس نے گیلی سانس کھینچی۔

''بابا یاد آ گئے تھے وہ مجھے ایسے ہی ناشتہ کرواتے تھے۔''

''جانتا ہوں،ویسے تم کتنا تنگ کرتی تھی ماموں کو۔''اس نے دوبارہ اپنا کپ اٹھالیا۔

ہاں تو وہ میرے بابا تھے۔''سرعت سے کہا۔

''تنگ تو مجھے بھی کرتی ہو۔''محراب نے چائے کا گھونٹ لیتے ٹانگ پر ٹانگ رکھی۔

''تو آپ بھی تو میرے ہیں۔''بولتے ہی اس نے زبان دانتوں میں دبائی"افف مہک یہ کیا کہہ دیا''۔محراب نے خوش کن احساس سے اس کی جانب دیکھا اس بات پر وہ اس کو اپنے دل کے قریب لگی تھی۔

''آپ کو دیر ہو رہی ہو گی میں بس اسکول کے لیے نکلتی ہوں۔''وہ تیزی سے اٹھ کر ڈریسنگ کے سامنے آکر بال بنانے لگی محراب نے گھڑی کلائی میں پہنی گاڑی کی چابی اور موبائل جیب میں ڈالا۔

''میں چھوڑ دیتا ہوں۔'' سیدھا ہوتا وہ مہک کی جانب متوجہ ہوا۔

''نہیں میں چلی جاؤں گی ایسے آپ کو پریشانی ہو گی۔

''کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے تمہارا اسکول میرے راستے میں ہی ہے۔'' مہک نے کندھے اچکا کر رخ موڑ لیا اور

واپس اپنے کام میں مگن ہو گئی جبکہ محراب اس کے چلتے ہاتھوں کو دیکھنے لگا وہ بہت احتیاط سے اپنے بالوں کو سلجھا رہی تھی۔ مہک وہ پہلی لڑکی تھی جس کے بالوں پر اس نے غور کیا تھا اور آج اس کی زلفوں کو دیکھتے ایک انوکھی سی خواہش نے سر اٹھایا تھا محراب قدم اٹھاتا اس کی جانب بڑھنے لگا وہ جو اپنے دھیان میں تھی دفعتاً پلٹی وہ رک گیا۔

www.novelsclubb.com

''آپ کو کچھ چاہیے؟'' بالوں کو جوڑے کی شکل دیتے نظریں محراب کے چہرے پر ٹکائے استفسار کیا۔

''ہاں... نہیں کچھ نہیں چاہیے جلدی آجاؤ۔'' وہ تذبذب سے کہتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ مہک جلدی سے ہاتھ چلاتی اپنا سامان اٹھاتی اس کے پیچھے چلی آئی۔

......*...*...*

اسلام آباد میں آج موسم کافی خوشگوار تھا صبح سے ہی ٹھنڈی ہوا اور بادلوں نے شہر کو گھیرے میں لے رکھا تھا۔ وردی پہنے آنکھوں میں ہمیشہ کی طرح سن گلاسس لگائے پچھلے دس منٹ سے وہ گاڑی میں بیٹھا کسی کا انتظار کر رہا تھا۔ کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اسے سائیڈ

مرر میں ایک لڑکی کا عکس نظر آیا وہ وہی تھی جس کا اسے انتظار تھا محراب نے ہاتھ بڑھا کر پیسنجر سیٹ کا دروازہ کھول دیا ایک منٹ بعد وہ اس کے ساتھ بیٹھی تھی اس کے بیٹھتے ہی محراب نے گاڑی آگے بڑھا دی۔ لڑکی نے بیٹھتے ہی کھینچ کر نقاب نیچے کیا۔ اس نے نظریں سامنے سڑک پر جمائے ساتھ رکھی پانی کی بوتل لڑکی کی جانب بڑھائی جسے تیزی سے پکڑتے وہ لمبے لمبے گھونٹ بھرنے لگی۔

"ایس پی تم مجھے بھری جوانی میں مرواؤ گے۔"

"کام ہوا؟" موڑ کاٹتے اپنے مطلب کی بات پوچھی۔

"جی جناب ہو گیا؟" اس نے بیگ سے فائل نکال کر اس کے حوالے کی۔ علاقے سے کافی دور آجانے کے بعد محراب نے گاڑی ایک طرف روک دی سامنے چھوٹا سا پارک تھا جس میں اِکا دُکا بچے کھیلتے نظر آرہے تھے۔ وہ پوری توجہ سے فائل کھول کر پڑھنے لگا۔

لڑکی نے ٹشو سے چہرے پر آیا پسینہ صاف کیا اور پھر بیگ سے ٹونر نکال کر منہ پر سپرے کرنے لگی۔

"میں نے سنا ہے حسین کھوکھر نے فائرنگ کر کے ایس پی کو ڈرانا چاہا ہے وہ بھی تب جب ایس پی اپنی شادی کا لڈو کھا رہا تھا۔" محراب نے فائل سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کام ہو گیا ہے اب چلتی بنوں۔" محراب نے ڈیش بورڈ میں فائل رکھتے کہا جس پر وہ تڑپ کر چیخ پڑی۔

"بد تمیز انسان، بے مروت بجائے میرا شکریہ ادا کرنے کہ ایسا بد لحاظ رویہ رکھ رہے ہو۔" وہ تو بگڑ ہی گئی۔

"کون سا شکریہ خاتون! ایک ایک کام کی پوری فیس دیتا ہوں۔"صنم نے افسوس سے سر ہلایا۔

"تمہارے تو چہرے پر بھی کوئی شرمندگی نہیں ہے میں بیچاری ایویں ہی تمہاری شادی کا غم لیے بیٹھی ہوں، ویسے تم نے کیا ایک بار بھی میرے بارے میں نہیں سوچا، کیا تھا جو مجھے تقریب میں آنے کی دعوت ہی دے دیتے۔"مسکین شکل بنائے وہ اس کی طرف رخ کر کے بیٹھی۔

"نہیں میں فضول لوگوں کے بارے میں نہیں سوچتا۔"صنم نے دونوں ہاتھوں میں چہرہ ٹکایا۔

"کیا تمہاری بیوی بہت حسین ہے؟"محراب جو سامنے پارک میں دیکھ رہا تھا اس نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کر کے کھولیں جیسے تصور میں مہک کے چہرے کو دیکھا ہو وہ سن گلاسس اتارتے بولا۔

''وہ سکون ہے۔''وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ لبوں سے کیسے یہ الفاظ ادا ہوئے تھے صنم مسکرائی خاموشی محسوس کر کے محراب نے گردن موڑ کر اسے دیکھا وہ آنکھوں میں شرارت لیے اسے دیکھ رہی تھی۔

''کیا ہے؟''وہ بگڑا۔

''تمہاری آنکھیں۔۔''

''میری آنکھیں کیا؟''اس نے بیک مرر میں اپنا چہرہ دیکھا۔

''تمہاری آنکھیں بتا رہی ہیں کہ

داستانِ محبت کا آغاز ہو چکا ہے۔''صنم کی بات پر اس نے چونک کر اسے دیکھا۔

''محبت!''

''جی جناب محبت''

صنم کا تعلق انٹیلی جنس سے تھا وہ اور محراب پچھلے پانچ سال سے ایک ساتھ تھے دونوں کی آپس میں بہت اچھی دوستی تھی۔

''محراب محبت پر تمہارے چہرے کے اتنے بگڑے تاثرات کیوں ہیں؟''

www.novelsclubb.com

''اچھا پہلے یہ بتاؤ مہک کو کتنی دفعہ فون کر چکے ہو۔''

''ایک دفعہ بھی نہیں۔

''تمہیں واپس آئے چار دن ہو گئے ہیں اور تم نے ایک بار بھی اپنی بیوی کو فون نہیں کیا۔''

''تمہارے سامنے میرے حالات ہیں راتیں تک تھانے میں گزر رہی ہیں۔''

''جو بھی ہو فیملی پہلے نمبر پر ہونی چاہیے۔''

''میں الجھن میں ہوں؟''اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

''کیسی الجھن؟''وہ غور سے محراب کی جانب متوجہ ہوئی۔

''جب سے نکاح ہوا ہے وہ میرے حواسوں پر چھانے لگی ہے اتنا عرصہ زرمین سے میری منگنی رہی ہے لیکن میں نے کبھی اس کے لیے کچھ محسوس نہیں کیا لیکن مہک سامنے نہ ہو کر بھی میری سوچوں اور دل پر حاوی ہو رہی ہے رات کو سونے کے لیے لیٹتا ہوں تو لگتا ہے وہ میرے پہلو میں آ بیٹھی ہے، غصہ آتا ہے تو اس کا چہرہ سامنے آ جاتا ہے، صنم یہ سب صحیح نہیں ہے میں ہمیشہ یہی کہتا رہا ہوں کہ کوئی مجھے

کنٹرول نہیں کر سکتا میں نے اپنی زندگی اپنے مطابق گزاری ہے ہر فیصلہ میرا ہوتا ہے لیکن اب مہک مجھے قید کرنے لگی ہے میں نے اسے کہا تھا کہ میرے دل تک رسائی مشکل ہے لیکن وہ تو ایک لمحے میں

میرے دل میں آ بسی ہے۔''صنم کی آنکھوں میں ستائش تھی۔

''اللہ تمہاری محبت کو اپنے امان میں رکھیں۔''محراب جو ایک ٹرانس میں بول رہا تھا صنم کی آواز پر چونکا۔

''تم نے مجھے کن باتوں میں لگا دیا ہے مجھے پانچ بجے تک سر کے پاس پہنچنا ہے۔''صنم گہری سانس لیتی سیدھی ہو کر بیٹھی۔

''مجھے سٹاپ پر اتار دو میں گھر جاؤں گیں۔''محراب نے گاڑی آگے بڑھادی۔اس نے بس سٹاپ پر گاڑی روکی۔

''محراب!''اترنے سے پہلے وہ اس کی جانب پلٹی۔

''ہوں''

''ہمیشہ خوش رہنا!''محراب نے مسکرا کر سر ہلایا۔

"تم بھی!" مدھم سا مسکرا کر وہ گاڑی سے اتر گئی۔

......*...*...*

کمرے میں چلتے اے سی کی وجہ سے کمرے کا ماحول ٹھنڈا تھا۔آئی جی سر اپنی نشست پر بیٹھے سنجیدگی سے سامنے میز پر پھیلیں فائلز اور تصویروں کو دیکھ رہے تھے ایڈوکیٹ عادل میز کی دوسری جانب موجود تھے۔

"سر آپ کی اجازت ہو تو میں شروع

کروں؟" محراب نے مؤدبانہ انداز میں استفسار کیا۔

"شیور"

"سفیر قتل کیس!"

سفیر بینک میں ملازمت کرتا تھا پنڈی کے متوسط علاقے میں کرائے کے ایک گھر میں اس کی رہائش تھی وہ اکیلا رہتا تھا

باپ کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا تھا اور ماں گاؤں اپنے بھائی کے ساتھ رہ رہی تھی یہ وہ معلومات ہیں جو ارد گرد کے لوگوں سے ہمارے علم میں آئی ہیں۔

www.novelsclubb.com

محراب نے ریموٹ اٹھا کر کمرے میں لگی اسکرین پر ایک ویڈیو پلے کی وہ کسی گھر کے باہر کی فوٹیج تھی۔

اٹھارہ اپریل شام چھ بجے سفیر بینک سے نکلا اور ٹھیک ایک گھنٹے بعد وہ اپنی رہائش کے باہر موجود تھا ہمیشہ کی طرح موٹر سائیکل سے اتر کر اس نے دروازے میں چابی لگائی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھولتا...

محراب نے پلے بٹن دبایا اسکرین پر ویڈیو چلنے لگی۔

"دو نامعلوم موٹر سائیکل سوار اس کے گھر کے باہر آکر رکے اور آندھا دھند اس پر فائر کھول دیے اور پھر ایک لمحہ بھی رکے بغیر وہ لوگ آگے بڑھ گئے... گلی سے نکل کر ان کا رخ چوک کی جانب تھا چوک اور مرکز پر لگے سارے کیمروں سے فوٹیج ہٹا دی گئی ہے بلکہ کیمرے ہی خراب نکل آئے ہیں" محراب نے پاز بٹن دبا دیا ویڈیو رک گئی۔

"سر یہ فوٹیج ہمیں ایک گھر کے باہر لگے کیمرے سے ملی ہے جو مجرموں کی نظر میں نہیں آیا، یہ کہیں سے بھی ڈکیتی کا کیس نہیں لگ رہا۔" محراب نے کرائم سین کی تصویریں اور کچھ شواہد آئی جی سر کے سامنے رکھے۔

"محراب اس میں حسین کھوکھر کا کیا تعلق ہے؟" آئی جی سر بغور تصویریں دیکھ رہے تھے۔

"سر! سفیر کے قتل کے پیچھے حسین کھوکھر کا ہاتھ ہے۔"

"حسین کھوکھر ایک سیاست دان کا بھائی ہے اور سفیر ایک بینک ملازم ان کا آپس میں کیا تعلق ہو سکتا ہے۔" ان کے استفسار کرنے پر وہ بولا۔

"سر اب آپ نے میرے مطلب کا سوال کیا ہے۔" اس نے میز سے ایک لفافہ اٹھا کر اس میں سے چند تصویریں نکال کر ان کے سامنے رکھیں۔

"سفیر اور لبنیٰ یہ دو ہی بہن بھائی تھے۔" محراب نے لبنیٰ کی تصویر پر انگلی رکھی۔

"لبنیٰ بہت عرصہ پہلے ہی گاؤں سے شہر نوکری کے لیے آگئی تھی، لاہور میں نوکری کرتے اس نے ماڈلنگ کی فیلڈ بھی جوائن کرلی جس کا علم اس کے گھر والوں کو نہیں تھا، سب اسی میں خوش تھے کہ بیٹی اچھا کما رہی ہے جس سے ان کا رہن سہن بہتر ہو رہا ہے۔آہستہ آہستہ لبنیٰ نے گھر آنا جانا چھوڑ دیا لیکن وہ گھر والوں کو رقم بھجواتی رہی تھی۔" محراب نے بینک ریکارڈ ان کے سامنے رکا۔

"سفیر کو جب علم ہوا کہ اس کی بہن ماڈلنگ کرتی ہے تو ان کے درمیان کافی لڑائی جگڑا ہوا اور اس نے بہن سے ہر رشتہ توڑ دیا۔"

"ایک دن اچانک لبنیٰ نے ماں سے ملاقات کی اور اسے ساری حقیقت بتاتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ اس نے ایک امیر زادے سے نکاح کر لیا ہے اور وہ اس کے بچے کی ماں بننے والی ہے۔۔" محراب نے ایک اور لفافہ کھولا اور اس میں سے چند تصویریں نکال کر میز پر رکھیں وہ ایک لڑکی کی لاش کی تصویریں تھیں جسے بے دردی سے قتل کر دیا گیا تھا۔

"لبنیٰ؟" آئی جی سر نے محراب کو دیکھتے پوچھا جس پر اس نے سر اثبات میں ہلا دیا باڈی کی حالت بہت خراب تھی۔

"پانچ ماہ پہلے لبنیٰ کا بے دردی سے قتل کر دیا گیا ہے یہ کیس وقار کے پاس تھا جس نے رشوت لے کر قتل کو ایک حادثاتی موت قرار دے کر کیس بند کروا دیا گیا، جانتے ہیں لبنیٰ کا نکاح کس سے ہوا تھا؟"

محراب نے اب کی بار نکاح نامہ آئی جی صاحب کے سامنے کیا۔

"حسین کھوکھر سے... اس دن لبنیٰ نے نہ صرف اپنی ماں کو نکاح کا بتایا تھا بلکہ یہ بھی بتایا تھا کہ حسین اس کے ماں بننے کی خبر سن کر غصے سے پاگل ہو گیا ہے وہ کسی صورت بچہ نہیں چاہتا اسے یہ خوف تھا کہ حسین ضرور اسے کوئی نقصان پہنچائے گا یا اسے زبردستی آپریشن کا کہے گا اسی ڈر سے اس نے ماں کو سب کچھ بتا کر مدد مانگی تھی یہی نہیں اس نے کچھ رپورٹس اور اہم کاغذات کے ساتھ نکاح نامہ بھی ماں کے حوالے کر دیا۔ مجھے یقین ہے اس کی چھٹی حس بہت تیز تھی۔"

"سر یہ ہیں لبنی کی فارنزک رپورٹ اور یہ ڈاکٹر کی رپورٹ ،ڈی این اے رپورٹ بھی آپ کے سامنے ہے۔" محراب پوری تیاری سے تھا ایسے ہی تو سب اس سے ایمپریس نہیں تھے ناں وہ ایک ایک چیز ایک ایک پوائنٹ کو سامنے رکھتا تھا سوال سے پہلے اس کے جواب تیار ہوتے تھے۔

"جس گھر میں اس کی رہائش تھی وہاں کی ایک ملازمہ کو اس کی ہر بات کا علم ہے جس پر حملہ بھی حسین کھوکھر نے ہی کروایا ہے جو اس وقت ہسپتال کے بستر پر ہے۔"

"وہ ملازمہ ہی تمہاری گواہ ہے۔"

"جی سر!"

"سفیر بیچ میں کیسے آیا؟"

"سفیر کو اس کی ماں نے جب ساری حقیقت بتائی تو وہ غیرت کا ثبوت دیتے بہن کے لیے انصاف کی جنگ لڑنے اکیلا چل پڑا اور پھر وہی ہوا جو ہمیشہ سے ہوتا

www.novelsclubb.com

آرہا ہے اس کو ابدی نیند سلا دیا گیا۔اب حسین کھوکھر کے بندے کتوں کی طرح سفیر کی ماں اور بتول (ملازمہ) کو ڈھونڈتے پھر رہے ہیں۔"

"تم نے انھیں کہاں شفٹ کیا ہے؟"

"سر وہ محفوظ ہیں۔"ان کے پوچھنے پر اس نے بس اتنا ہی کہا۔

"کل عدالت میں پیشی ہے یہ سب ثبوت ہوتے ہوئے بھی ہم کچھ نہیں کر پائیں گے حسین کے پیچھے اس کے بھائی کی طاقت ہے۔"

"سر بس کل مجھے اس کی گرفتاری کے وارنٹ لینے ہیں اس کے لیے وہ بندے ہی کافی ہیں جس نے سفیر پر گولیاں چلائیں تھیں صبح عدالت سے پہلے پورے میڈیا میں ان کے بیان لیک ہو جائیں گے۔"اس کے چہرے پر ایک عزم تھا۔

"محراب سیٹھ حماد بہت خطرناک آدمی ہے۔"

"اس کو مجھ پر چھوڑ دیں۔"وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"تمہیں سفیر پر گولیاں چلانے والے بندے کہاں سے ملے؟"

''ایس پی احمد ہر مرض کی دوا ہے لبنیٰ کا لاہور کا سارا ریکارڈ احمد نے ہی مجھے دیا ہے حسین کے یہ چیلے بھی اسی نے ہی میرے حوالے کیے ہیں۔'' ملازم چائے لے کر کمرے میں آیا تو سب نے اپنا اپنا کپ اٹھا لیا۔

''لاہور سے یاد آیا تم خالی ہاتھ کیوں آئے ہو میٹھائی کہاں ہے؟''

''سر ایک بار اس کیس سے فارغ ہو جاؤں پھر میٹھائی کیا کھانا کھلاؤ گا۔'' اس نے کپ لبوں سے لگایا۔

''انتظار رہے گا۔'' وہ مسکرا دیے۔

......*...*...*

لاؤنج میں دونوں پاؤں صوفے پر سمیٹ کر بیٹھی وہ ٹی وی پر چلتا کوئی ڈرامہ دیکھ رہی تھی اس کے ساتھ ہی نیچے قالین پر بیٹھی امیمہ موبائل میں انسٹا گرام استعمال کر رہی تھی۔ مہک کی پوری توجہ ٹی وی پر تھی تبھی امیمہ نے اسے بلایا۔

''آپ نے محراب بھائی کی نئی پوسٹ دیکھی ہے۔'' محراب کی آئی ڈی کھولتے اس نے مہک سے سرسری سے انداز میں استفسار کیا۔

''میں نے انھیں فالو نہیں کیا ہوا۔''

''ابھی بھی نہیں کیا۔''

''نہیں دھیان ہی نہیں گیا اس طرف۔''اس نے سرسری سے انداز میں کہا۔

''یہ دیکھیں''امیمہ نے اسکرین مہک کی جانب موڑی جس نے ہاتھ بڑھا کر موبائل پکڑ لیا تھا۔اس نے تصویر دیکھتے کمنٹ سیکشن کھولا وہاں تو کمنٹس کی بھرمار تھی مہک غور سے ہر کمنٹ دیکھنے لگی۔امیمہ اس کے ساتھ صوفے پر آکر بیٹھی تو اس نے بیک کر کے موبائل اسے پکڑا دیا۔ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ عارف وہاں سے گزرتا کچن کی جانب بڑھا۔

''کیسی جارہی ہے تیاری!''کل اسکی پریزنٹیشن تھی۔

''صحیح ہی ہے۔''جواب دیتا وہ پانی لینے چلا گیا۔

''چلو امیمہ تم بھی اب سونے جاؤ صبح کالج بھی جانا ہے۔''ٹی وی بند کرتی وہ اٹھ گئی،امیمہ بھی اپنے پورشن میں چلی گئی۔

عشاء کی نماز پڑھ کر وہ بلب بند کرتی اپنی جگہ پر آ کر لیٹی کمرے میں پنکھے کی آواز کے علاوہ گہری خاموشی تھی کروٹ بدلتے اس نے موبائل اٹھا کر انسٹا گرام کھولا پھر محراب کا اکاؤنٹ سرچ کیا۔اسکرین پر اب محراب کی آئی ڈی نظر آ رہی تھی وہ باری باری اس کی ساری پوسٹس دیکھنے لگی یہی نہیں اس پوسٹ کے نیچے موجود کمنٹس تک اس نے دیکھے تھے وہ ابھی دیکھ ہی رہی تھی کہ محراب کی ایک تصویر پر ہاتھ لگنے سے وہ پوسٹ لائک ہو گئی۔

"ہائے یہ کیا کر دیا۔"اس نے پوسٹ ان لائک کرتے انسٹا گرام بند کر دیا لیکن ابھی ایک ہی منٹ گزرا تھا کہ واٹس ایپ پر محراب کا میسج آ گیا۔اسلام آباد جانے کے بعد یہ پہلا پیغام تھا جو اس کی طرف سے آیا تھا۔

"جاگ رہی ہو؟"مہک نے ٹائپ کیا۔

"جی!"

"کیسی ہو؟"

"ٹھیک!"وہ ایک لفظ جواب دے رہی تھی۔

''میں بھی ٹھیک ہوں۔''اس کے نہ پوچھنے پر محراب نے خود ہی بتا دیا۔

''آپ کیوں جاگ رہے ہیں؟''

''نیند نہیں آ رہی صبح دیر سے اٹھا تھا۔''

''کیا کر رہے ہیں؟''

''کچھ خاص نہیں۔''

''پھپھو اور سائرہ کیسی ہیں؟''کچھ سمجھ نہ آیا تو یہی پوچھ لیا۔

''صبح بات کی تو ہے، تمہاری پھپھو نے بتایا نہیں وہ کیسی ہیں۔''محراب کے جواب کو پڑھتے وہ پیچ و تاب کھا کر رہ گئی۔

وہ اسکرین کو گھور ہی رہی تھی کہ محراب کا میسیج اسکرین پر ابھرا۔

''سو جاؤ صرف دو گھنٹے ہیں تمہارے پاس۔''مہک نے چونک کر وقت دیکھا تو واقع ہی اس کے پاس دو گھنٹے رہ گئے تھے۔اس نے فون بند کر کے رکھ دیا۔

......*...*...*

رکشے سے اتر کر اس نے بیگ سے گھر کی چابی نکالی اور دروازہ کھول کر اندر آ گئی، گھر میں خاموشی کا راج تھا عموماً اس وقت سب آرام کر رہے ہوتے تھے بابر اور باذل اپنے اپنے کاموں پر ہوتے تھے اور امیمہ اور عارف کالج یونیورسٹی۔ مہک دادی کو سلام کرنے کے لیے ان کمرے کی جانب بڑھی۔ چادر کیے کندھے پر بیگ اور ہاتھ میں فائل لیے اس نے رک کر آہستہ سے اندر دیکھا کہ کہیں دادی سو تو نہیں رہیں دادی کو جاگتا دیکھ کر وہ اندر چلی آئی۔

"السلام علیکم"

"وعلیکم اسلام! کیسی ہے میری بیٹی؟" مہک بیڈ کے ساتھ فاصلے پر رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"بس نہ پوچھیں دادی حال بہت بے حال ہے۔" اس کے چہرے پر تھکن واضح تھی۔

"کیا پورے اسکول میں تو ہی ایک ٹیچر رہ گئی ہے جو سارا کام تجھے سونپ دیتے ہیں۔"

"نہیں ایسی بات نہیں ہے میں جاب چھوڑ رہی ہوں نا تو جانے سے پہلے ریزلٹ بنا کر دینا ہے کچھ کا پیپر ری چیک کرنی ہیں یہ سارے کام میرے ذمے ہیں۔" اس نے سر سے چادر ہٹائی۔ وہ بات کر ہی رہی تھی کہ قدموں کی آواز پر چوکھٹ کی جانب رخ کیا اور اگلے ہی لمحے حیرت سے بول اٹھی۔

"آپ!!" محراب کمرے میں آتا اماں کے پاس بیٹھ گیا۔

"السلام علیکم!" اس نے مہک کو دیکھتے سلام کیا جس کا اس نے آہستہ سے جواب دیا تھا۔

"ایک گھنٹہ پہلے ہی آیا ہے؟ اماں نے بتایا۔ محراب نے ہاتھ بڑھا کر سائڈ میز پر رکھے گلاس میں پانی ڈالا اور پھر گلاس مہک کی جانب کیا۔ مہک نے سر اٹھا کر پہلے گلاس کو دیکھا اور پھر اسے۔

"روز اتنی گرمی میں واپس آتی ہو" وہ پوچھ رہا تھا بڑا عجیب سوال تھا لیکن شاید وہ اس سے بات کرنا چاہ رہا تھا مہک نے گلاس پکڑا۔

"جی!" اماں مسکرا کر دونوں کو دیکھ رہیں تھیں۔

''مہک آگئی!''تائی کھانے کی ٹرے تھامے کمرے میں آئیں تو وہ فوراً کھڑی ہو گئی اور آگے بڑھ کر ٹرے ان کے ہاتھ سے پکڑ لی۔

''میں سمجھی شاید آپ آرام کر رہی ہیں۔''اس نے اماں کے سامنے کھانا رکھا۔

''آرام ہی کر رہی تھی اماں نے کھانا نہیں کھایا تھا اور پھر محراب بھی آگیا تو انہوں نے کہا سب کے ساتھ مل کر کھائیں گیں اب تم بھی جلدی سے شروع کرو۔''وہ اسے کھانے کا کہتیں باہر چلیں گئیں۔

''چل مہک ہاتھ دھو کر آجاؤ اپنے اور محراب کے لیے میز پر کھانا لگا لو یہاں آرام سے نہیں بیٹھ سکو گے۔''مہک ہاتھ منہ دھو کر باہر آئی تو محراب میز پر کھانا لگا چکا تھا یہی نہیں اماں کے لیے بھی کھانا نکال دیا تھا مہک مسکرا دی۔وہ اور محراب ایک ہی صوفے پر بیٹھ گئے اس سے پہلے مہک اپنے لیے کھانا نکالتی اماں بولیں۔

''میاں بیوی کا ایک ہی پلیٹ میں کھانا سنت ہے ایسے پیار بڑھتا ہے اور رشتہ بھی مضبوط ہوتا ہے۔''مہک نے جھٹکے سے دادی کو دیکھا۔محراب نے مسکراہٹ

دباتے اپنی پلیٹ مہک کی جانب کھسکائی اس نے پلیٹ کو دیکھتے محراب کو دیکھا جس نے کندھے اچکاتے نوالہ اپنے منہ میں ڈالا تھا۔

"شروع کرو!" دونوں نے ایک ساتھ ایک ہی پلیٹ میں کھانا کھایا اماں دل ہی دل میں ان کے واری صدقے جا رہی تھیں۔ کھانے کے برتن اور کچن سمیٹ کر مہک جب کمرے میں آئی تو اماں ٹی وی پر خبریں دیکھ رہیں تھیں جبکہ محراب ان کے ساتھ نیم دراز موبائل استعمال کرنے میں مصروف تھا۔ وہ آگے بڑھ کر اپنا سامان اٹھانے لگی جبھی اماں کی آواز کانوں سے ٹکرائی۔

"جاؤ محراب کچھ دیر کمرے میں جا کر آرام کر لو۔"

"جی میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔" وہ جمائی لیتا اٹھ کھڑا ہوا مہک بنا کچھ بولے آگے بڑھ گئی۔ بلائی منزل میں آتے ہی خاموشی نے ان کا استقبال کیا تھا۔ عافیہ اپنے کمرے میں سو رہیں تھیں۔ دونوں اپنے کمرے میں آ گئے۔ مہک نے سامان میز پر رکھا اور کپڑے لیے باتھ روم کی جانب بڑھ گئی جبکہ محراب گھڑی، چابی اور والٹ میز پر رکھتا آرام کے غرض سے بیڈ پر نیم دراز ہو گیا۔ مہک جب باہر آئی تو وہ

آنکھیں بند کیے لیٹا تھا اس نے کھڑکی کے پردے درست کرتے کمرے میں اندھیرہ کر دیا اور جائے نماز بچھا کر ظہر کی نماز کی نیت باندھ لی۔وہ دعا مانگ رہی تھی جب نظروں کی تپش محسوس کرتے رخ موڑ کر بائیں جانب بیڈ پر دیکھا وہ چہرے کے نیچے ہاتھ رکھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"مجھے لگا آپ سو رہے ہیں۔"

"سونے کی کوشش کر رہا ہوں۔"

"میری وجہ سے ڈسٹرب ہو رہے ہیں تو میں بس جا ہی رہی تھی۔" جائے نماز اٹھاتی وہ الماری میں رکھنے لگی

"تم تو ہمیشہ سے مجھے ڈسٹرب کرتی رہی ہو اور اب تو مختلف طریقوں سے ڈسٹرب کر رہی ہو۔" مہک نے پلٹ کر اسے دیکھا۔

"اب والے طریقے بڑے خطرناک ہیں۔" بازو سر کے نیچے رکھتے نظریں مہک پر ہی تھیں۔وہ دوپٹہ کندھوں پر درست کرتی بیڈ پر اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گئی۔

"اب تو میں کہیں نہیں جانے والی ڈسٹرب ہوتے ہیں تو ہوتے رہیں۔" محراب کے لبوں سے نا جانے کیوں آج

مسکراہٹ جدا ہی نہیں ہو رہی تھی۔ وہ اپنا موبائل اٹھا کر استعمال کرنے لگی کچھ دیر بعد کن انکھیوں سے محراب کو دیکھا جو آنکھیں بند کرتا کروٹ بدل چکا تھا۔

"سنیں!"

"سنائیں!"

"ہماری کل ہی بات ہوئی تھی تب تو آپ نے آنے کا کچھ نہیں بتایا۔"

"تمہیں خوشی نہیں ہوئی۔"

"سیدھے سے جواب کیوں نہیں دیتے۔"

www.novelsclubb.com

"تمہیں الٹی باتیں زیادہ سمجھ آتی ہیں یاد کرو ٹینسس کرتے ہوئے سیدھی بات کرتا تھا تو تمہیں سمجھ نہیں آتی تھی اور جب وہی بات گھما پھرا کر کی جاتی تھی تو تم فوراً سمجھ جایا کرتی تھی۔" مہک نے پیچھے رکھا کشن اٹھا کر اس کے کندھے پر مارا۔

"مت بتائیں"

''ایک کام کے سلسلے میں آیا ہوں رات تک واپس چلا جاؤں گا۔''اس کی جانب رخ کرتے بتایا۔

''اتنی جلدی!''اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

''کہتی ہو تو رک جاتا ہوں بلکہ یہیں ٹرانسفر کروالیتا ہوں۔''

''نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔''

''اچھا تو پھر تمہارا وہاں ٹرانسفر کروالوں، چلو گی۔''آنکھوں میں نیند کی سرخی لیے وہ اسے دیکھ رہا

تھا۔

مہک بغور اسے دیکھنے لگی پھر آہستہ سے آگے ہوئی دونوں کے درمیان چند انچ کا فاصلہ رہ گیا وہ مبہوت سے اسے دیکھے گیا۔

اس نے آہستہ سے دائیاں ہاتھ اٹھا کر محراب کی پیشانی سے بال ہٹائے۔

''اتنی آسانی سے تو میں نہیں آنے والی... یاد ہے ناں ہمارے درمیان کیا طے ہوا تھا''پیشانی سے نظریں ہٹا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

''یاد ہے ناں؟''آنکھیں چار ہونے پے دل ایک ہو کر دھڑکے تھے۔ محراب کے گلے میں گلٹی ڈوب کر ابھری اس نے ہاتھ اٹھا کر مہک کا ہاتھ پیچھے کیا۔

''چلی جاؤ یہاں سے۔''وہ کروٹ بدلتا آنکھیں بند کر گیا جبکہ مہک مسکراتی کمرے سے باہر نکل آئی۔اس کے جاتے ہی

اس نے سر اٹھاتے بند دروازے کو دیکھا پھر گہرا سانس لے کر سر دوبارہ تکیے پر گرا دیا۔

''ظالم لڑکی!''

......*...*...*

شہر بھر میں عیدالاضحی کی تیاریاں زور و شور سے کی جاری تھیں منڈیاں قربانی کے لیے جانوروں سے سج چکی تھیں۔گلی کوچوں میں بچے اپنے اپنے جانوروں کی خدمتیں کرنے میں مشغول تھے۔

عصر کی نماز پڑھ کر وہ عارف اور باذل کے ساتھ چھت پر چلا آیا تینوں ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے باتوں میں مصروف تھے موسم خوشگوار تھا۔

"امو میں ثناء باجی کو بریانی دینے جا رہی ہوں فردوس سے پیپر کا بھی پوچھ لوں گی۔" لال سوٹ کے ساتھ کا ہم رنگ ڈوپٹہ پھیلا کر سر اور کندھوں پر کرتی وہ پلیٹ اٹھا کر چل پڑی۔ ثناء باجی کا گھر بائیں طرف پانچ گھر چھوڑ کر سامنے والا تھا باہر نکل کر اس کی نظر دائیں جانب دور سوسائٹی کے بند گیٹ پر گئی۔

"دن کے وقت یہ بند کیوں ہے۔" دو تین گھروں کے باہر بچے قربانی کا جانور لیے کھڑے تھے وہ سر جھٹک کر بائیں جانب بڑھ گئی۔ حال احوال اور بریانی دے کر وہ ان کے گھر سے باہر نکل آئی ایک عجیب سا شور اس کی سماعت سے ٹکرایا تھا۔ اس نے پلٹ کر پیچھے دیکھا پوری سڑک خالی تھی۔

"سیدھی جا رہی ہے ...او نئ پلٹ گئی، پلٹ گئی۔" بندوں کا شور اونچا ہوتا قریب محسوس ہو رہا تھا اس نے رخ موڑ لیا سامنے سوسائٹی کا گیٹ بند تھا۔ وہ آگے بڑھنے لگی۔

"گلی میں مڑ گئی" ہولناک آواز پر اس نے چونک کر گردن موڑی اور بس اس کا رنگ بھک سے اُڑ گیا کالی موٹی گائیں خطرناک تیور لیے بھاگتی چلی آ رہی تھی مہک کو

اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی موٹی موٹی آنکھوں کو دیکھتے اس کا پورا وجود کانپنے لگا وہ پوری رفتار سے بھاگتی آرہی تھی۔

"باجی ہٹ جائیں!" اس کے پیچھے بھاگتے آدمیوں نے چلا کر کہا مہک نے سنا یا نہیں وہ اندھا دھند ناک کی سید میں بھاگنے لگی پوری گلی اس کی چیخوں سے گونجنے لگی۔

"محراب!" وہ چلا کر اسے پکار رہی تھی۔ وہ تینوں جو چھت پر تھے شور سن کر گرل کے پاس آئے۔

"محراب!!!!" وہ ایک ہی نام لیتی بھاگ رہی تھی۔

"او تواڈی خیر!" عارف کو سب سے پہلے صورت حل کی سمجھ آئی وہ تیزی سے نیچے بھاگا۔ باذل اور محراب نے بھی دوڑ لگائی۔ سامنے سوسائٹی کا گیٹ بند تھا مہک کو اپنی موت قریب محسوس ہوئی وہ جتنی تیز بھاگ رہی تھی میرا تھون میں حصہ لیتی تو یقیناً میڈل اسی کا ہونا تھا۔ اب منظر یہ تھا کہ آگے مہک درمیان میں گائیں اور اس کے پیچھے محراب اور باقی سب...

گائیں کو نا جانے کیا خیال آیا کہ وہ ایک گھر جس کا کالے رنگ کا دروازہ تھا اس کے سامنے رک گئی اس کے ناک سے دھواں سا نکل رہا تھا وہ مسلسل گیٹ کو دیکھنے لگی دوسری جانب مہک جو اندھا دھند بھاگتی گلی کے کونے میں پہنچ گئی تھی اس نے رخ موڑ کر ایک نظر پیچھے دیکھا گائیں گیٹ پر بار بار ٹکڑ مار رہی تھی اس نے کونے والے گھر کا دروازہ زور زور سے بجانا شروع کر دیا۔

"دروازہ کھولیں!" وہ واپس نہیں پلٹ سکتی تھی سب اپنی چھتوں پر چڑھے یہ منظر دیکھتے ہنس رہے تھے۔ دروازہ بچے نے کھولا تھا وہ تیزی سے اسے پیچھے کرتی گھر میں گھستی اپنے پیچھے دروازہ بند کر گئی بچہ ہکا بکا سا اسے دیکھتا رہ گیا۔ اس کی ہمت جواب دے گئی تھی وہ وہیں فرش پر بیٹھ کر رونے لگی چہرہ زرد ہو رہا تھا بچہ تیزی سے اندر اپنی ماں کو بلانے چلا گیا۔

کچھ دیر بعد جب باہر معاملہ سنبھل گیا تو محراب اور عافیہ اسے لینے آئے وہ نڈھال سی صوفے پر بیٹھی تھی۔ لڑکی عافیہ کو اندر لے آئی سب کو ہنسی تو بہت آ رہی تھی لیکن مہک کی حالت پریشان بھی کر گئی تھی اتنی ہی دیر میں اس کا رنگ پھیکا پڑ

گیا تھا عافیہ لڑکی کا شکریہ ادا کرتیں اسے گھر لے آئیں انھوں نے اسے شربت دیا اب وہ بہتر محسوس کر رہی تھی۔ مہک نے نظر اٹھا کر سب کو دیکھا امیمہ، باذل، عارف اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہے تھے مہک سے نظر ملنے پر سب کا بندھ ٹوٹ گیا اور وہ پاگلوں کی طرح ہنسنے لگے۔ محراب نے بھی ہنستے ہوئے اسے دیکھا جو خود بھی اب ہنس رہی تھی۔

"میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ میرے ساتھ ایسا بھی کچھ ہو گا۔" وہ منظر یاد کرتے اس نے جھرجھری لی۔

"شکر کرو اللہ نے بچا لیا۔"

"ہاں ورنہ آپی اس وقت ہسپتال کے بستر پر ہوتیں۔"

......*...*...*

تایا ابو اور باذل کے ساتھ وقت گزار کر وہ اوپر آ گیا سب رات کا کھانا کھا کر گپ شپ کر کے اب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔

''آپ نے ابھی نکلنا ہے؟''عارف کے پوچھنے پر اس نے میسج کا جواب دیتے سر اٹھایا۔

''ہاں بس آدھے گھنٹے تک نکلوں گا۔''

''صبح چلے جایئے گا اب بارہ بج رہے ہیں۔''

''جانا ضروری ہے،ابھی تو ایک بندے سے ملنا ہے پھر دو بجے تک اسلام آباد کے لیے نکلوں گا۔''

''چلیں ٹھیک ہے پھر میں چلتا ہوں نیند سے آنکھیں بند ہو رہی ہیں۔''

''ہاں تم جاؤ''عارف اسے گلے مل کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ محراب نمبر ڈائل کر کے فون کان سے لگا چکا تھا دوسری جانب جونہی کال اٹھائی گئی وہ اس جانب متوجہ ہو گیا۔وہ لاؤنج میں ہی بیٹھ گیا تھا۔

کمرے میں پنکھے کی ہلکی ہلکی آواز خاموشی میں رکاوٹ کا باعث بن رہی تھی مہک کی پوری توجہ پیپر چیک کرنے میں تھی وہ اب بہت بہتر محسوس کر رہی تھی

تبھی موبائل ٹون کی آواز پر اس نے موبائل کی تلاش میں گردن گھمائی آنکھوں میں نیند کی لالی تھی لاک کھول کر واٹس ایپ کھولا محراب کا میسج جگمگا رہا تھا۔

''جلدی سے ایک کپ چائے بنا دو۔''مہک کے تو سر پر لگی اس نے ٹائم دیکھا ایک بج رہے تھے۔

''میں سو رہی ہوں۔ ''

''تو اٹھ جاؤ۔''مہک اسکرین کو گھورنے لگی۔

''جلدی کرو مجھے دیر ہو رہی ہے۔''

''دیر،اس وقت کہاں جانا ہے۔''وہ موبائل رکھ کر ڈوپٹہ شانوں پر پھیلاتی باہر نکل آئی وہ تیار سا لاؤنج میں بیٹھا موبائل میں مصروف تھا آہٹ پر سر اٹھا کر مہک کو دیکھا وہ بنا کچھ بولے کچن کی جانب بڑھ گئی۔دس منٹ بعد وہ کپ ٹرے میں رکھے باہر آئی محراب لاؤنج

میں نہیں تھا باہر کا دروازہ کھلا ہوا تھا وہ برآمدے میں آئی وہ دائیں جانب چھت پر جاتی سیڑھیوں پر بیٹھا تھا۔

"یہ کون سا وقت ہے کہیں جانے کا۔" کپ اسے پکڑاتے استفسار کیا۔ محراب نے سر اٹھا کر اسے دیکھا صحن میں لگے بلب کی روشنی اس طرف بھی آرہی تھی ڈھیلی سی کی گئی چوٹی سے اس کے بال نکل کر گردن اور چہرے پر آرہے تھے آنکھوں میں نیند کی سرخی تھی۔

"ایک ضروری کام ہے۔"

"واپس کب تک آئیں گے۔" اس کے سوال پر محراب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی جسے چائے کے کپ نے چھپالیا۔

"واپس نہیں آنا وہیں سے اسلام آباد کے لیے نکلوں گا... بیٹھ جاؤ" جواب دیتے وہ ایک طرف کھسک کر اسے جگہ دی مہک جو کسی اور ہی دھیان میں تھی فوراً بیٹھ گئی وہ دونوں ایک ساتھ ایک ہی سیڑھی پر بیٹھے تھے۔ چاروں سو سناٹے کا راج تھا گہرے ہوتے آسمان پر چاند کی چاندنی بڑھتی چلی جارہی تھی۔

"دادی سے تو کہہ رہے تھے کہ آج یہی رہیں گے۔"

"ہاں ارادہ بنا تھا لیکن کل لازمی حاضری دینی ہے۔"

''کیا آپ کو چوبیس گھنٹے آن ڈیوٹی رہنا پڑتا ہے۔'' کچھ دیر بعد اس نے ایک اور سوال کیا محراب نے آخری گھونٹ لیتے اس کی جانب دیکھا۔

''جی جناب!'' وہ کپ اسے پکڑاتا اٹھ گیا۔

''چلتا ہوں۔'' مہک بھی کھڑی ہو گئی وہ جانے کے لیے پلٹ رہا تھا تبھی مہک نے فوراً اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔

''رکیں!'' محراب ٹھٹھک کر مڑا وہ اب اس سے ایک سیڑھی نیچے تھا۔

''آپ کچھ بھول رہے ہیں۔''

''کیا؟'' مہک نے بائیاں ہاتھ اٹھا کر اس کے سامنے کیا جس میں محراب کی گھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

''اوہ!'' اس نے گھڑی اٹھانی چاہی لیکن مہک نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔

''میں پہناؤں؟'' اس کے پوچھنے پر وہ چند لمحوں کے لیے ٹھہر گیا وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی وہ دونوں نیم روشنی میں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے نرم دھیمی ہوا طلسم سا پھیلا رہی تھی تبھی محراب نے اپنا ہاتھ اٹھا کر

اس کے سامنے کر دیا۔مہک کی آنکھوں میں چمک اور لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔اس نے آہستہ سے اس کی کلائی میں گھڑی پہنا کر ہاتھ تھام لیا۔رات کے سکوت میں دل کی خواہش کی گونج ہوئی کہ

یہ لمحے...یہ وقت...یہ لمس ٹھہر جائے۔

''کچھ کہنا ہے؟''مہک نے ہاتھ سے نظر ہٹا کر اس کے چہرے کو دیکھا۔

''پھر کب آئیں گیں؟''محراب نے اس کے ہاتھ پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھ کر تھپکا۔

''اللہ نے چاہا تو جلد ملاقات ہو گی،اب تم اندر جاؤ اور سو جاؤ۔''اس کی گھمبیر آواز مہک کو روح تک محسوس ہوئی تھی۔

''اللہ حافظ چلتا ہوں۔''الوداع کہتا وہ فون کی آواز پر جیب سے موبائل نکالتا آگے بڑھ گیا۔مہک کتنی ہی دیر وہیں کھڑی رہی محراب کا لمس،اس کے پرفیوم کی خوشبو اسے اپنے ارد گرد منڈلاتی محسوس ہو رہی تھی

دور آکاش میں ستاروں نے سرگوشی کی...

دھڑکن یک جاں ہونے لگی ہے...

محبت کے ورق کھلنے لگے ہیں...

......*...*...*

کئی گھنٹوں سے اسے اندھیرے کمرے میں ایک ہی پوزیشن میں بیٹھایا ہوا تھا اندھیرے اور حبس سے اب اس کا دل بند ہونے کو تھا تبھی چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا روشنی کی لکیر اس کی آنکھوں میں چبھی تھی جس کے باعث آنکھیں میچتے اس نے سر دائیں جانب کیا آنے والا قدم قدم چلتا اس کے مقابل آ کھڑا ہوا کمرے میں یک دم زرد بلب کی روشنی پھیل گئی تھی۔ حسین کھوکھر نے کی آنکھیں چندھیاں گئیں چند لمحے خاموشی کے نظر ہو گئے مقابل آستین موڑتا لکڑی کی کرسی کھینچ کر اپنی جانب کرت اس پر بیٹھ گیا دونوں کے درمیان چند انچ کا فاصلہ تھا۔

محراب کے عقب میں دو اہلکار کھڑے تھے۔

"کھوکھر صاحب کیسے گزرے آپ کے شب و روز" چبھتے کاٹ دار لہجے میں استفسار کیا گیا۔

"دیپک! کھوکھر صاحب کی خاطر مدارت میں کوئی کمی تو نہیں ہوئی۔" نظریں حسین پر ٹکائے پیچھے کھڑے دیپک سے پوچھا جو کہہ رہا تھا۔

"سر ہم نے تو بڑی کوشش کی کہ انھیں کوئی پریشانی نہ ہو بس یہ آپ سے ملاقات کے طلب گار تھے۔" حسین آگ برساتی نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔

"تمہیں ایسے دیکھ کر دل میں ٹھنڈک پڑ رہی ہے وہ کیا کہہ رہے تھے کسی میں اتنا دم نہیں کہ حسین کھوکھر کا گریبان پکڑ سکے..."

"بہت دیکھے تجھ جیسے (گالی)..." حسین تیش میں بولتا اپنی بات مکمل بھی نہیں کر سکا تھا کہ محراب نے اپنی جگہ سے اٹھتے زوردار مکا اسکے منہ پر جھڑ دیا۔

"تو بس دیکھتا جا تیرے ساتھ کیا کیا ہوتا ہے۔" اس کے گریبان کو دبوچے چہرہ اس کے قریب کیے وہ غرایا تھا۔

"حماد تجھے کتے کی موت مارے گا ایس پی!"

"یہ وقت بتائے گا کہ کون کتے کی موت مرتا ہے..." محراب نے اسے جھٹکے سے چھوڑتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔

"تم چاہتے کیا ہو..." وہ چلایا اہلکاروں نے اسے ایک بار پھر کرسی سے باندھ دیا تھا کمرے سے باہر جاتا محراب رک کر پلٹا۔

"انصاف!" بول کر وہ دیپک کی جانب مڑا۔

"دھیان رکھنا اس کی کسی سے ملاقات نہ ہو۔"

"جی سر!"

"ایس پی تو نے اپنی موت کو دعوت دی ہے تیرا یہ انصاف تجھے لے ڈوبے گا..."

"اس کا منہ بند کرو!" بیزاری سے کہتا وہ باہر نکل گیا۔

......*...*...*

www.novelsclubb.com

گاڑی رات کی خاموشی میں سڑک پر پھسلتی جا رہی تھی وہ اپنے دھیان میں نظریں سامنے ٹکائے ہوئے تھا جب اچانک اسلام آباد کی فضا میں زوردار دھماکے کی آواز گونجی... گاڑی اپنا توازن کھوتی رخ بدل چکی تھی سر جھٹکے سے سٹیرنگ پر لگنے کے باعث اس کی پیشانی سے خون نکلنے لگا اس سے پہلے کہ وہ کچھ سنبھلتا فضا

گولیوں کی آواز سے تھرتھرا اٹھی وہ بیک وقت نیچے جھک گیا کانچ اڑتا اس کے اوپر گر رہا تھا گولیوں کی آوازیں بلند ہو گئیں محراب نے سر کو دو تین جھٹکے دیتے آنکھوں کے سامنے پھیلتی دھند کو ہٹانا چاہا تبھی موٹر سائیکلوں کی تیزی سے آگے بڑھنے کی آواز آئی اور پھر کچھ قدموں کی آوازیں اسے قریب آتی محسوس ہوئیں سر پر لگنے والی چوٹ سے وہ اپنے حواس کھوتا جا رہا تھا۔ کسی نے ایک جھٹکے سے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔

''سر آپ ٹھیک ہیں؟'' دو اہلکار ہاتھ بڑھا کر اسے سیدھا کرنے لگے۔

''تم لوگ یہاں...'' محراب نے سر سیٹ سے لگاتے انھیں دیکھا۔

''آپ کی سکیورٹی کے لیے سر ہاشم نے ہماری ڈیوٹی لگائی تھی۔''

محراب نے آنکھیں بند کر لیں کانوں میں سیٹیاں سی بجنے لگی تھیں۔

......*...*...*

آج چھٹی کا دن تھا سب پچھلے صحن میں بیٹھے چائے پی رہے تھے دھیمی چلتی ہوا ماحول کو پر مسرت بنا رہی تھی۔ جہاں بڑے اپنی گفتگو میں مصروف تھے وہیں لڑکیاں باذل کی شادی کے لیے موبائل پر کپڑے پسند کر رہی تھیں۔

"آپی ایک ہی تھیم رکھتے ہیں ناں؟" امیمہ نے ہادیہ کو کہا۔

"نہیں کوئی تھیم نہیں رکھنی مہک محراب کے ساتھ میچنگ کرے گی اور میں مظہر کے ساتھ باقی تم دیکھ لو" امیمہ بہن کو گھورتی رہ گئی۔ جبکہ مہک نے مسکراہٹ دبانے کے لیے کپ لبوں سے لگا لیا۔

"یہ غلط بات ہے آپی پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا پہلے تو ہم تینوں ایک جیسے کپڑے بنواتے تھے۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں تو پہلے ہم شادی شدہ تھوڑی نہ تھے۔" ہادیہ نے کندھے اچکاتے فون پر نیا ڈیزائن کھولا۔

"مطلب اب چار سال تک میں بھول جاؤں تھیم کو۔"

"جی بالکل!" مہک نے اب کی بار کہا۔

"مہک آپی آپ نے ولیمے کا ڈریس فائنل کر لیا؟" اسے اچانک نئی بات یاد آگئی تھی اس نے بسکٹ کی پلیٹ سے ایک بیسکٹ اٹھاتے استفسار کیا۔

"خود تو کوئی نہیں دیکھا پھپھو کی پسند کا ہی پہنوں گی سائرہ کہہ رہی تھی وہ لوگ دو دن تک اسلام آباد شاپنگ کے لیے جائیں گے۔"

"یہ کب ہوا۔" تایا کے پریشان کن انداز پر سب ان کی جانب متوجہ ہوئے۔ وہ فون پر بات کر رہے تھے چہرے پر فکرمندی تھی۔

"نہیں میری بات نہیں ہوئی، میں دیکھتا ہوں۔" فون بند ہو جانے پر اماں نے فوراً پوچھا۔

"کیا ہوا ابا سب خیریت ہے؟"

"محراب پر حملہ ہوا ہے۔" سب کے چہرے کے رنگ اُڑ گئے۔ نانی کا ہاتھ یک دم سینے پر گیا تھا۔

"یا اللہ"

"اماں! سب خیر ہو گا آپ پریشان نہ ہوں۔" تائی نے اماں کو سنبھالنا چاہا۔

''بابر پتا کر وہ ٹھیک ہے؟''اماں کی آواز میں لرزش تھی۔

''آپ پریشان نہ ہوں سب ٹھیک ہو گا آپ اندر چلیں۔''سب ان کو سنبھالتے اندر گھر کی جانب بڑھ گئے۔

''مہک!''ہادیہ نے مہک کا ہاتھ پکڑا جو اپنی جگہ بالکل تھم گئی تھی چہرہ لٹھے کی مانند ہو رہا تھا۔اس نے خاموش نظروں سے ہادیہ اور امیمہ کی جانب دیکھا جو اسے تسلی دے رہی تھیں۔

''تم دونوں دادی کے پاس جاؤ۔''اس نے بامشکل الفاظ ادا کیے۔

''تم۔۔''ہادیہ نے کچھ کہنا چاہا تھا کہ وہ اس کی بات کاٹ کر بولی۔

''پلیز!''اس وقت وہ اکیلا رہنا چاہتی تھی۔وہ دونوں اٹھ کر اندر چلی گئیں۔کتنے ہی پل خاموشی کے نظر ہو گئے۔مہک نے لب دباتے صحن کے کنارے لگے درختوں کو دیکھا جن کی شاخیں ہوا سے جھول رہی تھیں۔

''بابا میں جس کو پسند کرتی ہوں وہ مجھ سے دور کیوں ہو جاتا ہے پہلے میری فیورٹ پلیٹ ٹوٹ گئی پھر میرا بھالو گم ہو گیا اور اب میری فیورٹ ٹیچر اسکول سے

جارہی ہیں۔۔بابا آپ تو مجھے کبھی نہیں چھوڑے گے ناں۔۔۔"مہک نے لبوں کو زور سے دبایا جو کپکپا رہے تھے وہ جیسے خود کو رونے سے باز رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔درخت آنکھوں کے آگے چھاتی دھند میں مدہم ہونے لگے۔وہ اٹھ گئی قدموں کا رخ کمرے کی جانب تھا۔

رات جس آگ میں جلتے گزری تھی یہ بس وہ جانتی تھی یا اس کا اللہ،ایک لمحے کے لیے بھی وہ اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی۔

فجر کے فرض پڑھ کر اس نے دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے۔

"اللہ مجھ میں اب کسی اور کو کھونے کی ہمت نہیں ہے، بابا مجھے اکیلا چھوڑ گئے آپ نے مجھے سنبھال لیا لیکن محراب کو کچھ نہ ہونے دینا پلیز اللہ مجھ پر یہ بوجھ نہ ڈالنا میں نہیں سہہ سکتی۔۔میں محراب کے بنا نہیں رہ سکتی۔۔۔"دل تڑپنے لگا تھا اس نے آنکھیں بند کر لیں آنسوں بے اختیار ہو کر بہتے چلے جارہے تھے۔

"مہک!" ہادیہ دروازہ کھولتی کمرے میں داخل ہوئی۔ مہک نے گود میں رکھے ہاتھوں کی مٹھیاں بناتے آنکھیں میچ لیں وہ ہادیہ کو کہہ دینا چاہتی تھی کہ مجھے کچھ مت بتانا مجھے کچھ نہیں سننا...اس کا دل کانپ رہا تھا۔

"اللہ مجھ پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جو میں اٹھا نہیں سکتی۔۔میں بہت کمزور ہوں اللہ..." دل ہی دل میں وہ اللہ سے التجا کر رہی تھی۔

"محراب کا فون ہے اس سے بات کرلو۔" یہاں ہادیہ کی آواز کمرے میں گونجی وہاں مہک بے ساختہ سجدے میں گر گئی اس کا وجود آہستہ آہستہ جھٹکے کھانے لگا تھا ضبط کے سارے بند ٹوٹ گئے تھے۔

"مہک!" ہادیہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا کچھ لمحوں بعد وہ سیدھی ہوئی گیلی سانس کھینچتے ہادیہ کے بڑھے ہوئے ہاتھ سے موبائل پکڑا۔ وہ اس کا کندھا تھپک کر وہاں سے چلی گئی۔ مہک نے فون کان سے لگایا۔

"مہک!" محراب کی پکار پر اس نے آنکھیں موند لیں جسم و جان میں زندگی دوڑتی محسوس ہوئی تھی۔

"میں نے سنا ہے تم نے فرشتوں کی دوڑیں لگوادیں ہیں۔" مہک کی پلکیں بھیگنے لگیں۔

"ہاتھ حولہ رکو رائٹر صاحبہ میں ایک دم ہٹا کٹا ہوں ابھی تو تم سے خوب خدمتیں کروانی ہیں اتنی جلدی جان نہیں چھوڑنے والا۔" اس کی فریش سی آواز پر مہک کے دل میں سکون سا اترتا جا رہا تھا۔

"کچھ تو بولو"

"آپ کو میری بالکل پرواہ نہیں ہے۔" آواز بھاری تھی۔

"اوئے! تم رو کیوں رہی ہو۔" وہ کچھ بے چین ہوا۔

"کیونکہ میں پاگل ہوں۔"

"یہ تو مجھے پتا ہے کچھ نیا بتاؤ"

"میرا دماغ بھی خراب ہے۔"

"ہاں!"

www.novelsclubb.com

"اور یہ کہ آپ مجھے بہت زیادہ زہر لگتے ہیں شدید برے بھی انگریز پلٹ دو نمبر ایس پی۔" دوسری جانب مسکراہٹ دبائی گئی تھی۔

"اور؟" مہک کی آنکھوں سے آنسوں رواں تھے۔

"اور یہ کہ مجھے بابا بہت یاد آرہے ہیں۔" اس نے سسکی لی دوسری جانب خاموشی چھاگئی کچھ دیر بعد وہ دوبارہ گویا ہوا۔

"کیا تھا جو کہہ دیتی کہ میری یاد آرہی ہے قسم سے سر کے بل دوڑا چلا آتا۔" مصنوعی دکھ کا اظہار کیا جس کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا بس آنسو بہاتی رہی، وہ دوبارہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔

"مجھے تمہاری پرواہ ہے، تم اہم ہو میرے لیے، پریشانی کی بات نہیں ہے کچھ نہیں ہوا، ایسی چھوٹی موٹی باتیں تو ہوتی رہتی ہیں... اب جس فیلڈ سے میں منسلک ہوں اس میں یہ سب تو عام سی بات ہے" اس کا لہجہ سمجھانے والا تھا۔

"آپ کو پکا کچھ نہیں ہوا ناں؟" اس کی بے قراری پر محراب کے دل میں ہل چل ہوئی تھی۔

''میں ٹھیک ہوں مہک! بس ابھی سونا چاہتا ہوں تم بھی سو جاؤ۔''

''ٹھیک ہے پھر بات ہو گی اپنا خیال رکھیے گا فی امان اللہ۔''اس نے فون بند کر دیا۔مہک نے آہستہ سے رخسار پر پھیلے آنسو صاف کیے دل ہلکا ہو گیا تھا ہر گزرتے دن کے ساتھ دونوں کے دلوں میں ایک دوسری کے لیے پروان چڑھتے جذبات مضبوط ہوتے چلے جا رہے تھے۔

......*...*...*

''یہ آپ نے کیا حرکت کی ہے،یہ بات اگر میڈیا تک پہنچی تو جانتے ہیں کیا نتیجہ نکلے گا۔''سیٹھ حماد کا بیٹا غصے سے بے قابو ہوتا جا رہا تھا جبکہ وہ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا اضطراب کا شکار تھا۔باقی کے تمام افراد بھی لاؤنج میں موجود تھے۔

''حیرت کی بات تو یہ ہے کہ آج دو دن ہونے کو آئے ہیں میڈیا کے ساتھ ساتھ پولیس کی جانب سے بھی خاموشی ہے۔''پارٹی کے ایک کارکن کی بات پر سیٹھ حماد کے بیٹے سلمان نے کچھ سوچتے سر نفی میں ہلایا۔

''ایس پی محراب چپ بیٹھنے والوں میں سے نہیں ہے۔''

''ارے واہ سلمان تم تو بڑے سمجھدار نکلے۔''آواز پر سب نے چونک کر سر اٹھایا ایس پی محراب پوری شان سے لاؤنج کی چوکھٹ پر کھڑا تھا۔

''تم یہاں!''سیٹھ حماد سگار منہ سے نکالتے جھٹکے سے کھڑے ہوئے۔وہ چلتا لاؤنج میں آگیا تھا۔

''تمہیں اندر کس نے آنے دیا...''سلمان نے باپ کو اشارہ کرتے محراب کی جانب رخ کیا۔

''آپ بیٹھیں!''محراب صوفے پر جا کر بیٹھ گیا سیاہ پینٹ پر آسمانی ٹی شرٹ پہنے وہ تروتازہ دِکھ رہا تھا لیکن پیشانی پر اب بھی بینڈیج لگی ہوئی تھی۔سیٹھ حماد ضبط کرتا واپس اپنی جگہ پر براجمان ہو گیا سلمان باقی سب کو جانے کا اشارہ کرتا باپ کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔محراب نے ایک طائرانہ نگاہ ارد گرد ڈالی۔

''تو ایس پی صاحب بتائیں کیسے آنا ہوا لیکن اس بھی پہلے یہ بتائیں کیا لیں گے۔''سلمان نے ماحول پر چھائی سنجیدگی ہٹانے کے لیے ہلکے پھلکے انداز میں پوچھا۔

"تم لوگ جو دے سکتے ہو وہ میں دیکھ چکا ہوں پیچھے سے وار کرنا تم لوگوں کی فطرت میں شامل ہے میں آج یہ بتانے آیا ہوں کہ چاہے مجھے جان سے مار دو موت کا مجھے کوئی خوف نہیں ہے لیکن ایک بات کان کھول کر سن لو حسین کھوکھر کو سزا سے کوئی نہیں بچا سکتا۔"اس کے لہجے کی سختی اور آواز کی مضبوطی نے ایک لمحے کے لیے ان دونوں کو دنگ کر دیا تھا۔

"اس کے لیے بھاگ دوڑ چھوڑ کر حماد صاحب آپ اپنے الیکشنز پر دھیان دیں یہ نہ ہو بھائی کو بچاتے بچاتے ہاتھ آئی فتح ناکامی کا رخ اختیار کر لے۔"سیٹھ حماد پہلوں بدل کر رہ گئے۔

"میں آج یہی بتانے آیا ہوں کہ حسین کے خلاف سارے ثبوت عدالت میں جمع ہو چکے ہیں جو چاہ کر بھی اب جھوٹے ثابت نہیں ہو سکتے اس کے ایک ایک کارنامے سے پردہ اٹھ چکا ہے آپ کی بھلائی اسی میں ہے کہ اپنا بچاؤ کریں یہ نہ ہو بھائی کی محبت آپ کو لے ڈوبے۔۔"بول کر وہ اٹھ کھڑا ہوا سلمان بھی کھڑا

ہو گیا۔ محراب نے قدم باہر کی جانب بڑھا دیے پھر کچھ یاد آنے پر پلٹا وہ دونوں اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"اہم بات تو بتانا ہی بھول گیا، حسین کی غصے میں آپے سے باہر ہو جانے کی عادت سے تو آپ واقف ہی ہیں۔" اس کی نظریں سیٹھ حماد پر جمی تھیں۔

"آپ کے بڑے کمال کارنامے بتائے ہیں اس نے میں کافی متاثر ہوا ہوں۔" سیٹھ حماد کے چہرے پر سایہ لہرایا سلمان نے پلٹ کر باپ کو دیکھا تھا۔

"ابھی جلدی میں ہوں پھر کبھی فرصت میں چکر لگاؤں گا۔" استہزائیہ انداز میں کہتا وہ گہری نظروں سے دیکھتا پلٹ کر باہر نکل گیا۔ لاؤنج کے دروازے کی اوٹ میں کھڑے حسین کھوکھر کے گارڈ کی نظروں نے دور تک محراب کا پیچھا کیا تھا۔

"اب کیا کرنا ہے؟" سلمان نے باپ سے استفسار کیا۔

"سڑنے دو اس (گالی) کو جیل میں... زندگی کو عذاب بنا رکھا ہے..." وہ غصے میں اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

......*...*...*

ڈوپٹہ شانوں پر ٹکائے وہ پورے انہماک سے پودوں کو پانی دے رہی تھی جوڑے میں سے کئی بال نکل کر گردن اور چہرے کو چھو رہے تھے۔

"مہک اماں کے کپڑے لے آئی تھی؟" ماں کے پوچھنے پر اس نے دانتوں میں زبان دبائی۔

"ابھی لاتی ہوں۔" وہ پانی بند کرتی چھت کی جانب بڑھ گئی جہاں پر لٹکے کپڑے خشک ہو چکے تھے وہ کپڑے تار سے اتار کر نیچے لے آئی اور ان کو تہہ کر کے اماں کی الماری میں رکھنے چلی آئی اماں موبائل پکڑے مسکراتی ہوئیں کسی سے ویڈیو کال پر بات کر رہی تھیں۔

"یہ لو تمہاری بیگم بھی آگئی میں تو اسے کہہ کہہ کر تھک گئی ہوں کہ ہمارے ساتھ چلے اسکول سے تو فارغ ہو گئی ہے لیکن نہ جی اس نے تو ہر بات پر انکار اپنی زبان پر رکھا ہوتا۔" مہک جو اماں کے کپڑے الماری میں رکھ رہی تھی اپنی اس قدر عزت افزائی پر منہ بنا کر اماں کو دیکھنے لگی۔

''تم ہی اب اسے کہو۔'' مہک نے سر جھٹکا۔

''انھیں کیا میں آؤں یا نہ آؤں۔'' اتنے میں اماں نے بیک کیمرہ کھول دیا وہ اپنے دھیان میں الماری کے پاس کھڑی تھی ڈوپٹہ ایک کندھے پر جھول رہا تھا بال بھی ڈھیلے سے بنا رکھے تھے۔

''نانی یہ ماسی کی حالت میں آپ کے کمرے میں کون ہے؟'' مہک ایک دم سیدھی ہوئی۔

''یہ تیری بیوی ایسے جھلو کی طرح ہی گھومتی رہتی ہے۔''

''آپ نے بیک کیمرہ کھول دیا ہے۔'' مہک نے تیزی سے اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے اماں کو شکوہ بھری نظروں سے دیکھا۔

''کہاں جا رہی ہے یہ بات کر محراب سے۔''

''مجھے نہیں کرنی۔''

''مہک!'' اماں کی تنبیہ پر اس نے موبائل پکڑ لیا۔

www.novelsclubb.com

"میں صوفیہ کے پاس جارہی ہوں تمیز سے بات کرنا۔" وہ اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئیں۔ مہک موبائل لیتی بیڈ پر بیٹھ گئی۔ وہ جو صوفے سے پشت لگائے دونوں پاؤں سامنے رکھے میز پر ٹکائے بیٹھا تھا فرصت سے ناراض ناراض سی مہک کو دیکھنے لگا جو اسکرین کی جانب دیکھنے کے بجائے اماں کے کمرے کی ہی چیزوں کو دیکھ رہی تھی۔

"چھت پر بھی دیکھ لو شاید کچھ نیا نظر آجائے۔" اس کی خاموشی پر وہ تپ گیا۔ مہک نے اسکرین کو دیکھا۔ محراب کے دائیں ہاتھ میں موبائل تھا جبکہ اس نے بائیاں بازوں اٹھا کر سر کے نیچے رکھا تھا۔

"کیسی ہو؟"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہوں۔"

"میں بھی ٹھیک ہوں، کبھی تو مجھ سے بھی پوچھ لیا کرو۔"

"جب پتا ہے کہ ٹھیک ہیں تو پھر کیوں پوچھوں۔"

"بظاہر ٹھیک نظر آنے میں اور حقیقت میں ٹھیک ہونے میں فرق ہوتا ہے۔"

''آپ نے کون سا بتا دینا ہے؟''

''تم نے موڈ ٹھیک نہیں کرنا؟''

''نہیں'' وہ دوبدو بولی۔

''اللہ کی بندی اُس وقت صورت حال پہلے ہی خراب تھی سب پریشان تھے ایسے میں اگر میں اپنی چوٹ کا بتا دیتا تو سب مزید پریشان ہو جاتے۔''

''کسی کو نہ سہی مجھے تو بتانا چاہیے تھا ناں۔'' وہ خفا خفا سی محراب کے دل میں اتر رہی تھی۔

''اور تمہیں کیوں بتانا چاہیے تھا۔''

''بیوی ہوں میں حق رکھتی ہوں۔'' وہ پورے رعب سے بولی تھی۔ محراب چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر اس کی آواز گونجی۔

''کاش تم اس وقت یہاں ہوتی۔'' دل نے بڑی شدت سے خواہش کی تھی۔

''اچھا وہاں ہوتی تو کیا کرتے؟'' محراب مسکرایا۔

''جب آؤ گی تو بتاؤں گا۔''

''میں کوئی نہیں آنے والی۔''

''تم آ رہی ہو اور یہ میں پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں۔'' مہک نے اسے گھورا۔

''ایس پی یہ رعب رکھو دنیا والوں کے لیے میں کوئی نہیں دبنے والی۔'' محراب نے گہرہ سانس لیا۔

''تم نہیں سدھر سکتی۔''

''سو تو ہے۔'' اس نے کندھے اچکائے۔

''آج کل کیا کر رہی ہو، کوئی نئی کہانی لکھی؟'' وہ بات کا رخ موڑ گیا۔

''نہیں کہاں ابھی دو دن تو ہوئے ہیں اسکول سے فارغ ہوئے۔''

''کبھی مجھ پر بھی کچھ لکھو۔'' مہک نے چہرے پر آتے بال ہاتھ سے کان کے پیچھے کیے۔

''لکھوں گی ناں کھڑوس ایس پی۔''

''کھڑوس!'' وہ فوراً سیدھا ہوا۔

''جی کھڑوس ایس پی!''صوفیہ کی پکار پر وہ ان کی جانب متوجہ ہوئی وہ اسے بلا رہیں تھیں۔

''تائی بلا رہی ہیں پھر بات ہو گی اللہ حافظ!''اس سے پہلے فون بند ہوتا وہ فوراً بولا۔

''تم آؤ گی ناں؟''مہک نے رک کر اسے دیکھا پھر ٹھہر کر بولی۔

''محراب کیا میں جیت رہی ہوں؟''اس کی آنکھوں میں چمک تھی وہ خاموش رہا۔

''میں تو بس ایسے ہی کہہ رہا تھا۔تم جاؤ فی امان اللہ!''اس نے فون بند کر دیا مہک کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

''میں آپ کو فتح کر کے ہی رہوں گی۔''

......*...*...*

رات کا نا جانے کون سا پہر تھا برآمدے میں تخت پر بیٹھی وہ دور آکاش میں چمکتے آفتاب کو دیکھ رہی تھی چہرے پر انوکھے رنگ تھے ایک ہاتھ میں قلم تھا گود میں

www.novelsclubb.com

پڑی ڈائری پر لفظ جگمگا رہے تھے اس نے چاند سے نظریں ہٹا کر قلم کو چلانا شروع کیا۔

"کہاں محراب کو خود سے محبت کرانے چلی تھی اور دیکھو خود ان کی محبت میں ڈوبتی چلی جا رہی ہوں، ہاں میں سب سے چھپاتی رہی لیکن آج میں یہ اعتراف کرتی ہوں میرے لفظوں میں ہمیشہ محراب کا عکس رہا ہے یہ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا بلکہ انجانے میں ہی لکھتے ہوئے میری سوچوں کے پردے پر وہ بن بلائے مہمان کی طرح نازل ہو جاتے تھے ایسا نہیں ہے کہ میرے دل میں ان کے لیے کچھ تھا بالکل نہیں زہر لگتے تھے وہ مجھے لیکن پھر بھی قلم نے انھیں ہی لکھا ہے وہ آج کہتے ہیں مجھ پر کچھ لکھو میں کیسے بتاؤں میرا تو ہر لفظ ان کا ہے...افف مہک یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے ہلکا سا قلم اپنی پیشانی پر مارا۔

"سب کچھ بدلتا محسوس ہو رہا ہے یہ احساس کہ کوئی میرا ہے، میرا پربتوں کا شہزادہ، میرا ایس پی محراب...اللہ یہ کتنا پیارا احساس ہے ناں یہ کتنا پیارا رشتہ ہے۔۔مجھے پتا ہے میں محراب کے دل پر چھانے لگی ہوں ان کی آنکھیں سب کہہ

دیتی ہیں، میں اچھے سے سمجھتی ہوں وہ مجھ سے بات کرنے کا بہانا ڈھونڈتے ہیں مجھے یقین ہے ایک

دن محراب مجھ سے خود کہیں گے کہ وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں اور وہ دن بہت قریب ہے، ہمارا ایک ہو جانا بہت قریب ہے۔'' قلم روک کر ڈائری بند کر دی اور پھر نظریں اٹھا کر آسمان کو دیکھا۔

......*...*...*

عید الاضحی میں دس دن رہ گئے تھے عید کے فوراً بعد مہک اور محراب کا ولیمہ اور باذل اور سائرہ کے نکاح کی تقریب تھی اس لیے سب شاپنگ کے لیے اسلام آباد اکھٹے ہوئے تھے دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ اماں محراب کے ساتھ ہوئے حادثے کے بعد ہر حال میں اس کے پاس آنا چاہتی تھیں۔ محراب نے تو انھیں بہت روکا تھا کہ جب عید سے دو دن پہلے اس نے مہک کو لینے لاہور آنا ہی ہے تو وہ اتنا سفر کر کے یہاں نہ آئیں لیکن اماں کہاں سنتی ہیں۔ مہک کو عید کے لیے سوات جانا تھا۔

آفس سے نکلتے نکلتے اسے دیر ہو گئی سائرہ اسے بتا چکی تھی کہ ماموں لوگ چار بجے پہنچ گئے تھے۔پارکنگ ایریا میں گاڑی پارک کر کے وہ موبائل اٹھاتا باہر نکل آیا چہرے پر تھکن کے آثار تھے لفٹ پر اپنے فلور کا نمبر ڈالا کچھ دیر بعد ہی وہ اپنے فلیٹ کے باہر موجود تھا اندر سے باتوں کی آواز آ رہی تھی جس پر اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی،ہر دن گھر آنے پر تنہائی اور خاموشی اسے منہ چڑھا رہی ہوتی تھی زیان کمرے میں گھسا اپنی پڑھائی میں مگن رہتا تھا اور محراب تھانے اور اپنے معاملات میں مصروف،اس نے چابی سے دروازہ کھولنے کے بجائے ڈور بیل بجا دی،دروازہ سائرہ نے کھولا تھا۔

وہ اس سے مل کر اندر آ گیا سب لاؤنج میں ہی محفل جمائے بیٹھے تھے۔اماں تو اس کے ماتھے پر بینڈیج دیکھ کر تڑپ گئیں۔

"اللہ غارت کرے منحوسوں کو ہائے میرا بچہ ادھر آ..."اس نے زور سے اماں کو اپنے گھیرے میں لیا۔

"میری پیاری نانی جان اتنا پریشان نہ ہوا کریں۔" سب باتوں میں ہی مگن تھے وہ اماں کے کندھے پر سر رکھے بیٹھا تھا تبھی سائرہ اس کے لیے پانی لے آئی۔

"یہ لیں" اس نے ہاتھ اٹھا کر گلاس پکڑا۔

"تائی باذل بھائی کب سے آپ کو فون کر رہے ہیں۔" وہ جس نے ابھی گلاس کو لبوں سے لگایا ہی تھا چونک کر آواز کی جانب متوجہ ہوا وہ سامنے ہی ہاتھ میں موبائل لیے تائی کی جانب آ رہی تھی۔ محراب کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ بھی سب کے ساتھ آئی ہو گی۔

"السلام و علیکم!" تائی کو موبائل پکڑاتے گردن موڑ کر اسے دیکھا وہ پانی تک پینا بھول گیا۔ زیان نے مصنوعی کھانستے اس کی توجہ سب کی جانب کروائی جس پر وہ فوراً متوجہ ہو گیا تھا۔ مہک سائرہ کے ساتھ نیچے قالین پر ہی بیٹھ گئی۔

"میں فریش ہو کر آتا ہوں۔" گلاس میز پر رکھ کر وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

"مہک!"

''جی دادی!''

''جاؤ دیکھو محراب کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔''اماں نے اس کی کم عقلی اور ایک نمبر کی پھوہڑ لڑکی ہونے پر افسوس سے اسے دیکھا۔

''جی اچھا!''وہ فوراً اٹھ گئی۔

دستک پر وہ جو الماری سے کپڑے نکال رہا تھا اس کی جانب متوجہ ہوا وہ آہستہ سے دروازہ کھولتی کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

''تمہیں دستک دینے کی ضرورت نہیں ہے۔''مہک کمرے کا جائزہ لینے لگی کمرہ بہت عام سا تھا لیکن صاف ستھرا تھا۔

''بنا دستک کے کیوں آتی ادب وآداب ہیں مجھ میں۔''وہ ڈریسنگ ٹیبل کی چیزیں اٹھا کر دیکھتی کہنے لگی جبکہ محراب الماری کے پاس کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

''اپنے کمرے میں دستک دے کر نہیں بے دھڑک آتے ہیں۔''مہک نے نظر اٹھا کر آئینے میں نظر آتے اس کے عکس کو دیکھا۔وہ قدم قدم چلتا اس کے قریب آرہا تھا۔اس نے کندھے سے ڈھلکتا مہرون ڈوپٹہ صحیح کیا۔

''دادی کہہ رہی تھیں آپ سے جا کر پوچھوں کہ آپ کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے۔'' وہ اس کی جانب پلٹی محراب قریب سے قریب تر آتا جا رہا تھا مہک نے قدم پیچھے کی جانب اٹھائے۔

''تھکے ہوئے لگ رہے ہیں میں ایسا کرتی ہوں چائے بنا لاتی ہوں۔'' محراب سامنے پوری طرح چھایا ہوا تھا وہ ڈریسنگ سے لگ گئی بظاہر وہ بول رہی تھی لیکن دل کی حالت الگ تھی۔

"آپ کی چوٹ کیسی ہے...''اس نے چند انچ کے فاصلے پر کھڑے محراب کو دیکھتے استفسار کیا جو اسے یک ٹک دیکھے جا رہا تھا اور مہک کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

''ایک گستاخی کر سکتا ہوں؟'' مہک نے حیرت سے اسے دیکھا۔

''کیا مطلب؟'' چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔

''مطلب مت پوچھو اجازت دو۔'' اس کی آنکھوں میں امڈتے جذبات پر مہک حیرانگی کے سمندر میں ڈوبتی جا رہی تھی۔

"دیکھیں ایسا ویسا کچھ..." وہ انگلی اٹھا کر وارن کر رہی تھی کے محراب نے اسے قریب کرتے اس کے گرد بازو پھیلا لیے مہک کی چلتی زبان بند ہو گئی اس کا اٹھا ہوا ہاتھ محراب کے سینے میں چھپ گیا اس نے ہتھیلی کھول دی اب سیدھے ہاتھ کے نیچے دھڑکتے دل کی دھڑکن وہ اپنی روح میں اترتی محسوس کر رہی تھی اس نے آہستگی سے آنکھیں موند لیں محبوب کا لمس زندگی ہے۔

"ہاں میں تھکا ہوا تھا لیکن اب سکون ہے..." اس کی میٹھی سی سرگوشی پر وہ مسکرا دی آنکھیں ہنوز بند تھیں۔

"تمہیں دیکھ کر خوشی ہوئی یہ سرپرائز مجھے بہت پسند آیا ہے۔" وہ آہستہ سے پیچھے ہوا۔

www.novelsclubb.com

"میں فریش ہو کر آتا ہوں کھانے کے بعد چائے لوں گا۔" مہک نے سر ہلایا وہ اپنے کپڑے لیتا باتھ روم کی جانب بڑھ گیا تو مہک نے سر اٹھا کر بند دروازے کو دیکھا پھر ایک نظر کھڑکی سے باہر دیکھا جہاں اسلام آباد کا آسمان اس کی مسکراہٹ پر فدا ہوا جا رہا تھا۔

......*...*...*

سفر کی تھکن کی وجہ سے سب سونے جا چکے تھے سائرہ کے ساتھ کچن سمیٹ کر وہ اپنا سامان اٹھاتی کمرے میں آگئی محراب بالکنی میں بیٹھا چائے پیتے ہوئے موبائل استعمال کر رہا تھا سرد ہوا نے کمرے کو بھی اچھا خاصا ٹھنڈہ کر دیا تھا۔ وہ اپنے کپڑے رکھ کر شال لیتی باہر آگئی گرل پر ہاتھ رکھے وہ سامنے دیکھ رہی تھی سامنے انھیں کی عمارت کی طرح ایک عمارت تھی اور دائیں جانب پارک تھا جس میں چند لوگ ہی نظر آرہے تھے۔ محراب اٹھ کر اس کے ساتھ آ کھڑا ہوا۔

"اکیلے یہاں بور نہیں ہو جاتے۔۔" اس نے سامنے دیکھتے استفسار کیا بال ہوا سے اس کے چہرے پر آرہے تھے جنہیں بار بار وہ ہاتھ اٹھا کر کان کے پیچھے کر رہی تھی۔

"میرا زیادہ تر وقت باہر ہی گزرتا ہے ہاں چھٹی والے دن تنہائی کا احساس ہوتا ہے لیکن اب تو عادت ہو گئی ہے۔" مہک نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

"مجھے تو اپنی فکر لگ گئی ہے میں یہاں کیسے رہوں گی۔"

"ابھی تو ہمیں سوات میں رہنا ہے پھر ایسا کرنا تم اُدھر ہی رہ جانا میں مہینے میں ایک عادد فعہ آکر مل جایا کروں گا۔"

"ارے ایسے کیسے، ہم الگ الگ کیوں رہیں گے جہاں آپ ہوں گے میں بھی وہیں رہوں گی اب آپ چاہیں بھی تو مجھ سے جان نہیں چھوڑا سکتے۔۔" وہ اپنے ہی دھیان میں سامنے دیکھتی بول رہی تھی جبکہ محراب نے اس کے جواب پر اسے دیکھا تھا وہ اس کے ہمیشہ کھلے اظہار پر دنگ رہ جاتا تھا وہ کتنے آرام سے اپنے دل کی بات زبان پر لے آتی تھی اسے اچھا لگتا تھا مہک کا بے اختیار اس پر حق جتانا اسے اچھا لگتا تھا جہاں وہ اپنے دل کی بات کہہ دیتی تھی وہیں وہ کہہ ہی نہیں پا رہا تھا۔ محراب کی نظریں مہک کے چہرے پر ٹھہر گئیں۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا؟" اس نے پوچھا۔

"کل شام کو تیار رہنا ڈنر باہر کریں گے۔" اس نے فوراً کل کا پلین بنایا۔

"سب کی موجودگی میں ایسے برا نہیں لگے گا؟" وہ کچھ جھجک کر بولی۔

"کل سب پھپھو کی طرف رہنے جا رہے ہیں اور نانی کو میں نے کہہ دیا ہے تم نہیں جاؤ گی۔" بولتا وہ پلٹ گیا۔

......*...*...*

رات کی تنہائی میں جہاں اندھیرے کا راج تھا وہیں جیل کی سلاخوں سے ہٹ کر سرمئی دیوار کے ساتھ کھڑا حسین موبائل فون کان سے لگائے سرگوشی نما آواز میں کسی سے بات کر رہا تھا اس کے چہرے پر بے یقینی کے بعد اب غصے کی سرخی چھا رہی تھی۔

"بھائی ایسے کیسے کر سکتے ہیں، مجھے اس طرح یہاں سڑنے کے لیے چھوڑ کر وہ اپنی عیاشیوں میں مگن ہو گئے ہیں۔"

"سر! میں سچ کہہ رہا ہوں صاحب نے اعلان کر دیا ہے کہ اگر عدالت میں آپ کے خلاف سارے ثبوت سچ ثابت ہو گئے تو وہ حق کا ساتھ دیں گے آپ کی سزا ان کے حق میں فائدہ مند ثابت ہونے والی ہے۔" حسین کھوکھر بے چینی اور تپش میں چکر کاٹنے لگا۔

"حق مائے فٹ! زبیر کچھ کرو مجھے یہاں سے نکالو اس ایس پی کا کوئی بندوبست کرو۔"

"سر آپ فکر مت کریں ایس پی پر ہماری کڑی نظر ہے آپ کی اگلی پیشی عید سے ہے اُس سے پہلے ہی آپ جیل سے باہر ہوں گے۔"

"بس واپس کرو۔" کانسٹبل نے ارد گرد نظر ڈالتے سختی سے سرگوشی کرتے فون کی جانب اشارہ کیا۔

"زبیر محراب کو ایسی موت مارو کہ وہ یاد رکھے۔" اس کے لہجے میں نفرت تھی۔

"آپ فکر ہی مت کریں ایس پی کی تڑپ دیکھنے لائق ہو گی۔" حسین نے فون بند کرتے کانسٹبل کو پکڑا دیا۔

......*...*...*

وہ دنوں تیار سے ایک ساتھ گاڑی میں بیٹھے تھے اسلام آباد کی فضا میں خنکی سی تھی محراب نے پارکنگ ایریا سے گاڑی نکالتے ایک نظر ساتھ بیٹھی مہک پر ڈالی جو

پورے انہماک سے باہر دیکھ رہی تھی پیازی رنگ کے پارٹی ویئر ڈریس میں ڈوپٹہ اچھے سے سر پر جمائے وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔ بائیں ہاتھ میں شادی پر دی گئی انگوٹھی جو محراب نے اپنے ہاتھوں سے اسے پہنائی تھی بڑی شان سے جگمگا رہی تھی۔ سفر خاموشی سے کٹ رہا تھا جب وہ بولی۔

''یہاں کا موسم تو بہت اچھا ہے لاہور میں تو ابھی بھی بہت گرمی ہے۔'' بھاگتی گاڑی سے باہر کے مناظر دیکھتی وہ اسلام آباد کی خوبصورتی میں مگن تھی محراب جو کب سے کچھ پوچھنا چاہ رہا تھا اس نے پوچھنے کا ارادہ کیا۔

''ایک بات تو بتاؤ۔'' بظاہر نظریں سامنے سڑک پر تھیں لیکن دماغ الگ ہی جانب سوچ بچار میں مگن تھا۔

''جی؟'' محراب نے رخ موڑ کر اسے دیکھا پھر واپس چہرہ موڑ لیا۔

''بھڑک مت جانا۔'' مہک نے اسے گھورا۔

''آپ پوچھیں۔'' وہ اس کی جانب گھوم کر بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کسی سے محبت ہوئی ہے؟" سگنل کی بتی سرخ ہوتے ہی گاڑیاں رک گئیں مہک نے آنکھیں کھولے حیرانگی سے اسے دیکھا محراب کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا کچھ لمحے خاموشی کے نظر ہو گئے پھر اس نے گردن موڑ کر مہک کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"آپ نے یہ سوال کیوں کیا ہے؟"

"رائٹر ہو، محبت کی کہانیاں لکھتی ہو محبت سے واقف بھی ہو گی اس لیے بس ایسے ہی پوچھ لیا۔"

"بالکل میں محبت سے بہت اچھے سے واقف ہوں لیکن آپ کا اشارہ جس طرف ہے میں اس محبت سے واقف نہیں ہوں اور نہ وقت سے پہلے اس کے روبرو ہونا چاہتی تھی، بے فکر رہیے ایس پی اِس دل کی بڑی حفاظت کی ہے یہ حق دار کو ہی سونپوں گی۔" اس کے لہجے میں ایسا کچھ تھا کہ محراب نے چونک کر اسے دیکھا وہ اپنا رخ موڑ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

''اتنا مت کھو جائیں، مانا کہ نظروں میں بسنا آتا ہے مجھے لیکن جگہ کا تو خیال کر لیں۔''سگنل کھل چکا تھا اور پیچھے گاڑیوں میں موجود لوگ یقیناً محراب کو القابات سے نواز رہے تھے ہارن پر ہارن بجنے لگا تھا۔

''استغفر اللہ!''اس نے گاڑی آگے بڑھا دی۔کچھ سوچتے ہوئے وہ اس نے اسے مخاطب کیا۔

''ویسے آپ کو کیسے پتا کہ میں محبت کی کہانیاں لکھتی ہوں۔''اب مہک کی آنکھوں میں تشویش تھی وہ گڑبڑایا ضرور لیکن اس نے محسوس نہیں ہونے دیا۔

''لڑکیوں کے دماغ میں یہی خرافات ہی ہوتے ہیں۔''اس نے کندھے اچکائے یہ سنتے وہ تو بھڑک ہی گئی۔

''ایس پی آپ کیا جانیں محبت کو، کیسا احساس ہے یہ، آپ گھسے رہیں اپنی اُسی ڈان نیوز اور بی بی سی میں۔''بھرپور ایکٹنگ کرتے اس نے آخر میں منہ بنایا تھا۔

''مجھے معاف ہی رکھو میں اپنے ڈان کے ساتھ ہی بہت خوش ہوں۔''

www.novelsclubb.com

''ہنہہ! بدذوق انسان!''

کچھ دیر بعد اس نے اداسی سے چہرہ ہتھیلی میں گرایا۔گاڑی بل کھاتی مارگلہ کی سڑکوں پر گامزن تھی۔

''کیا تھا جو آپ تھوڑے سے ذوق والے ہوتے کسی کی نہ سہی میری کہانیاں ہی پڑھ لیتے۔''محراب نے لبوں کے کنارے پر ابھرتی مسکراہٹ کو روکا تھا۔

''اچھا یہ بتاؤ کیسے تم اتنا فضول سوچ لیتی ہو۔''مہک نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔

''اب اگر ایک اور دفعہ آپ نے مجھے یا میری سوچ یا پھر میری کہانیوں کو فضول کہا تو یقین مانیں آپ کو مارنے میں ایک سیکنڈ کی دیر نہیں لگاؤں گی۔''اس نے وارننگ دی۔

''پولیس والے کو دھمکی دے رہی ہو جان رکھو عمر بھر کی قید کروا سکتا ہوں۔''اس نے گاڑی روکتے اس کی آنکھوں میں جھانکتے کہا مقابل بھی مہک تھی فوراً بولی۔

''پولیس والے کی بیوی کو ڈرا رہے ہیں جان رکھیں جان سے جا بھی سکتے ہیں۔'' محراب نے ایک ابرو اٹھائی ماتھے پر شکن بھی آئی تھی۔

''بیوی صاحبہ آپ سے حساب بعد میں لیتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کون قید ہوتا ہے اور کون جان سے جاتا ہے ابھی تو آیئے

منزل آگئی ہے۔'' مہک نے نفی میں سر ہلایا۔

''نہیں! ابھی منزل نہیں آئی ابھی تو شروعات ہے جب تک آپ کو محبت سے روشناس نہ کروالوں منزل تک نہیں پہنچوں گی۔''

''محبت تو شاید ہو گئی ہے۔'' وہ دل میں گویا ہوا۔

''آجاؤ بہت بھوک لگ رہی ہے۔'' وہ گاڑی سے اتر گیا۔

محراب نے گاڑی پیچھے ہی پارک کردی تھی ریسٹورنٹ سے پہلے سڑک پر مختلف چیزوں کے سٹالز سجے ہوئے تھے۔ وہ دونوں ساتھ چلتے آگے بڑھنے لگے ماحول میں باربی کیو کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی آسمان میں چمکتا چاند کبھی بادلوں کی اوٹ میں چھپ جاتا تو کبھی اس سے باہر جھانکنے لگتا فضا پر سکون تھی۔ مہک نے

ایک نظر ساتھ چلتے محراب کے ہاتھ کو دیکھا اس کی کلائی میں ہمیشہ کی طرح گھڑی بندھی ہوئی تھی تبھی چپکے سے ایک خواہش نے اس کے دل میں سر اٹھایا کہ کاش اس حسین سفر میں وہ محراب کا ہاتھ تھامے آگے بڑھے اس نے مسکراہٹ لبوں میں دباتے دل کی خواہش کو تھپک کر سلا دیا اور نظریں ساتھ جیولری کے سٹالز پر مرکوز کر لیں ایک سٹال پر رکتے وہ چاندی رنگ کے جھمکوں کو دیکھنے لگی۔ محراب نے اسے رکتا دیک کر اپنے قدم بھی روک لئے وہ جھمکوں کو ہاتھوں میں پکڑ کر دیکھ رہی تھی اس پر لگے نگ آنکھوں کو خیرہ کر رہے تھے۔

"یہ تم پر بہت اچھے لگیں گے۔" محراب نے آہستہ سے اس کے ہاتھوں سے جھمکے پکڑ کر ایک جھمکا اس کے کان کے قریب کر کے دیکھا۔

"beautiful"

وہ سانس روکے کھڑی رہی۔ نظروں نے اس کے چہرے سے ہٹنے سے انکار کر دیا وہ جھمکے کو دیکھ رہا تھا پھر اس نے دکان دار کی جانب رخ کر لیا اس دوران مہک

www.novelsclubb.com

ارد گرد سے غافل ہو چکی تھی اس کے لیے چاروں سو پھیلا رش اور آوازیں سب کچھ جیسے ایک دم سے غائب ہو گیا تھا۔

"چلیں!" دکان دار کو پیسے دے کر بے ساختہ اس نے مہک کا دائیاں ہاتھ پکڑا۔اس نے چونک کر اپنے ہاتھ کو دیکھا جو کہ محراب کے ہاتھ میں قید تھا اس سے قدم نہیں اٹھائے گئے جس خواہش کو تھپک کر سلا دیا تھا وہ لمحے میں پوری ہو گئی تھی۔

"مہک!" اس کے نہ چلنے پر اس نے اسے پکارا۔بادلوں میں چھپے ماہتاب نے مسکرا کر مہک کے کھوئے ہوئے سراپے کو دیکھا تھا۔

"مہک! کیا ہوا ہے؟"

"کچھ نہیں۔"

"پھر رک کیوں گئی چلو۔" ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے وہ ریسٹورنٹ کی جانب بڑھ گئے مہک کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کا راج تھا۔

......*...*...*

www.novelsclubb.com

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی تیاری پر آخری نظر ڈالی پھر میز سے اپنا سامان اٹھا کر جیب میں رکھا اور پلٹ کر نظر بیڈ پر سوئی مہک پر ڈالی جو گہری نیند میں تھی عید کی چھٹیوں سے پہلے اسے اپنے کام نبٹانے تھے اس لیے آج کل وہ جلدی کام پر جا رہا تھا۔ وہ چلتا بیڈ کے قریب آ کر مہک کے پاس بیٹھ گیا اور آہستہ سے اس کے چہرے سے بال ہٹائے۔

"بے فکر رہیے ایس پی اِس دل کی بڑی حفاظت کی ہے یہ حق دار کو ہی سونپوں گی۔" رات کو کہی بات سماعت میں گونجی تو اس کے ہونٹوں کو مسکراہٹ چھو گئی۔

"تم میری ہو مہک، تمہارے دل اور تمہاری محبت پر میرا حق ہے ہم ایک دوسرے کے لیے ہی بنے ہیں تبھی تو نکاح کے دو بول پر سب کچھ بدل گیا ہمارے دل بدل گئے میرے دل نے تو مجھے ایسا دھوکہ دیا ہے کہ اب یہ صرف تمہاری خواہش کرتا ہے... تم جیت گئی مہک تم فاتح ٹھہری... آج میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم میرے لیے کتنی خاص ہو..." وہ اس کا ہاتھ تھامے دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھا جبھی وہ کسمسائی۔

''مہک!''

''جی!''نیند میں ڈوبا جواب۔

''اٹھنے کا ارادہ نہیں ہے کیا۔''

''نہیں ''

''اچھا سنو میں جارہا ہوں گھر میں کوئی بھی نہیں ہے زیان یونیورسٹی جاچکا ہے،دوپہر تک سب واپس آجائیں گیں... سن رہی ہو۔''کوئی تاثرات نہ دیکھ کر محراب نے اس کا ہاتھ تھپکا۔

''جی''اس کی آنکھوں ہنوز بند تھیں۔

''اور یاد سے شام میں تیار ہو جانا ہمیں لیٹ نہیں ہونا۔''

''میرا جانا ضروری ہے کیا؟''آنکھیں کھولنیں کی زحمت اب بھی نہیں کی تھیں۔

''بالکل ضروری ہے ابھی میری ایک ہی بیوی ہے تو مجبوری ہے ہاں مستقبل میں دوسری آگئی تو اسے ساتھ لیجایا کروں گا پھر تم آرام سے گھر رہنا۔''آنکھوں

میں شریر تاثر لیے وہ اسے دیکھ رہا تھا جس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں تھیں۔وہ جھٹ سے اٹھ کر بیٹھی۔

"کیا کہہ رہے تھے دوبارہ کہیں ادھر میری طرف دیکھ کر کہیں..." محراب نے مسکراتے ہوئے رخ موڑ لیا۔

"اب چہرہ کیوں موڑ رہے ہیں ہمت ہے تو ادھر میری طرف دیکھ کر بولیں بڑا شوق ہو رہا ہے دوسری شادی کا ایس پی محراب یاد رکھنا میں مہک کاشف ہوں روتی دھوتی لڑکیوں میں تو مجھے بالکل شامل ہی مت کرنا اگر غلطی سے بھی ایسا کچھ سوچا تو اپنی خیر خود منا لینا نہ تو پھر میں نے آپ کو چھوڑنا ہے نہ آپ کی اس کچھ لگتی کو۔" وہ جو اسے غور سے سن رہا تھا مسکراہٹ دباتا اٹھ کھڑا ہوا جبھی مہک نے اس کا بازو پکڑ لیا اور اس کے سامنے کھڑی ہو گئی اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے مضبوط لہجے میں بولنا شروع کیا۔

"جو میرا ہے وہ صرف اور صرف میرا ہے یہ بات یاد رکھیے گا میں اپنے سے جڑے رشتوں کو لے کر انتہا کی پوزیسو ہوں اگر کبھی لگے میں آپ کے دل میں اپنا

مقام نہیں بنا پائی تو مجھے چھوڑ دیجئے گا لیکن میرے ہوتے کسی کے بارے میں سوچنے کی غلطی بھی مت کیجیے گا میں جدائی برداشت کرلوں گی لیکن شراکت داری نہیں...'' محراب تو گنگ سا اسے دیکھتا سن رہا تھا جو اپنی کہہ کر اب خاموش ہو گئی تھی محراب نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

''تم پاگل ہو۔'' وہ اس کے ساتھ لگی آنکھیں بند کیے کھڑی رہی۔اس نے اسے کندھوں سے تھامتے اپنے سامنے کیا۔

''شام کو تیار رہنا، ٹھیک ہے؟'' وہ اس کے چہرے کو دیکھتا پوچھ رہا تھا مہک نے نظریں اٹھائیں پھر دھیرے سے سر اثبات میں ہلایا۔

''اتنی سی بات تھی یار کیا سے کیا بنا دیا۔''

''آئندہ خیال رکھیے گا اب جائیں مجھے سونا ہے۔'' وہ دوبارہ بستر میں گھس گئی تو محراب افسوس بھری نظروں سے اسے دیکھتا پلٹ گیا۔

''اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا!''

......*...*...*

محراب کے کچھ دوستوں نے مل کر اس کے اور مہک کے لیے ایک شاندار فارم ہاؤس میں خاص دعوت کا اہتمام کیا تھا۔

مغرب کی نماز پڑھ کر اس نے اپنے گرد لپیٹی چادر کھول کر ایک طرف رکھ دی مہک نے سیاہ سوٹ جس پر چاندی رنگ کے تِلے کا ہلکا کام تھا زیب تن کر رکھا تھا۔وہ آئینے کے سامنے کھڑی نیچرل میک اپ کر رہی تھی جبھی محراب سلام کرتا کمرے میں داخل ہوا۔

مہک نے مسکرا کر اسے ویلکم کیا تھا جس پر وہ بھی مسکرا دیا اور اپنا سامان جیب سے نکال کر میز پر رکھنے لگا۔مہک نے آگے بڑھ کر پانی گلاس میں نکالا اور اس کی جانب آگئی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے آپ کے کپڑے نکال دیے ہیں جلدی سے تیار ہو جائیں۔"اس نے صوفے پر بیٹھتے گلاس لبوں سے لگایا ساتھ ہی نظر بیڈ پر نکالے گئے کپڑوں پر ڈالی آج سے پہلے کسی نے ایسے نہیں کیا تھا ایک وقت تھا ماں تک کے نکالے کپڑے وہ نہیں پہنتا تھا وہ صرف اپنی پسند اور موڈ کے مطابق سب کچھ کرتا تھا اس لیے بھی

امیر انے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا پانی پی کر اس نے گلاس واپس مہک کو پکڑا دیا جو میز کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"میں اپنی پسند سے کپڑے سلیکٹ کر کے پہنتا ہوں۔" مہک نے گردن موڑی۔

"لیکن اب تو میں نے نکال دیے ہیں اب آپ کو یہی پہننے پڑیں گے کیونکہ میں نے اپنی ڈریسنگ اِسی کے مطابق کی ہے۔" محراب چند لمحے اسے دیکھتا رہا وہ حکم نہیں دے رہی تھی لیکن اس کے لہجے میں مضبوطی ضرور تھی کہ جو بھی ہو محراب اس کے نکالے کپڑے ہی پہنے گا۔

"زبردستی ہے کیا؟" کھڑے ہوتے کہا تھا۔

"نہیں زبردستی نہیں ہے لیکن مان ہے کہ آپ میری پسند کا احترام ضرور کریں گے، اگر آپ کو کچھ اور پہننا ہے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ مجھے بتا دیں میں کوئی دوسرا سوٹ نکال دیتی ہوں۔" وہ آگے بڑھی اور بیڈ سے اس کا کالا ٹو پیس اٹھا کر الماری کی جانب بڑھنے لگی تھی کہ محراب نے اس کے کا بازو پکڑ کر اپنے سامنے کیا

سیاہ سوٹ پر کھلے بالوں کے ساتھ وہ اس کا سخت امتحان لے رہی تھی وہ اسے یک ٹک دیکھے گیا۔

"پہلے بھی اتنی ہی حسین تھی یا میری صحبت کا اثر ہے۔" مہک نے آنکھیں گھمائیں۔

"خوش فہمیاں تو چیک کرو, میں شروع سے ہی ایسی ہوں وہ الگ بات ہے آپ نے میرا خون جلانے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی۔" محراب ہنس دیا۔

"ادھر دو یہی پہنوں گا۔" اس کے ہاتھ سے سوٹ لیتا وہ باتھ روم کی جانب بڑھا گیا اور وہ اپنی تیاری مکمل کرنے لگی بالوں کا ڈھیلا جوڑا بنا کر اس نے حجاب کیا اور سوٹ کے ساتھ کا دوپٹہ دائیں کندھے پر سیٹ کر کے آخری نظر اپنی تیاری پر ڈالی۔

"پرفیکٹ!" پلٹ کر بیڈ کے پاس رکھے اپنے کالے اور چاندی رنگ کے کام والے کھسے پہنے وہ اب مکمل تیار تھی۔

محراب جب باتھ روم سے نکلا تب مہک صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھی موبائل استعمال کر رہی تھی اس نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر بال بنائے پھر

کوٹ پہن کر خود پر پرفیوم چھڑکا جھک کر دراز سے گھڑی نکالی لیکن خود پہننے کے بجائے وہ مہک کے سامنے آگیا اور گھڑی اس کی جانب بڑھادی جس پر وہ مسکراتی کھڑی ہو گئی اور نرمی سے اس کی کلائی میں گھڑی پہنانے لگی۔

"چلیں!" محراب نے موبائل جیب میں رکھتے استفسار کیا۔

"پہلے مجھے یہ بتائیں یہ کھسے ہی ٹھیک ہیں یا بلیک ہیل پہن لوں۔" محراب نے سر تا پیر اسے دیکھا۔

"نہیں یہ زیادہ اچھے لگ رہے ہیں۔"

سب کو الوداع کہتے وہ گھر سے روانہ ہو گئے۔

اسلام آباد شہر روشنیوں میں جگمگا رہا تھا سیاہ آکاش میں سرمئی بادلوں کا بسیرا تھا۔ فارم ہاؤس شہر سے دور تھا جیسے جیسے وہ چڑھائی چڑھتے جا رہے تھے شہر کی روشنیاں ٹمٹماتے ستاروں کی مانند لگ رہی تھیں فیصل مسجد اتنی دور اونچائی سے بھی دیکھنے والوں کو خیرہ کر رہی تھی سفید روشنیوں میں گھری وہ سفید ماربل والی مسجد نور کی مانند تھی۔ مہک باہر کے مناظر میں کھوئی ہوئی تھی جب اسے اپنے ہاتھ پر

محراب کے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا وہ باہر ہی متوجہ رہی محراب نے نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں قید کیا تھا وہ مسکرا دی۔

"تمہیں وہاں سب سے مل کر بہت خوشی ہو گی ہم سب یونیورسٹی میں ایک ساتھ تھے سب اپنے اپنے کیریئر میں آگے بڑھ گئے لیکن ہماری دوستی آج بھی ویسی ہی ہے، آج خاص طور پر تم سے ملنے اور تمہیں اپنے گروپ میں ویلکم کرنے کے لیے سب نے پارٹی کا اہتمام کیا ہے۔۔،اگر کل وقت ملا تو میں تمہیں اپنی یونیورسٹی بھی دیکھاؤں گا۔" وہ سامنے دیکھتا بول رہا تھا مہک نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا اور پھر سامنے دیکھنے لگی وہ اب کچھ سوچ رہی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ ایک بڑی سے کوٹھی میں داخل ہوئے تھے گاڑی گیراج میں پارک کر کے وہ دونوں ایک ساتھ باہر نکلے ہی تھے کہ ایک شاندار پرسنیلیٹی والا لڑکا اور اس کا بازو تھام کر چلتی لڑکی جو لال ساڑھی میں ملبوس تھی مسکراہٹ سجائے ان کے پاس آئے۔

"خوش آمدید مسٹر اینڈ مسز محراب!" لڑکے نے ہاتھ میں پکڑا پھولوں کا بوکے ان کو پکڑایا تھا جس کو دونوں نے ایک ساتھ پکڑ لیا۔ لڑکی بہت خوش دلی سے مہک سے ملی تھی۔

"اس طرف آئیں۔" وہ لان کی جانب بڑھ گئے محراب لڑکے سے باتوں میں مصروف آگے بڑھ رہا تھا۔

لان میں ہلکی مگر بہت خوبصورت سجاوٹ کی گئی تھی وہ اس وقت اونچائی پر موجود تھے اس لیے سرد ہوائیں بھی بڑھنے لگیں تھیں لان میں بہت سے لوگ ارد گرد پھیلے ہوئے تھے جو یک دم ان دونوں کی جانب متوجہ ہوگئے سب کی دوستانہ بات چیت دیکھ کر مہک کو اندازہ ہو گیا تھا سب فیملیز ایک دوسرے میں گھلی ملی ہوئی ہیں سب جوڑیوں کو وہ دل ہی دل میں سراہ رہی تھی سب ایک سے بڑھ کر ایک تھے۔

محراب اپنے سامنے کھڑی ایک لڑکی کی بات پر ہنسا تھا جب مہک نے نظر موڑ کر اسے دیکھا بلیک ٹو پیس پر جیل سے سیٹ کیے بال وہ پر کشش لگ رہا تھا۔اس نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جو اس کے ہاتھ میں تھا۔

کسی دوست کی پکار پر وہ اسے اشارہ کرتا مہک کی جانب پلٹا۔

"میں آتا ہوں۔" مہک نے سر ہلا دیا وہ چلا گیا تو مہک دور تک اسے جاتا دیکھتی رہی پھر وہ قدم قدم چلتی میز کے گرد رکھی کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔چاروں سو فضا میں خوشی کا راج تھا سب ہنسی مزاق کرتے ہاتھوں میں سوفٹ ڈرنکس سے بھرے گلاس پکڑے باتوں میں مگن تھے مہک نے جیسا سوچا تھا ویسا ہی تھا وہ سب اَپر کلاس کے لوگ تھے۔اس کی نظریں بلا ارادہ طور پر اب لڑکیوں کا جائزہ لینے لگیں شوخ و چنچل حسین لڑکیاں مہک کو نا جانے کیوں گھبراہٹ محسوس ہوئی تھی۔اس نے ظاہر نہیں کیا لیکن اسے اب کچھ عجیب محسوس ہو رہا تھا محراب کا اٹھنا بیٹھنا اَپر کلاس میں تھا وہ سب ہائے فائے خاندانوں سے تھے لڑکیاں کانفیڈینٹ تھیں اس نے خود

کے بارے میں سوچا اس بھری محفل میں وہ کسی سے بھی گھل مل نہیں سکی چند ایک باتوں کے سوا اس سے کوئی بات نہیں ہوئی۔

"ہائے بیوٹی فل!" وہ جو سوچوں میں غرق تھی آواز پر چونک گئی۔ایک لڑکی اس کے ساتھ کرسی پر بیٹھ رہی تھی اس نے اشارے سے ویٹر کو اپنے پاس بلایا تھا اود پھر ایک جوس کا گلاس مہک کے سامنے رکھا اور ایک اپنے سامنے۔

"تھینک یو!" مہک نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

"کیسی لگ رہی ہے آپ کو پارٹی..." اس سے پہلے کہ مہک کوئی جواب دیتی وہ خود ہی بول پڑی۔

"یقیناً بورنگ، میں بھی ایسی پارٹیز میں بور ہی ہوتی ہوں۔" اس نے جوس کا ایک گھونٹ لیا مہک نے اسے غور سے دیکھا وہ پاؤں تک آتے گاؤن میں ملبوس تھی لیئرز میں کٹے بال کھلے ہوئے تھے۔

''آئیں میں آپ کو کچھ دکھاتی ہوں۔'' وہ اپنا گلاس پکڑتی کھڑی ہو گئی مہک بھی اس کے ساتھ ہی چل پڑی۔ وہ دونوں ذرا ہٹ کر لکڑی کی بنی گرل کے پاس آ گئیں باؤنڈری میں مختلف پھولوں کے پودے لگے ہوئے تھے۔

وہاں سے کھڑے سامنے پورے اسلام آباد کا حسین منظر واضح ہو رہا تھا جگمگ کرتی روشنیاں حسین لگ رہیں تھیں۔

''خوبصورت ہے ناں۔''

''بہت!'' مہک نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

''میرا نام صنم ہے۔'' صنم نے اپنا تعارف کرواتے اپنا ہاتھ بڑھایا۔

''مہک!'' مہک نے گرم جوشی سے اس سے ہاتھ ملایا۔

''آپ کو تو دور سے ہی پہچان لیا تھا کہ ہو نا ہو یہیں ہیں مسز محراب سب سے یونیک اور خوبصورت۔'' اس کی تعریف پر وہ مسکرا دی۔

''بہت شکریہ صنم آپ سے مل کر بہت اچھا لگا۔'' دھیمی سرد ہوائیں اچھا تاثر دے رہی تھیں۔وہ دونوں باتوں میں مصروف تھیں کہ صنم نے جیسے یاد آنے پر فوراً کہا۔

''محراب نے بتایا تھا آپ رائٹر ہیں مجھے تو سن کر بہت خوشی ہوئی اب تو چھٹیاں ختم ہو رہی ہیں لیکن اگلی دفعہ میں ضرور آپ کی کہانیاں پڑھوں گی۔''

''مجھے آپ کے تبصرے کا انتظار رہے گا، آپ کیا کرتی ہیں؟''

''میں انٹیلیجنس سروس سے ہوں۔'' مہک کی آنکھوں میں ستائش ابھری۔

''واؤ!'' صنم ہنس دی۔

''اچھا جناب تو آتے ہی میری بیگم پر قبضہ کر لیا۔'' محراب کی آواز پر دونوں پلٹیں وہ ان کے پاس آ گیا تھا۔

''تمہیں تو خیال ہے نہیں اتنی پیاری بیگم کو اکیلا چھوڑ کر قہقہے لگانے میں مصروف ہو میں نہ ہوتی تو یہ تو بور ہی ہو جاتیں۔" محراب نے مہک کو معذرت بھری نظروں سے دیکھا۔

''سوری مجھے خیال نہیں رہا۔''

''مہک بالکل معاف نہ کرنا۔''

''مہک تمہاری طرح نہیں ہے ماچس کی تیلیوں کی طرح آگ ہی لگاتی رہنا ہمیشہ...ڈھنگ کے مشورے کبھی نہ دینا۔"ایک دوسرے سے وہ باتوں میں مگن ہی تھے اور مہک مسکرا کر ان دونوں کی نوک جھونک سن رہی تھی صنم اسے اچھی لگی تھی کھانے کے بعد ایک خوبصورت سا کیک لایا گیا اور پھر سب کی بھرپور تالیوں کے شور میں مہک اور محراب نے کیک کٹ کیا تھا۔

محراب ایک لمحے کے لیے بھی اب مہک سے الگ نہیں ہوا تھا کھانے پینے سے فارغ ہو کر اب سب کرسیاں جوڑے ساتھ بیٹھے تھے۔چھوٹے سے بنائے اسٹیج پر بیٹھا گلوکار اپنی سریلی آواز فضا میں بکھیر رہا تھا اس کی آواز اتنی سحر زدہ تھی کہ سب اس کی آواز میں کھوئے ہوئے تھے۔وہ دونوں اپنے ہاتھ میں کافی کا کپ پکڑے پیچھے ایک ساتھ بیٹھے تھے۔محراب نے ایک ہاتھ میں مہک کا ہاتھ تھام کر اپنی گود میں رکھا ہوا تھا۔

تم جو آئے ہو میری دنیا میں
اب کسی کا بھی انتظار نہیں

گلوکار کی آواز گونج رہی تھی۔ محراب نے کافی کا کپ لبوں سے لگاتے ایک نظر اپنے بائیں ہاتھ میں قید مہک کے ہاتھ کو دیکھا۔

ساری دنیا بھلائے بیٹھا ہوں
یہ نہ سوچو کہ مجھکو پیار نہیں

اس نے نظریں اس کی جانب موڑیں وہ مبہوت سی باقی سب کی طرح سامنے دیکھ رہی تھی۔ محراب کی گرفت مضبوط کرنے پر اس نے چہرہ موڑا۔ دونوں کی نظروں کا تصادم ہوا۔اس نے آنکھوں سے ''کیا ہوا؟'' پوچھا تھا جس پر محراب نے نفی میں سر ہلا کر اپنا چہرہ سامنے کر لیا وہ بھی سامنے دیکھنے لگی جہاں اب گلوکار کہہ رہا تھا۔۔

شوخ دھڑکن کی جوانی تم ہو
اب تو سانسوں کی روانی تم ہو

مہک کی نظریں اسٹیج کے پیچھے دور نظر آتے پہاڑوں پر تھیں جو سیاہی میں ڈوبے ہوئے تھے۔رات کی رانی کی خوشبو فضا میں پھیل رہی تھی۔

جو لکھی ہے میرے خیالوں نے

خوبصورت وہ کہانی تم ہو

اس نے رخ موڑ کر محراب کو دیکھا وہ بھی اسی کی جانب متوجہ تھا۔وہ دونوں ایک ساتھ سج رہے تھے...دل میں اتر رہے تھے...

ان کی واپسی ایک بجے تک ہوئی تھی پارکنگ ایریا سے نکلتے مہک ایک لمحے کے لیے چونکی اس نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا اسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔

"کیا ہوا؟"

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں۔" محراب کے پوچھنے پر وہ جواب دیتی اس کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔لاؤنج میں اماں کو بیٹھا دیکھ کر دونوں چونکے۔

"آپ ابھی تک سوئی کیوں نہیں؟"

''نیند نہیں آرہی تھی تو سوچا فارغ بیٹھنے سے بہتر ہے اللہ کو ہی یاد کرلیا جائے۔''انہوں نے قرآن بند کرتے سامنے میز پر رکھا۔

''کیسی رہی دعوت؟''

''بہت اچھی۔''دونوں کے ایک ساتھ جواب دینے پر اماں مسکرادیں۔مہک اماں کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی جبکہ محراب کمرے کی جانب بڑھ گیا۔مہک کے خاموش رہنے پر اماں کو تفتیش ہوئی وہ تو کہیں سے بھی آکر جب تک اماں کو ایک ایک
تفصیل نہ بتادے سانس نہیں لیتی تھی۔

''مہک''

''جی''

''کیاہوا بچے کوئی بات ہوئی ہے دعوت اچھی نہیں تھی کیا؟''

''نہیں دادی ایسی بات نہیں ہے پارٹی تو بہت اچھی تھی محراب کے دوست اور ان کی فیمیلیز بہت اچھی ہیں۔''

www.novelsclubb.com

''پھر کیا بات ہے؟''مہک نے نظریں اٹھا کر اماں کو دیکھا۔

''میں کچھ سوچ رہی تھی۔''

''کیا؟''

''دادی مجھے لگتا ہے میں محراب کے قابل نہیں ہوں ان کا اور میرا کوئی جوڑ نہیں ہے وہ مجھے ساتھ لیے اپنی سوسائٹی میں موو نہیں کر پائیں گیں۔''اماں نے حیرانگی سے اسے دیکھا مہک کے منہ سے ایسے الفاظ نکلیں گے وہ تو سوچ بھی نہیں سکتی تھیں۔ ٹھہر تو چوکھٹ پر کھڑا محراب بھی گیا تھا۔

''تیرے منہ سے یہ بات سن کر میرا دل کر رہا ہے ایک تھپڑ لگاؤں۔''مہک نے سر جھکا دیا۔

www.novelsclubb.com

''کس نے کہا ہے کہ تو اس کے قابل نہیں ہے بھلی چنگی ہے پھر کیوں ایسی باتیں کر رہی ہے یہ رشتہ اللہ نے جوڑا ہے تو اللہ کی بات کو رد کر رہی ہے میرا رب تو کہتا ہے میں نے ہر چیز پیدا کر کے ٹھیک اندازے پر رکھی ہے۔یہ انسان بے عقل ہے جو اپنے اندر کمیاں تلاش کرتا رہتا ہے۔

لوگوں کے ہجوم میں گھبرانا، فر فر انگریزی نہ بولنا تجھے لگتا ہے یہ تیری کمیاں ہیں میری جھلی دھی ہر انسان ماں کے پیٹ سے سب سیکھ کر نہیں آتا وہ جیسے جیسے حالات کا سامنا کرتا ہے ویسے ویسے اس میں بہتری آتی جاتی ہے، اتنے پیارے رشتے کو کیوں وہموں کی نظر کر کے خود کو ہلکان کر رہی ہے محراب میرا بڑا سیانا اور باشعور بیٹا ہے اس کے دماغ میں تو یہ خرافات آئے بھی نہیں ہوں گے کہ تو اس کے ساتھ نہیں چل سکتی۔ میاں بیوی ایک دوسرے کو مکمل کرتے ہیں دونوں کو ایک دوسرے کا لباس کہا گیا ہے جو کمی بیوی میں ہوتی ہے وہ شوہر چھپا لیتا ہے اور جو شوہر میں ہو وہ بیوی چھپا لے، یہ نہیں کہا گیا کہ شوہر اور بیوی مکمل ہیں نہیں بلکہ دونوں ایک ساتھ ایک دوسرے کو مکمل کرتے ہیں یہی بات آج ہماری نسلوں کو سمجھنی ہے دونوں مکمل سراپے کی تلاش میں رہتے ہیں ایک پرفیکٹ پاٹنر کی امید لیے گھومتے رہتے ہیں یہ جانیں بغیر کے دونوں مل کر پرفیکٹ ہیں۔ دونوں کا مل کر ایک دوسرے کو سمجھنا ایک دوسرے پر اعتماد کرنا انھیں مکمل بنائے گا۔" اماں کی باتوں

نے مہک کو ہی نہیں محراب کو بھی متاثر کیا تھا وہ واپس کمرے کی جانب پلٹ گیا۔ مہک زور سے اماں کے گلے لگ گئی۔

"آپ بیسٹ ہو دادی۔"

"ہاں معلوم ہے مجھے، چلو اب سونے جاؤ بہت دیر ہو گئی ہے مجھے بھی نیند آ رہی ہے۔" مہک مسکرا دی۔ اماں کو کمرے میں چھوڑ کر جب وہ اپنے کمرے میں آئی تو محراب نماز پڑھ رہا تھا اس نے بھی فوراً کپڑے بدل کر وضو کیا اور عشاء کی نماز کی نیت باندھ لی جب تک وہ نماز سے فارغ ہوئی محراب صوفے پر لیپ ٹاپ لیے کچھ کام کر رہا تھا مہک سر سے ڈوپٹہ ہٹاتی ڈریسنگ کے سامنے آ گئی اور جوڑے میں قید بال کھول کر سر میں ہاتھ پھیرنے لگی محراب نے کن انکھیوں سے اسے دیکھا تھا وہ اب بال سلجھا کر آہستہ آہستہ برش پھیر رہی تھی بار بار محراب کی نظریں لیپ ٹاپ سے بھٹک کر اس کی جانب جا رہی تھیں آخر اس نے لیپ ٹاپ بند کرتے ایک طرف رکھ دیا۔

"ہو گیا کام؟" ہاتھوں میں کریم لگاتے اس نے رخ اس کی جانب موڑا۔

''ہاں!''مہک نے واپس چہرہ آئینے کی طرف کر لیا وہ اٹھ کر اس کی پاس آگیا مہک نے نظر اٹھا کر اپنے پیچھے کھڑے محراب کے عکس کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''میں تم سے کچھ کہنا چاہ رہا ہوں۔''وہ تذبذب کا شکار تھا۔

''جی کہیں۔''بولنے کے بجائے اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈریسنگ کے ساتھ لگے سوئچ بارڈ سے بٹن بند کر دیے وہ چونکی، کمرے میں اب نائٹ بلب کی روشنی پھیل رہی تھی۔

''کیا ہوا؟''محراب نے اس کے گرد بازو پھیلاتے اپنا چہرہ اس کے بالوں میں چھپالیا۔

www.novelsclubb.com

''تمہارے بال بہت حسین ہیں....''مہک اپنی جگہ ٹھہر سی گئی۔

''بہت اچھا کرتی ہو جو انھیں سب سے چھپا کر رکھتی ہو،ان پر صرف میرا حق ہے۔''اس نے آنکھیں موندیں گہری سانس لیتے ریشمی بالوں کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارا تھا مہک نے اپنی کمر کے گرد پھیلے اس کے بازوؤں کو تھاما۔

"مہک!" خاموش کمرے میں اس کی گھمبیر آواز گونجی۔

"جی!"

"تم پر صرف میرا حق ہے۔" اس کی بات سن کر آنکھوں میں نمی اور لبوں پر مسکراہٹ بیک وقت پھیلی۔اس نے آہستہ سے اس کی جانب رخ کیا۔اندھیرے کمرے میں دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"کیا مہک نے محراب کے دل تک رسائی حاصل کرلی ہے؟" محراب نے اس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا۔

"ہاں! تم نے مجھے مجھ سے چرالیا ہے، میرا دل سارے اختیارات تمہیں سونپ چکا ہے، میری سوچیں تمہاری گرویدہ ہو گئیں ہیں... تم میرے دل و دماغ پر راج کر رہی ہو، تم جیت گئی مہک" کتنے ہی خوشی کے آنسو مہک کے رخسار بھیگو گئے وہ ہنسی اور ہنستی چلی گئی...

"مجھے یقین تھا۔"

"کس پر؟"

"اللہ پر اور اپنی دعاؤں پر کہ ایک دن ایسا ضرور ہو گا مجھے اپنی دعاؤں پر یقین تھا مجھے یقین تھا میں آپ کے دل تک رسائی ضرور حاصل کرلوں گی آپ کو مجھ سے محبت ہو گی۔"اس کا پور پور اللہ کے سامنے شکر سے سجدہ ریز تھا۔

محراب نے اسے ساتھ لگایا۔

"تم محبت کیے جانے کے ہی قابل ہو، تم ہی تو مجھے مکمل کرتی ہو تمہیں پاہ کر تو میں خود کو خوش قسمت سمجھنے لگا ہوں، میری زندگی میں آنے کا شکریہ!"اس نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیا۔

"کیا تم مجھے اپنی زندگی میں ہمیشہ کے لیے قبول کرتی ہو۔"وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے پوچھ رہا تھا مہک نے بھیگی آنکھوں کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا۔پر کشش آکاش پر چاند کی چاندنی اپنی جوبن پر تھی۔

......*...*...*

کھڑکی پر لگے پردے ہوا سے جھول رہے تھے وہ بیڈ پر بیٹھی گود میں رکھی ڈائری پر قلم چلا رہی تھی جبھی سائرہ کمرے میں داخل ہوئی۔

"مہک تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی شاپنگ پر نہیں جانا؟"

"نہیں میرا دل نہیں ہے۔"اس نے ڈائری بند کر کے سائیڈ میز پر رکھ دی۔

"یہ کیا بات ہوئی تمہارے بغیر سامان کیسے لیں گے۔"سائرہ کچھ ناراض ہوئی تھی۔

"تم جو بھی لاؤ گی مجھے پسند آئے گا تمہیں پتا تو ہے میں بازاروں میں نہیں گھوم سکتی پہلے ہی کل صبح ولیمے کے ڈریس کے لیے بہت گھومنا پڑا ہے۔"

"ویسے ڈریس ہے بہت پیارا۔"سائرہ نے مہک کے ولیمے کے سوٹ کی تعریف کی۔

"ہاں"

www.novelsclubb.com

"چلو ٹھیک ہے خیال رکھنا ہم لوگ نکلتے ہیں نانی باہر ٹی وی دیکھ رہی ہیں۔"سائرہ بتا کر باہر چلی گئی کچھ دیر بعد وہ اٹھ کر باہر آئی تو اماں ٹی وی پر ڈرامہ دیکھنے میں مصروف تھیں۔

''دادی آپ کے لیے کچھ کھانے کو لاؤں؟''اس نے کچن میں جاتے رک کر پوچھا۔

''نہیں بھوک نہیں ہے بس ایک کپ چائے لے آؤ۔''

وہ کچن میں چلی آئی اور چائے بنا کر اماں کو ان کا کپ دے کر اپنی چائے لیے محراب کے اسٹڈی روم میں آگئی۔کمرہ زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن روشن اور ہوادار ضرور تھا سامنے کی طرف زمین تک چھوتی کھڑکی تھی جس میں سے اس وقت روشنی کمرے میں آتی اسے روشن کر رہی تھی۔دائیں جانب بک ریک تھا جو اوپر سے نیچے تک کتابوں سے سجا ہوا تھا اور بائیں جانب میز اور ایک کرسی رکھی ہوئی تھی وہ کرسی پر جا کر بیٹھ گئی اور چائے پیتے دلچسپی سے کمرے کا جائزہ لینے لگی۔چائے پی کر وہ ریک کے پاس آگئی وہاں مختلف کتابیں موجود تھیں وہ دیکھ ہی رہی تھی کہ اس کی نظر ایک حصے میں گئی جہاں بہت سے انویٹیشن کارڈز اور اخبار پڑے تھے۔

بلاارادہ طور پر وہ باری باری سب دیکھنے لگی۔مہک انھیں لیے میز کے پاس آگئی بوریت دور کرنے کے لیے اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اس لیے وہ کارڈز دیکھنے لگی

۔سفید کارڈ اٹھاتے اس کی نظر ایک کاغذ پر گئی اس نے تہ شدہ کاغذ اٹھا کر کھولا اندر نیلی سیاہی سے لکھے الفاظ واضح ہو رہے تھے۔

"زرمین!" مہک چونکی وہ زرمین کے نام لکھا خط تھا۔ جیسے جیسے وہ پڑھتی جا رہی تھی اس کے چہرے کا رنگ بدلتا جا رہا تھا آنکھوں میں زخمی سا تاثر تھا۔ وہ عام خط نہیں تھا اس میں محراب کا اعترافِ محبت تھا اسے لگا اس کا دل اپنی دھڑکن کھوتا جا رہا ہے۔

"زرمین تم ایک پرفیکٹ لڑکی ہو ٹھیک ویسی جیسی میں ڈیزرو کرتا ہوں تمہاری اگلی سالگرہ میرے ساتھ ہو گی اور وہ دن دیکھنا میں کتنا اسپیشل بنا دوں گا..." مہک نے زور سے آنکھیں میچ لیں۔ اس نے کاغذ سے نظریں ہٹا کر سامنے دیکھا کھڑکی سے باہر نظر آتے آسمان کی روشنی مانند پڑتی جا رہی تھی باہر سورج ڈھل رہا تھا تو اندر مہک کو اپنی سانسیں ڈھلتی محسوس ہو رہی تھیں اس کے ہاتھ سے کاغذ چھوٹ گیا اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے سب کچھ چھوڑتی وہ تیزی سے کمرے کی جانب بھاگی یہاں اس کا دم گھٹ رہا تھا۔

مغرب کی نماز پڑھ کر وہ جائے نماز پر ہی بیٹھی رہی چہرہ سپاٹ اور نظریں ویران تھیں باہر سے آوازیں آرہی تھیں اس کا مطلب تھا سب بازار سے لوٹ آئے ہیں پندرہ منٹ بعد وہ اٹھ کر باہر آگئی۔

"تم جاگ رہی تھی مجھے لگا سو رہی ہو تبھی ابھی تک باہر نہیں آئی دیکھو میں کیا لائی ہوں دیکھ کر بتاؤ کیسی ہیں سب چیزیں۔" وہ پر جوش سی بتا رہی تھیں۔

"پھپھو سب کچھ بہت پیارا ہے میں آپ لوگوں کے لیے چائے بنا کر لاتی ہوں تھک گئے ہوں گے۔"

"ہاں تھک تو بہت گئے ہیں لیکن شکر ہے سارا سامان پورا ہو گیا۔" اس نے کچن کی جانب جاتے صوفے پر بیٹھے تایا کی جانب دیکھا جو بغور اسے دیکھ رہے تھے اسے اپنے بابا کی یاد آگئی وہ رخ موڑتی کچن کی جانب بڑھ گئی۔ چائے کے ساتھ وہ رات کا کھانا گرم کر رہی تھی تبھی محراب کی آواز آئی وہ گھر آگیا تھا۔ چولہا بند کرتی وہ سب کی چائے لیے باہر آگئی محراب نے اسے دیکھا لیکن مہک اس پر ایک بھی نظر ڈالے بغیر آگے بڑھ گئی۔

''ماموں تمہیں کمرے میں بلا رہے تھے۔''سائرہ کے بتانے پر وہ تایا کی چائے لیے کمرے میں چلی آئی۔

''یہ آپ کی چائے۔''انھوں نے کپ تھام کر ساتھ میز پر رکھ دیا۔

''ادھر بیٹھو۔''مہک کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پاس بٹھایا۔

''اب بتاؤ کیا بات ہے۔''مہک نے نظریں اٹھا کر انھیں دیکھا۔

''تایا کیا میں آپ کے گلے لگ سکتی ہوں۔''اس کا یہ کہنا تھا تایا نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔مہک کی آنکھیں بھیگ گئیں۔محراب جو تایا سے کوئی بات کرنے آرہا تھا باہر ہی رک گیا۔

''کیا بات ہے گڑیا؟''مہک گیلی سانس کھینچتی پیچھے ہوئی۔

''تایا ابو کیا ہم گھر واپس جا سکتے ہیں۔''انہوں نے فکر مندی سے اسے دیکھا۔

''بچے! محراب کہہ رہا تھا دو دن تک وہ ہمارے ساتھ لاہور چلے گا پھر تمہیں لے کر وہ وہیں سے سوات چلا جائے گا تم لوگوں کو عید اکھٹی کرنی ہے...''وہ بول رہے تھے جب وہ فوراً بولی۔

''پلیز تایا ابو میں جلدی گھر جانا چاہتی ہوں۔''

''اچھا ٹھیک ہے تم پریشان مت ہو ہم کل صبح ہی واپس جائیں گے ٹھیک ہے۔''انہوں نے اس کی پیشانی پر پیار کرتے کہا۔

''آپ چائے پی لیں میں کھانا لگاتی ہوں۔''وہ اٹھ کر باہر کی جانب بڑھی سامنا محراب سے ہوا وہ اس کے ساتھ سے ہوتی آگے بڑھنے لگی تھی تبھی محراب نے اس کی کلائی پکڑ لی۔

''کمرے میں چلو مجھے تم سے بات کرنی ہے۔''مہک نے جھٹکے سے اپنی کلائی اس کے ہاتھ سے چھڑائی اور کچن کی جانب چلی گئی جبکہ غصے کی ایک تیز لہر محراب کے وجود میں اٹھی تھی۔رات کے کھانے کے بعد بھی وہ کمرے میں نہیں گئی تھی۔

اندھیرے کمرے میں اماں کے پاؤں میں مالش کرتے اس کی سوچیں کہیں اور ہی تھیں اماں تو کب کی نیند کی وادیوں میں جا چکی تھیں۔

''مہک!''کروٹ لیتے انھوں نے اسے مخاطب کیا۔

''جی!''

''آدھی رات ہو گئی ہے ابھی تک یہاں کیوں بیٹھی ہو؟''

''آدھی رات!'' وہ چونکی۔

''جھلی کہیں کی جاؤ اپنے کمرے میں۔''

''جی اچھا۔'' وہ اپنا ڈوپٹہ ٹھیک کرتی باہر آگئی چاروں اطراف اندھیرہ تھا سب سو چکے تھے وہ سست قدم اٹھاتی اپنے کمرے میں آگئی دروزاہ کھلنے کی آواز پر صوفے پر نیم دراز لیٹے محراب نے نظریں موڑ کر اسے دیکھا۔ مہک آگے بڑھ کر الماری سے اپنے کپڑے نکال کر بیگ میں رکھنے لگی۔ محراب اٹھ کر اس کے پاس آیا۔

''مہک!'' اس نے پاس آتے اسے پکارا جس کا جواب نہیں ملا تھا۔

''میں پچھلے پانچ گھنٹوں سے سوچ سوچ کر پاگل ہو گیا ہوں کہ ایسا کیا ہوا ہے کہ تم میرے ساتھ ایسا برتاؤ کر رہی ہو۔''

''کچھ نہیں ہوا آپ سو جائیں۔'' وہ بیگ بند کر رہی تھی جب محراب نے جھٹکے سے پکڑتے اسے اپنے سامنے کیا۔

''فار گارڈ سیک مہک! مجھے بتاؤ ہوا کیا ہے؟''

''کچھ نہیں ہوا کہہ رہی ہوں ناں کچھ نہیں ہوا۔''اس نے محراب کے ہاتھ پیچھے کرتے خود کو دور کیا۔

''میرا سر درد کرنے لگا ہے میں تمہارے رویے کو نہیں سمجھ پا رہا اس سے پہلے کے معاملہ اور خراب ہو جائے مجھے وجہ بتاؤ تاکہ میں کوئی حل نکال سکوں۔''مہک نے زخمی نظروں سے اسے دیکھا۔

''آپ بس مجھے اکیلا چھوڑ دیں مجھے کوئی حل نہیں نکالنا اب کوئی حل نہیں نکل سکتا۔۔''وہ ڈریسنگ ٹیبل سے اپنی چیزیں اٹھانے چلی گئی۔

''مہک ایسے کیسے میں سمجھوں گا کہ میں نے کچھ غلط کیا ہے، تم بتاؤ مجھے میں کہاں غلط ہوں میں نے ایسا کیا کر دیا ہے جو تم مجھے یوں مینٹلی ٹارچر کر رہی ہو۔''مہک نے پلٹ کر اسے دیکھا۔

''میں آپ کو مینٹلی ٹارچر کر رہی ہوں۔''اس کو اپنی آواز کی لڑکھڑاہٹ پر غصہ آیا تھا محراب نے آگے بڑھ کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

"مہک تمہارا رویہ مجھے دکھ دے رہا ہے، کل تک سب ٹھیک تھا کل کا دن میرے لیے زندگی کا سب سے خوبصورت دن تھا ہم نے بہت خوبصورت لمحے گزارے ہیں ایسا کیا ہوا ہے کہ تم یوں اچانک مجھے چھوڑ کر جا رہی ہو، مہک ابھی تو ہم قریب آئیں ہیں ابھی تو ایک نئے سفر کی شروعات ہوئی ہے مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے میں حل نکالوں گا..." وہ بے بسی سے بول رہا تھا مہک کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر رخسار پر بہا۔

"دل ٹوٹا ہے میرا اور چاہ کر بھی میں سنبھل نہیں پا رہی میں کیا بتاؤں آپ کو آپ کچھ نہیں سمجھ سکتے، آپ نہیں جان سکتے کہ جب کوئی کسی سے بے انتہا محبت کرے اس کو اپنی زندگی مانیں اس کے لیے ساری حدیں توڑ دے اپنے دل کی سلطنت اسکے نام کر دے اپنا لکھا ہر لفظ اس پر نثار کر دے اپنی کتابوں پر اس کے عکس کو مقدس موتیوں کی طرح سجا کر پیش کرے اپنا وجود اپنی روح اس پر وار دے اور آخر میں اسے پتا چلے کہ جس محبوب کو وہ اپنی زندگی مان بیٹھی ہے اس کے دل میں تو کوئی اور ہے، تو بتائیں وہ کیا کرے وہ کہاں جائے مت پوچھیں اس سے کہ

اسے کیا ہوا ہے مت بتائیں کوئی حل منا لینے دیں اسے ماتم چھوڑ دیں اسے... چھوڑ دیں مجھے۔" وہ اتنی تڑپ کر بول رہی تھی کہ محراب کے قدم پیچھے کی جانب اٹھے تھے بول کر وہ نڈھال سی بیڈ پر ڈھے سی گئی۔

"مجھے معاف کر دیں محراب..." وہ رو رہی تھی۔

"مجھے کچھ وقت دیں مجھے سب کچھ سمجھنے میں وقت چاہیے۔" وہ کچھ بھی نہیں سمجھا تھا نہ مہک کی بات نہ اس کا رویہ لیکن وہ اس کے آنسوؤں اور اس کے لہجے کی تڑپ پر کانپ گیا تھا اس کی آنکھیں سرخ تھیں خود پر ضبط کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے یہ آج پتا چلا تھا۔

کمرہ گہری خاموشی میں ڈوب چکا تھا وہ ٹیرس پر چلا گیا جبکہ وہ بیڈ پر سر ہیڈ بورڈ سے ٹکائے بیٹھی تھی۔ کل رات کا ایک ایک منظر اس کی آنکھوں کے آگے گھوم رہا تھا اس نے آنکھیں کھول دیں فضا میں فجر کی آذان کی صدا بلند ہوئی تھی محراب اس کے سامنے سے ہوتا کمرے سے باہر نکل گیا کمرے سے ہی نہیں بلکہ وہ گھر سے ہی باہر نکل گیا۔ مہک بھی وضو کے لیے اٹھ گئی تھی وضو کرتے اسے گردن میں جلن کا

احساس ہوا اس نے آئینے میں دیکھتے گردن کی جانب دیکھا شام کو غصے میں گلے کی چین کھینچ کر اتارنے سے اب وہاں زخم کا نشان تھا وہ باہر نکل آئی نماز سے فارغ ہو کر وہ بے چینی سے محراب کا انتظار کر رہی تھی جسے گئے ایک گھنٹہ ہونے کو تھا۔وہ اپنے کپڑے لیے باتھ روم میں چلی گئی تاکہ شاور لے سکے۔تیار ہو کر ڈوپٹہ کندھے پر ڈالے جب وہ کچن میں آئی تو گیلے بال کھلے چھوڑ رکھے تھے۔سٹڈی روم کا آدھا دروازہ کھلا تھا اس کا مطلب تھا محراب آگیا ہے وہ محراب کی چائے لیے وہیں آگئی جو ہونا تھا ہو گیا زرمین اگر محراب کی محبت تھی تو اب وہ اس کی بیوی ہے ماضی کو بدلا نہیں جا سکتا لیکن مستقبل اس کا تھا دل میں تکلیف تھی لیکن وہ تو اب رہنی تھی۔کمرے میں آتے ہی وہ اسے سامنے کرسی پر بیٹھا نظر آگیا اس کے ہاتھ میں وہی خط تھا دونوں کی آنکھیں رت جگے کی کہانی سنا رہی تھیں۔آہٹ پر محراب نے سرد نظریں اٹھائیں۔مہک میز پر کپ رکھ کر پلٹ رہی تھی جب وہ سختی سے بولا۔

"ایک قدم بھی مت اٹھانا!" مہک رک گئی وہ اٹھ کر اس کے سامنے آیا۔

"یہ ہے تمہارے آنسوؤں کی وجہ؟" وہ کاغذ اٹھائے اس کو دیکھتا پوچھ رہا تھا۔

"یہ ہے وجہ جس سے ہمارے درمیان دوری آئی ہے؟"اس نے کاغذ سامنے کرتے اسے کئی ٹکڑوں میں پھاڑ دیا مہک متحیر نظروں سے ساری کاروائی دیکھتی رہ گئی۔

"یہ حیثیت ہے اس کی میری نظر میں..."محراب نے جھٹکے سے اسے کندھوں سے تھامتے اپنے قریب کیا۔

"ایک نہیں کئی بار میں نے تم سے پوچھا کہ مہک مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے لیکن تم خاموش رہی تم نے مجھے بہت اچھے سے میری اوقات بتادی ہے۔"

"محراب!"

"چپ رہو۔"

"تمہاری نظر میں میری کوئی اہمیت نہیں ہے اگر ہوتی تو تم یوں مجھے تکلیف نہ دیتی بلکہ میرے پاس آتی مجھ سے سوال کرتی مجھ سے پوچھتی میں کیسے تمہیں نہ بتاتا..."وہ پیچھے ہوا۔

www.novelsclubb.com

"تم سے رشتہ جوڑا ہے تمہیں اپنا ساتھی بنایا ہے یہ کیسا رشتہ ہے مہک جس میں اعتبار ہی نہیں ہے ممی ہمیشہ کہتی رہیں میاں بیوی کا ایک دوسرے سے اعتبار کا، بھروسے کا، وفا کا رشتہ ہوتا ہے پھر تم نے مجھ پر بھروسہ کیوں نہیں کیا..."

"مجھے افسوس اس بات کا بھی ہے کہ ایک عرصہ تمہاری کاپیوں پر میری لکھائی رہی ہے پھر بھی تم میری رائٹنگ نہیں پہچان سکی۔" اسے تکلیف ہوئی تھی مہک خاموش نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جو پلٹ کر کھڑکی کے پاس چلا گیا تھا۔

"مجھے زرمین سے محبت نہیں تھی زرمین ہی کیا مجھے کسی سے بھی محبت نہیں تھی محبت کیا ہوتی ہے مجھے اس کا علم ہی نہیں تھا محبت کیا ہے یہ میں نے تم سے جانا ہے۔" مہک کی آنکھوں میں نمی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ لیٹر میری طرف سے زیان نے لکھا تھا، زرمین کیونکہ میری منگیتر تھی اس لیے اس کا کہنا تھا اس کی سالگرہ پر کچھ سپیشل ہونا چاہیے تاکہ اسے اچھا لگے یہ سب پیار محبت میرے بس کی باتیں نہیں تھیں اس لیے اس نے یہ لکھا تھا لیکن جب میں نے یہ پڑھا تو مجھے زیان پر شدید غصہ آیا تھا کیونکہ یہ سب جھوٹ تھا بات اسی

دوران ختم ہو گئی تھی بس غلطی یہ ہوئی کہ اسی وقت یہ لیٹر پھاڑ کر پھینکنے کے بجائے یہی کہیں رہ گیا۔" مہک کو لگا وہ زمین پر دھنستی جا رہی ہے یہ اس نے کیا کر دیا۔اس کی نظر میز پر پڑیں کتابوں پر گئی وہ اس کی لکھی کتابیں تھیں وہ ہاتھ بڑھا کر کتابوں کو کھولنے لگی کئی صفحوں پر نیلے اور ہرے ہائی لائٹر سے نشان لگائے گئے تھے اردو ناولز وہ بھی محراب کے کمرے میں یہ ایک حیران کن بات تھی۔وہ بول رہا تھا مہک نے سر اٹھا کر اس کی پشت کو دیکھا وہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا وہ قدم اٹھاتی اس کے پاس آئی اور اس کی کمر سے چہرہ ٹکا کر اس کے گرد بازو پھیلا لیے۔

"آئی ایم سوری!" محراب نے خود پر ضبط کرتے اس کے بازو ہٹائے اور اس سے دور ہوا۔

www.novelsclubb.com

"محراب!"

"مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی تم اپنے گھر جانا چاہتی ہو، شوق سے جاؤ۔" مڑ کر اسے دیکھتے نظر اس کی گردن پر گئی

جہاں خراش کا نشان تھا۔مہک نے اس کا ہاتھ تھاما۔

"مجھے معاف کر دیں، آپ کو تو پتا ہے ناں میں کتنی پاگل ہوں، یہ سوچ ہی کتنی جان لیوا ہے کہ آپ کے دل میں کوئی اور ہے، میری تو آدھی جان ہی نکل گئی تھی..." محراب نے اسے گھورتے اپنے ہاتھ چھڑائے اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"محراب!" وہ اسے آواز ہی دیتی رہ گئی۔

سب ایک ساتھ بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب تایا کی آواز گونجی۔

"ایک گھنٹے تک سب سامان باندھ لو ہمیں لاہور کے لیے نکلنا ہے۔" مہک نے محراب کی جانب دیکھا تھا جو تیار سا یونیفارم پہنے بنا کوئی تاثر دیے ناشتے میں ہی مگن رہا۔

"ہمیں تو پرسوں محراب کے ساتھ نہیں جانا تھا۔" اماں نے استفسار کیا۔

"ایسے اچانک جانے کا ارادہ کیوں کر لیا جیولر کو سیٹ کا آرڈر دیا ہوا ہے وہ دو بجے تک ملے گا۔" تائی کچھ پریشان ہوئی تھیں۔ تایا نے مہک کی جانب دیکھا جس نے آنکھوں سے انھیں اوکے کا اشارہ کر دیا۔

"تایا ابو ہم پرسوں ہی چلیں جائیں گے۔" نظریں محراب پر رکھتے کہا جس نے نظریں اٹھائیں تھیں دونوں کی نگاہیں ٹکرائیں مہک نے اس کی جانب مسکراہٹ اچھالی جسے نظر انداز کرتا وہ اٹھ گیا۔

"میں چلتا ہوں ان شاءاللہ شام کو ملاقات ہو گی۔" اماں کے سامنے جھک کر پیار لیتا وہ ماں کے پاس آیا اور پھر

کمرے سے اپنا سامان لینے کے لیے بڑھ گیا مہک تیزی سے اس کے پیچھے آئی تھی۔ وہ جو گھڑی پہن رہا تھا مہک نے اس کے ہاتھ سے گھڑی لے لی۔

"واپس کرو!"

"نہیں!" مہک نے ہاتھ پیچھے کر لیا۔

"مہک ایسی فضول حرکتوں کا میرے پاس ٹائم نہیں ہے ادھر دو۔" اس نے اس کے ہاتھ سے جھپٹنی چاہی لیکن مہک نے ہاتھ دور کر لیا۔

"محراب جانے دیں ناں، ناراضگی ختم کریں۔" وہ لاڈ سے بولی۔

''رکھو اپنے پاس ہی۔''وہ پلٹ کر اپنا موبائل جیب میں رکھتا باہر کی جانب جانے لگا تھا جب مہک کی بات پر رکا۔

''اچھا آخری بات سن لیں۔''اس نے رخ موڑا۔

''میں آج پھپھو کے ساتھ جیولری لینے جاؤں گی لیکن واپسی پر آپ ہمیں لینے آئیں گے اور پھر ہم مل کر آپ کے ولیمے کا ڈریس لیں گے اور ابھی پارکنگ سے گاڑی نکال کر آپ اوپر دیکھیں گے ٹھیک ہے۔''

''میں نہیں آؤں گا۔''بول کر وہ باہر نکل گیا۔

''افف اتنے کھڑوس کیوں ہیں!''بڑبڑاتی وہ بالکنی میں چلی آئی ٹھیک پانچ منٹ بعد محراب کی گاڑی باہر نکلتی نظر آئی تھی مہک نے مسکراہٹ دبائے گاڑی کو رکتے دیکھا اور پھر محراب نے شیشہ نیچے کرتے اس پر الوداعی نظر ڈالتے گاڑی آگے بڑھادی۔

''اتنے بھی کھڑوس نہیں ہیں۔''

......*...*...*

موسم بدل رہا تھا فضا میں خنکی تھی۔

وہ ایک ویزٹ سے ابھی واپس آیا تھا اپنی کرسی پر بیٹھتے مسلسل بجتا فون کان سے لگایا۔

"السلام علیکم سر!"

"وعلیکم السلام محراب کیسے ہو؟"

"الحمدللہ سر ٹھیک آپ بتائیں؟"

"میں ٹھیک بھی ہوں اور حیران بھی۔" محراب چونکا۔

"حیران کیوں؟"

"سیٹھ حماد سے ملاقات ہوئی تھی وہ تو پوری طرح اپنے بھائی کے اوپر سے ہاتھ اٹھا چکا ہے۔" محراب ہنسا۔

"سر میں نے کہا تھا ناں سب مجھ پر چھوڑ دیں۔"

"ہاں بھئی تم تو کمال نکلے۔"

"آپ کو شک ہے میری قابلیت پر۔"

''نہیں اب نہیں ہے۔'' وہ دوبارہ ہنسا۔

''کل پیشی ہے۔''

''جی اور انشاءاللہ کل فیصلہ ہو جائے گا، میڈیا تک خبر پہنچ چکی ہے عوام سر گرم ہے سو فیصد کامیابی ہماری ہے۔'' وہ فون کندھے اور کان کے درمیان پھنسائے میز پر رکھی فائل کو بھی دیکھ رہا تھا۔

''چلو بیسٹ آف لک۔''

''اللہ حافظ!'' فون بند کرتے وہ اپنے کام میں مگن ہو گیا۔

شام کے پانچ بج گئے تھے اور ان کی شاپنگ بھی مکمل ہو چکی تھی۔

مہک نے شیشے میں دیکھتے ہار گلے سے لگایا ہار اس کے ولیمے کے سوٹ کے ساتھ کا تھا۔

''پھپھو یہ دیکھیں کیسا لگ رہا ہے؟''

''بہت خوبصورت!'' انھوں نے پیار بھری نظروں سے دیکھتے کہا کچھ دیر بعد وہ پلازہ سے باہر نکل آئے۔

''سائرہ بھائی کو فون کرو پوچھو کب تک آئے گا۔''

''آپ دونوں یہاں بیٹھیں۔۔''پلازہ کی سیڑھیاں اتر کے ایک طرف دو کرسیاں پڑیں تھیں مہک نے گارڈ سے اجازت لیتے وہ کرسیاں تائی اور پھپھو کے سامنے کیں اور خود موبائل نکال کر محراب کا نمبر ملانے لگی دوسری طرف وہ دس منٹ پہلے ہی مہک کا میسج ملتے تھانے سے نکل آیا تھا۔اس نے گاڑی سیگنل پر روکی وہ سامنے ہی دیکھ رہا تھا جب موبائل کے بجنے پر اس کی طرف متوجہ ہوا۔

''ہاں دیپک بولو!''سیگنل کھل جانے پر اس نے گاڑی آگے بڑھادی۔

مہک نے جھنجلا کر فون کان سے ہٹایا محراب کا نمبر بزی جارہا تھا۔جامنی رنگ کے سوٹ میں چادر لیے وہ تھکی تھکی سی لگ رہی تھی۔

''سر آپ ٹھیک ہیں؟''

''ہاں کیا ہوا پریشان کیوں ہو؟''اس نے پلازہ والی سڑک پر گاڑی موڑی۔

''سر! حسین نے اپنے بندے آپ کے پیچھے لگوائے ہیں سر وہ کبھی بھی آپ پر حملہ کر سکتے ہیں۔''

مہک جو بار بار محراب کو کال ملا رہی تھی سامنے دوسرے روڈ پر محراب کی گاڑی دیکھ کر مسکرائی اور فون کان سے ہٹایا۔

"میں بلاؤں اور آپ نہ آئیں ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔" محراب کو آگے سے گاڑی موڑ کر اس طرف آنا تھا لیکن روڈ پر سیگنل کی لال بتی جل چکی تھی جس کے باعث گاڑی رک گئی۔ محراب نے گردن موڑ کر پلازہ کے سامنے کھڑی مہک کو دیکھا فون اب بھی کان کے ساتھ لگا تھا جس پر دیپک کی آواز سنائی دے رہی تھی وہ کانسٹیبل کی رشوت اور فون دینے والی بات بتا رہا تھا۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھے گئے مہک کی مسکراہٹ جتاتی ہوئی تھی جیسے اسے یقین تھا اس کا شہزادہ اس کی کوئی بات ٹال ہی نہیں سکتا۔ سامنے سے موٹر سائیکل سوار گزرے دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں سے اوجھل ہوئے فضا میں یک دم گولیوں کی گونج ہوئی نارنجی آکاش میں پرندوں کا غول پھڑ پھڑاتا پرواز بھرنے لگا... ارد گرد بھگدڑ سی مچ گئی...

محراب کے ہاتھ سے فون چھوٹ گیا اس نے رش میں بھی جامنی رنگ میں ملبوس وجود کو لڑکھڑاتے دیکھا تھا... ساعتیں ٹھہر سی گئیں... اس نے تیزی سے

دروازہ کھولتے سامنے کی جانب دوڑ لگائی چیخ وپکار سے اس کے قدم من و من بھاری ہو رہے تھے۔

گاڑیوں کو پار کرتے اس نے ہجوم کو توڑا۔۔

"مہک!" پھپھوتائی سائرہ سانس روکے اسے دیکھ رہے تھے جو زمین پر ڈھے سی گئی تھی۔اس کے تڑپتے وجود نے بھیڑ میں سے آتے محراب کو دیکھا اور بے اختیار سانس لینے کی کوشش کی...

"مہک!!!" محراب تیزی سے اس تک پہنچا تھا نیچے بیٹھتے اس نے مہک کو اپنے قریب کیا۔وہ تڑپ رہی تھی زمین پر خون پھیلتا جا رہا تھا۔

"آہ!!..." اس نے سانس لینا چاہا...

"نہیں!! نہیں! تمہیں کچھ نہیں ہوگا" وہ پاگل ہوا جا رہا تھا اس کے حواس ساتھ چھوڑتے جا رہے تھے اس نے سر اٹھا کر اپنے گرد بیٹھی ماں اور بہن کو دیکھا جو روتے ہوئے مہک کو پکار رہے تھے۔

"انھیں گاڑی میں لائیں..." ایک بندے نے محراب کا کندھا ہلاتے کہا جس پر اس نے جلدی سے مہک کو اپنی بانہوں میں اٹھایا اور گاڑی کی پچھلی سیٹ پر اس کو لیے بیٹھ گیا۔

"جلدی کریں!" وہ چلایا۔ وہ تیز تیز سانس لینے لگی تھی محراب کا ہاتھ اور اس کا یونیفارم سب خون میں رنگ گیا۔

"تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔" مہک کا اٹھتا ہاتھ اس کے سینے میں آکر ٹھہر گیا۔۔

"میں..." وہ بولنا چاہ رہی تھی۔

"کچھ نہیں ہو گا مہک میں ہوں ناں۔۔" محراب نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیا، اس کے لہجے میں تڑپ تھی...

"آنکھیں بند نہیں کرو مہک مجھ سے بات کرو..." اس کی آواز بھیگ رہی تھی۔ مہک کا جسم اپنی قوت کھوتا جا رہا تھا۔

"یار میرے ساتھ اتنا بڑا ظلم مت کرو..." وہ بے بسی کی انتہا پر تھا۔

www.novelsclubb.com

''ابھی تو بہت کچھ باقی ہے...'' وہ اس کا چہرہ پیار سے تھامے کہہ رہا تھا مہک نے کراہتے ہوئے سر ہلایا۔

''ابھی تو بہت سی کہانیاں لکھنی ہیں وہ کہانی بھی تو ہے جو تم نے میرے نام کرنی ہے وہ کھڑوس ایس پی والی۔۔'' مہک کے لبوں پر درد بھری مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔اس کا وجود پسینے سے بھیگ چکا تھا۔

''تیز چلاؤ...'' وہ چیخا...ڈھلتا سورج اداسی بھری شام کا منظر پیش کر رہا تھا۔

''ابھی تو ہم نے اپنی کہانی جینی ہے...'' کہتے ہی اس نے اپنی پیشانی اس کے سر سے ٹکا دی آنکھ سے گرتا آنسو اس کے بالوں میں جذب ہوا تھا۔مہک کی آنکھوں سے آنسوں رواں تھے،درد برداشت سے باہر ہوتا جا رہا تھا پھر بھی اس نے کہا۔

''میرا ہر لفظ آپ کے نام ہی تو ہے۔'' بامشکل الفاظ ٹوٹ کر ادا ہوئے تھے۔اس نے کراہتے ہوئے لب بھینچے خون ابل ابل کر بہہ رہا تھا محراب کے لب کپکپانے لگے وہ خود کو رونے سے باز رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔مہک نے جھٹکا لیا۔

''مہک!!'' اس نے تڑپ کر اسے بلایا جس کی آنکھیں بند ہو چکیں تھیں۔

''مہک!!''اس کی آواز لرزی۔

ہسپتال پہنچتے تیزی سے اسے آپریشن تھیٹر میں لیجایا گیا تھا محراب نے اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھا اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔

وہ بینچ پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گیا۔

''آپ کو تو پتا ہے ناں میں کتنی پاگل ہوں، یہ سوچ ہی کتنی جان لیوا ہے کہ آپ کے دل میں کوئی اور ہے، میری تو آدھی جان ہی نکل گئی تھی...''محراب نے آنکھیں میچ لیں۔

یہ تھی زندگی اتنی ہی غیر یقینی کسی بھی لمحے کچھ بھی کر جانے والی ایک لمحے سب ٹھیک ہے اور دوسرے ہی لمحے دنیا اجاڑ دینے والی۔۔اس نے آنکھیں کھول کر سر پیچھے دیوار سے ٹکا دیا۔

اس کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے ایک ایک لمحہ انعام ہے جسے ہم ناامیدی، ناراضگی اور خاموشی کی نظر کر دیتے ہیں کسی کو بتانے میں دیر کر دیتے ہیں کہ وہ ہمارے لیے

کتنا اہم ہے، کتنا چاہتے ہیں ہم اسے... زندگی ایک جھٹکے میں ختم ہو جاتی ہے سب ایک جھٹکے میں ختم ہو جاتا ہے...

آنکھ سے بہتا آنسو لکیر بناتا داڑھی میں جذب ہوا... اسے وہاں بیٹھے ایک گھنٹہ گزر گیا ڈاکٹروں کی جانب سے کوئی خبر نہیں آئی تھی وہ اٹھ کر ریسپشن کے پاس آیا اور ہسپتال کے فون سے گھر رابطہ کرنے لگا۔

......*...*...*

شام سے رات اور اب رات سے آدھی رات ہو گئی تھی۔ڈاکٹر نے کوئی خاطر خواہ امید نہیں دلائی تھی مہک کو دو گولیاں لگی تھیں ایک بازو پر اور ایک کندھے سے نیچے، خون بہت زیادہ بہہ چکا تھا۔تایا اور زیان ہی ڈاکٹروں سے رابطے میں تھے وہ تو نڈھال سا ایک طرف بیٹھا اپنے خون سے بھرے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا، زیان نے اس کے ساتھ بیٹھتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"محراب تمہارے سر تم سے ملنے آئے ہیں۔" محراب نے سر اٹھایا پولیس ٹیم اور ڈی آئی جی مشتاق موجود تھے وہ اٹھ کر ان کے پاس چلا آیا وہ اس سے افسوس

کرتے اسے فیملی کے ساتھ رہنے کا کہہ رہے تھے اور اس کا کیس اور ساری تفصیل کا بتاتے اسے یقین دلا رہے تھے کہ کل عدالت میں حسین اور اس کے بندوں کو کڑی سے کڑی سزا ضرور ہو گی...

"ہم سب دیکھ لیں، تم ہمت سے کام لو ہم سب نے ہمیشہ تمہیں مضبوط اور بہادر دیکھا ہے یہ بھی ہماری ڈیوٹی اور وعدے کا ایک امتحان ہے جسے ہمت سے پاس کرنا ہے۔" وہ اس کا کندھا تھپکتے سمجھا رہے تھے ان کے جاتے ہی محراب نے پلٹ کر بند دروازے کو دیکھا وہ قدم قدم چلتا دروازے کے پاس آ گیا اور شیشے پر ہاتھ رکھے دیکھنے لگا اندر کا منظر دھندلا تھا۔

"میں سمجھتا تھا کوئی مجھے قابو نہیں کر سکتا کوئی مجھے اس قدر عزیز نہیں ہو سکتا، میرے لیے میری وردی اور ڈیوٹی ہی سب سے قیمتی تھی لیکن میں غلط تھا اللہ نے میری جان تمہارے حوالے کر دی، میں جو مضبوط تھا تم میری کمزوری بن گئی۔۔ مہک پلیز ٹھیک ہو جاؤ مجھے اپنی سانسیں بند ہوتی محسوس ہو رہی ہیں ۔تمہارے بغیر رہنے کا تو میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔" بکھرے بال ویران

آنکھیں، خراب حلیہ اس کی حالت قابلِ رحم تھی۔تایا نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

''ہمت کرو بچے! سب ٹھیک ہو جائے گا گھر جاؤ جا کر کپڑے بدلو وہاں بھی سب پریشان ہو رہے ہیں'' پہلے تو وہ نہیں مانا لیکن پھر تایا اور زیان کے اسرار پر وہ گھر آ گیا سب کے سوالوں کے جواب دینا ایک الگ آزمائش تھی۔

''کیسی ہے میری بچی؟'' اماں کے رونے پر وہ ان کے پاس آیا اور ان کے دونوں ہاتھ پکڑے۔

''نانی آپ ایسے نہ روئیں آپ تو اس کی پیاری دادی ہیں آپ دعا کریں...، آپ سب دعا کریں کہ مہک ٹھیک ہو جائے۔'' وہ رخ موڑ کر سب کو دیکھتا بولا۔امیرا نے بیٹے کو پیار سے ساتھ لگایا۔

''وہ ٹھیک ہو جائے گی ناں'' محراب نے ان کے گرد بازو پھیلائے۔

''جی ممی وہ ٹھیک ہو جائے گی۔'' ماں سے زیادہ خود کو یقین دلایا۔وہ آنسو پونچھتی پیچھے ہوئیں۔

''محراب تم کپڑے بدل لو میں کھانا لگاتی ہوں۔''اس نے تائی کو منع کرنا چاہا لیکن پھر رک گیا اسے یقین تھا کسی نے بھی کچھ نہیں کھایا ہو گا وہ سر ہلاتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا کمرے میں مہک کی خوشبو نے اس کا استقبال کیا تھا وہ سنجیدہ چہرہ لیے کپڑے لیتا سیدھا باتھ روم میں بند ہو گیا شاور کے نیچے کتنے ہی آنسوں آنکھوں سے بہہ نکلے۔

جب باہر آیا تو بھورے شلوار قمیض میں ملبوس تھا تولیہ ایک طرف رکھتے بیڈ پر بیٹھ گیا۔سائیڈ ٹیبل پر مہک کی ڈائری موجود تھی اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈائری اٹھالی اور جہاں قلم موجود تھا وہی صفحہ کھول لیا۔

''میں رائٹر ہوں کبھی سوچا نہ تھا کہ محبت کی کہانیاں لکھتے لکھتے خود پر بھی محبت کا نزول ہو جائے گا۔''

''محبت!!ہائے رے محبت...''

''کچھ محبتیں پھولوں کی طرح ہوتی ہیں خاموش خاموش سی لیکن ان کی مہک ان کے ہونے کا احساس دلاتی ہے اسی طرح کچھ محبتوں میں ندی کی لہروں کی سی

روانی ہوتی ہے اور کچھ میں دریاؤں کی طغیانی سی، کچھ ٹوٹنے والے تاروں کی طرح ہوتی ہیں آناًفاناً چمک کر فنا ہو جانے والیں تو کچھ قطعی ستاروں کی طرح پائیدار راہ دکھانے والی ہوتی ہیں، یہی نہیں کچھ محبتیں اندھیرے میں روشنی بن کر جگمگاتی ہیں اور کچھ محبتیں آبشاروں کی طرح ہوتی ہیں کہ جب نچھاور ہونے پر آتی ہیں تو دندناتی ہوئی شور مچاتی ہیں لیکن کچھ محبتیں دور پربتوں کے دامن سے پھوٹنے والے ٹھنڈے میٹھے جھرنوں کی طرح ہوتی ہیں۔شفاف اور مدھم... محبت تو جینے کا عزم عطا کرتی ہے۔مجھے لگتا تھا میں محبت کو مکمل جانتی ہوں لیکن میں غلط تھی محبت تو ایک گہرا سمندر ہے جس کے طے تک کوئی نہیں پہنچ سکتا اور نہ اب میں اس کی گہرائی کو جاننے کی خواہش رکھتی ہوں کیونکہ اب جب بھی اِس جذبے کی گونج میری سماعت سے ٹکراتی ہے تو آنکھوں میں ایک عکس آکر ٹھہر جاتا ہے اور جب اس عکس کو مقابل پاتی ہوں تو خود کو راحت بھرے حصار میں گھرتا محسوس کرتی ہوں۔

میرا سفر محبت سے محراب، محراب سے محبت تک کا ہو کر رہ گیا ہے..." آنسو صفحے کو بھگو گیا تھا۔

محراب نے ڈائری بند کرتے واپس رکھ دی اس نے مہک کے سرہانے کو گود میں لیا نظروں کے سامنے ایک منظر چھپکے سے آ ٹھہرا تھا۔

"آپ!"

"میں کیا؟"

"آپ جب کچھ بھی پوسٹ کرتے ہیں ناں تو اس پوسٹ کے کومنٹس پڑھ کر مجھ..." وہ ٹھہری پھر بے بسی سے بولی۔

"اتنی زیادہ لڑکیوں نے آپ کو فولو کیا ہوا ہے مجھے نہیں پتا مجھے کیا ہوتا ہے برا نہیں لگتا لیکن اچھا بھی نہیں لگتا۔" نظریں اٹھا کر محراب کو دیکھا وہ ہنوز اسے آنکھوں میں بسائے ہوئے تھا۔

"آپ کو برا لگا؟" اس نے نفی میں سر ہلایا۔

''سوری میں بس ایسے ہی کہہ رہی تھی آپ کو پورا حق ہے کہ آپ اپنی زندگی اپنے مطابق گزاریں۔''اپنی بے وقوفی پر اسے شدید غصہ آرہا تھا۔وہ تیزی سے بیڈ سے اٹھنے لگی تھی کہ محراب نے ایک ہی جست میں اس کی کلائی پکڑ لی۔

''ادھر ہی بیٹھی رہو۔''وہ واپس بیٹھ گئی۔اس نے نرمی سے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے۔

''اس سب کے جواب میں، میں بس ایک ہی بات کہنا چاہتا ہوں۔''مہک نے پلکیں اٹھائیں نظریں اس کی نظروں سے ملیں۔

''میں صرف تمہارا ہوں اس یقین کے ساتھ رہا کرو کہ محراب کے دل و جان پر صرف تم چھائی ہو۔مجھے نہیں پتا کوئی کیا کومنٹ کر رہا ہے کوئی کیا بول رہا ہے میرے لیے وہ ایک لائک اہم ہے جو مہک کاشف کی آئی ڈی سے آتا ہے۔''محراب نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیا اور اس کی پیشانی پر پہلی مہرِ محبت ثبت کی اس کی پلکیں رخسار پر جھک گئیں۔

"You are my Lifeline"

سب گڈمڈ ہونے لگا ماضی کے پنے پَر پھیلاتے رخصت ہوگئے اور اسے حال میں لا پٹخا، گیلی سانس کھینچتے وہ اٹھ کر باہر

آگیا۔اماں کو کھانا کھلا کر انھیں کمرے میں لاتے وہ انہیں کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا۔اماں نے تسبیح پڑھتے اسے گود میں سر رکھنے کا کہا تو وہ چپ چاپ ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔وہ آہستہ آہستہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگیں...

"اپنی انگریزی کا رعب میرے سامنے مت مارا کریں...نوکر نہیں لگی ہوئی جو ہر دو منٹ بعد چائے بنا کر پیش کرتی رہوں...انگریز پلٹ ایس پی..." نیند سے بند ہوتی آنکھوں کے سامنے ماضی کے لمحے بھاگتے گزر رہے تھے اور پھر نیند کے آغوش میں جانے سے پہلے وہ دلکش لمحے نگاہوں کے سامنے جھلملائے تھے جس پر اس نے خود کو سکون بھری نیند کے حوالے کر دیا۔

"مہک!!" وہ ہڑبڑا کر اٹھا۔کمرے کی نیم روشنی میں اس نے ارد گرد دیکھا اماں بیڈ کے ساتھ جائے نماز پر بیٹھی تھیں۔

"نانی کیا ٹائم ہو رہا ہے؟" آواز بھاری ہو رہی تھی۔

"بچے فجر ہو رہی ہے۔" وہ چہرے پر ہاتھ پھیرتا نماز کے لیے اٹھ گیا۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی ہسپتال کا رخ کیا۔

"ماموں آپ دونوں گھر جا کر آرام کر لیں۔" وہ دونوں گھر چلے گئے تو محراب آئی سی یو کے سامنے یاسین لے کر بیٹھ گیا وہ تلاوت کر ہی رہا تھا کہ ڈاکٹر اس کے پاس آئے۔

"سر!"

"آپ کے پیشنٹ کی کنڈیشن اب خطرے سے باہر ہے شام تک انھیں ہوش آجائے گا۔"

"ان شاءاللہ" ڈاکٹر سے بات کر کے اس نے یہ خبر گھر پہنچائی۔ لاہور میں عافیہ کی حالت الگ خراب تھی اس نے عارف کو تسلی دیتے ہمت سے کام لینے کا کہا۔ وہ سب تو اسلام آباد آنا چاہ رہے تھے لیکن تایا ابو نے منع کر دیا تھا۔

......*...*...*

مہک کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔ تین دن سے وہ نیم بیہوشی میں ہی تھی ابھی سائرہ اس کے بیڈ کے ساتھ بیٹھی ہی تھی کہ اسے مہک کے جسم میں جنبش محسوس ہوئی۔

"ممانی مہک کو ہوش آرہا ہے۔" تائی اٹھ کر بیڈ کے قریب آگئیں۔

"مہک!" انھوں نے آہستہ سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔ اس کی پلکیں لرز رہیں تھیں۔

"مہک میری جان آنکھیں کھولو۔" سائرہ ڈاکٹر کو بلانے بھاگ گئی۔ اس نے آہستہ سے آنکھوں کے دروا کیے۔ روشنی سے آنکھیں چندھیا گئیں۔

کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر اس کا معائنہ کر کے جا چکے تھے آکسیجن ماسک ہٹا دیا گیا تھا۔

"درد تو نہیں ہو رہا؟" سائرہ اس کا ہاتھ تھامے استفسار کرنے لگی جس پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تایا ابو!" وہ تایا کی جانب متوجہ ہوئی۔

"مجھے گھر جانا ہے۔"

"بچے اتنی جلدی کیا ہے ابھی تو زخم کچے ہیں۔"

"پلیز تایا ابو آپ ڈاکٹر سے اجازت لے لیں مجھے اموں کے پاس جانا ہے۔" اس کی آواز بھاری ہو رہی تھی۔ وہ اٹھ کر اس کے پاس آئے اور اس کے سر پر پیار کیا۔

"ٹھیک ہے میں پوچھ لیتا ہوں لیکن محراب نہیں مانے گا۔"

"پرسوں عید ہے ایسے ہسپتال میں رہ کر ہماری بچی عید منائے گی آپ جا کر ڈاکٹر سے اجازت لیں۔" تائی کے کہنے پر تایا سر ہلاتے ڈاکٹر سے بات کرنے کے لیے باہر کی جانب بڑھ گئے۔

"تائی! اموں سے بات کروادیں۔" سائرہ نے فوراً نمبر ملاتے اسے فون پکڑایا تھا اور پھر اگلے آدھے گھنٹے تک مہک ماں کو تسلیاں اور یقین دلاتی رہی کہ وہ بالکل ٹھیک ہے۔

شام کے وقت اسے ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا سائرہ اور پھپھو اسے لیے کمرے میں آ گئیں اور آہستہ سے اسے بیڈ پر بیٹھایا اماں بھی اس کے ساتھ تھیں وہ بار بار کبھی اس کے سر پر پیار کرتیں کبھی نم آنکھوں سے اس کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ

جاتیں ابھی بھی وہ اس کا ہاتھ پکڑیں بیٹھیں تھیں۔ باذل بھی صبح اسلام آباد پہنچ گیا تھا اب تایا ابو نے تائی، اماں اور اپنی مہک کے ساتھ ہی رات دس بجے کی فلائٹ بک کروالی تھی وہ روڈ سے جانے کا رسک نہیں لے سکتے تھے۔

''دادی میں ٹھیک ہوں۔''اس نے اماں کا ہاتھ لبوں سے لگایا۔

''اللہ میرے بچوں کو ہمیشہ ٹھیک رکھے۔''ان کی آواز بھیگ گئی۔

''میں نماز پڑھ کر آتی ہوں۔''سائرہ کو اندر آتا دیکھ کر وہ اٹھ گئیں۔ سائرہ اس کے لیے سوپ لے کر آئی تھی۔

''سائرہ! محراب کہاں ہیں؟''

''ان کے ٹرانسفر کے آڈرز آگئے ہیں اس لیے بس وہ کام میں مصروف ہیں تاکہ جلد از جلد یہاں کا کام نمٹ جائے کل بھی ساری رات باہر تھے آج بھی صبح سات بجے سے گئے ہوئے۔''اس نے سوپ کا چمچ اس کے لبوں کی جانب بڑھایا جسے بہت احتیاط سے مہک نے پیا تھا۔ کچھ دیر بعد سائرہ اسے آرام کا کہتی باہر چلی گئی تو

اس نے موبائل اٹھا کر محراب کا نمبر ملایا مسلسل رنگ جارہی تھی لیکن جواب ندارد۔

اس نے وٹس ایپ پر میسج سینڈ کیا۔

"محراب آپ کہاں ہیں مجھے آپ کو دیکھنا ہے۔" کوئی جواب نہیں آیا دس منٹ بعد اس نے دوبارہ پیغام بھیجا۔

"محراب میں جارہی ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلیں۔" پیغام جاتے رہے لیکن کوئی جواب نہیں آرہا تھا اور اسی طرح بھاری دل لیے وہ لاہور روانہ ہو گئی۔

*****

www.novelsclubb.com

سب لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے ہر نیوز چینل پر حسین کھوکھر کے کیس پر کیا گیا عدالت کا فیصلہ بتایا جارہا تھا اس پر دس قتل ثابت ہو گئے تھے عدالت نے اسے پھانسی کی سزا سنادی تھی سیٹھ حماد نے بھی میڈیا پر بھائی کا ساتھ نہ دینے کا فیصلہ سنا دیا تھا بلکہ اس نے مقتول کے گھر والوں سے افسوس کرتے ان کو کچھ رقم

دینے کا بھی اعلان کیا تھا۔ جن لوگوں نے مہک پر حملہ کیا تھا ان کو بھی سزا سنادی گئی تھی۔

سب گھر والے اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے محراب کو کامیابی نصیب ہوئی تھی۔

چھت پر جاتی سیڑھیوں پر بیٹھی سر دیوار سے لگائے وہ آسمان میں دیکھتی ناجانے کہاں کھوئی ہوئی تھی آسمان پر گہرے بادلوں کا بسیرا تھا۔ آج چاند رات تھی گلی کوچوں میں رونق کا سماں تھا سب اپنا جانور لیے ان کو پیار کرنے اور ان کی خدمت کرنے میں مگن تھے نیچے صحن میں مرد حضرات اپنی محفل جمائے بیٹھے تھے عافیہ بھی تائی کی طرف تھیں اس کی جب آنکھ کھلی تو وہ اٹھ کر باہر آگئی۔ کمرے کی گھٹن تھی یا شاید اس کے اندر پھیلتی خاموشی جو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کے دل کو جکڑنے لگی تھی کوئی دلاسہ کوئی توجہ کوئی دعا اس پر اثر کرتی نظر نہیں آرہی تھی، نگاہیں آس لگائے ہر لمحہ چوکھٹ پر تھیں دل کی پکار اب چیخ کا روپ اپنانے لگی ، محبوب کی نظر بھی دوا جیسی ہوتی ہے لیکن افسوس یہی تو تھا محبوب ہی نظروں سے

او جھل تھا جب دوا ہی نہیں تو شفا کیسے ہوتی، کبھی کبھی کسی کا لمس ہی مردہ جسم میں جان ڈال دیتا ہے لیکن شکوہ تو یہی تھا وہ لمس کیوں نہیں ہے پاس...

چند آنسوں آنکھ سے گرتے رخسار پر بہہ گئے۔

باہر گلی میں کسی نے گاڑی میں گانے لگا رکھے تھے۔

دل کو تیری ہی تمنا، دل کو ہے تجھ سے ہی پیار

چاہے تو آئے نا آئے، ہم کریں گے انتظار

اس نے سر گھٹنوں میں چھپا دیا۔

ایسے ویرانے میں ایک دن گھٹ کے مر جائیں گے ہم

جتنا جی چاہے پکارو پھر نہیں آئیں گے ہم

www.novelsclubb.com

اس نے جھٹکے سے چہرہ اٹھاتے بے دردی سے آنسو صاف کیے ”بھاڑ میں جاؤ محراب!“ وہ سہارا لیتی کھڑی ہوئی چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا عارف جو کسی کام سے سیڑھیاں چڑھتا اوپر آیا تھا وہ اس پر بھڑک اٹھی۔

"یہ کس الو کے پٹھے نے فضول گانے لگائے ہوئے ہیں جا کر بند کرواؤ ورنہ میں جا کر اس کا سر پھاڑ دوں گی۔" وہ ہکا بکا سا اسے دیکھتا رہ گیا۔

"اب میری شکل کیا دیکھ رہے ہو ادھر آؤ مجھے کمرے میں لے کر جاؤ، چکر آ رہے ہیں۔۔" وہ جی اچھا کہتا فوراً اس کے پاس آیا تھا۔

رات کے گیارہ بج رہے تھے۔ عافیہ مسلسل اس کو کھانے کے لیے کہہ رہی تھیں۔

"امو میرا دل نہیں ہے۔" وہ اب جھنجھلانے لگی تھی۔ چہرے کی زردی میں بھی اضافہ ہو رہا تھا۔

"بچے کچھ کھاؤ گی نہیں تو کمزوری کیسے دور ہو گی تھوڑا سا یہ دودھ پی لو پھر دوائی بھی لینی ہے۔" عافیہ نے پیار سے اس کے بال کان کے پیچھے کیے۔ مہک نے ماں کا ہاتھ تھام کر اس پر اپنی پیشانی ٹکا دی دل کو ایک پل سکون نہیں تھا۔

"کہیں درد ہے تو بتاؤ ڈاکٹر کے ہاں لے چلتے ہیں۔" عافیہ آہستہ سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگیں۔ مہک نے کراہتے ہوئے سر پیچھے ہیڈ بورڈ سے ٹکا دیا۔ عافیہ نم

آنکھوں سے بیٹی کو دیکھ رہیں تھیں جس کی بے چینی اب انہیں پریشان کرنے لگی تھی۔چند لمحے خاموشی کے نظر ہو گئے پھر آہٹ پر عافیہ دروازے کی جانب متوجہ ہوئیں، سفید پینٹ پر بھوری ٹی شرٹ جس میں سے اس کے کسرتی بازو نظر آرہے تھے چہرے پر سنجیدگی اور آنکھوں میں درد لیے چوکھٹ پر محراب کھڑا تھا۔عافیہ کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔مہک ہنوز آنکھیں موندیں بیٹھی تھی۔عافیہ خاموشی سے اٹھ کر محراب کو پیار کرتیں باہر نکل گئیں۔وہ قدم قدم چلتا بیڈ کے پاس آیا مہک نے کھانسی پر بے ساختہ ہاتھ اٹھا کر اپنے کندھے پر رکھا کیونکہ کھانسنے پر درد کی لہر سی اٹھی تھی وہ سیدھی ہوئی سامنے کھڑے محراب کو دیکھتے ہی وہ چونکی نظروں نے پلٹنے سے انکار کر دیا لیکن کھانسی کا دورہ شدید تھا محراب نے ہاتھ میں موجود سامان ایک طرف رکھتے تیزی سے پانی کا گلاس اٹھا کر نرمی سے اس کے لبوں سے لگایا۔چند گھونٹ لے کر مہک نے چہرہ پیچھے کر لیا۔وہ اس کے سامنے ہی بیڈ پر فاصلے پر بیٹھ گیا ایک ٹانگ بیڈ سے نیچے تھی دوسری فولڈ کر کے بیڈ پر رکھی۔مہک

چند لمحے اسے دیکھتی رہی پھر نظریں جھکا لیں غصہ بے چینی اذیت تکلیف سب کچھ غائب ہو گیا تھا۔

"کیسے ہیں؟" وہ مسکرایا۔

"شکر ہے آخر کار میرا حال پوچھنے کا خیال آ ہی گیا لیکن بڑے برے وقت میں آیا ہے۔" مہک نے اسے نہیں دیکھا۔ محراب نے اس کا ہاتھ تھاما۔

"درد میں ہوں ایک پل چین نہیں ہے۔" وہ کمزور لگ رہا تھا۔ مہک اس کے ہاتھ میں قید اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگی۔

"کیسا محسوس کر رہی ہو؟" مہک نے نظریں نیچے رکھتے ہی سر کو جنبش دیتے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہوں۔" سر ہلانے سے دائیں بائیں کندھے سے آگے آتے بال جھول اٹھے۔ اس کی جھکی پلکوں اور معصوم ادا پر محراب کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا اس نے سر اٹھایا۔ کمرے کی کھڑی پر لگے پردے ہوا سے آہستہ آہستہ لہرا رہے تھے۔

فلک پر چمکتا چاند تو کب کا گہرے بادلوں کی اوٹ میں تھا۔ صحن میں لگے موتیے کے پھولوں کی خوشبو کھڑکی کے ذریعے کمرے کو بھی مہکا رہی تھی۔ محراب نے بائیں ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھامے دائیاں ہاتھ بڑھا کر آہستگی سے اس کے چہرے پر آتے بال کان کے پیچھے کیے اس نے آنکھیں بند کرتے نرم لمس کو دل پر محسوس کیا۔ دونوں کا دل دھڑک اٹھا تھا دونوں چند دن پہلے موت کی اذیت سے گزرے تھے۔ مہک کے گلے میں آنسوؤں کا گولا سا اٹکا۔ محراب نے ہاتھ اس کے رخسار پر رکھ دیا تو اس نے دائیاں ہاتھ اٹھا کر اپنا ہاتھ محراب کے ہاتھ کے اوپر رکھا۔

"مجھے لگا تھا میں مر جاؤں گی۔" رندھی آواز بمشکل نکلی تھی۔ محراب کی آنکھوں میں سرخی تیر گئی۔

"تمہیں دیکھ کر مجھے بھی اپنے لیے یہی لگا تھا کہ میں مر جاؤں گا۔" دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اس نے آگے ہوتے نرمی سے اسے اپنے سینے سے لگایا۔

"آپ نے اتنا وقت کیوں لگا دیا محراب میں نے آپ کو بہت یاد کیا ہے۔"

"میں ڈر گیا تھا مہک، میں تم سے شرمندہ ہوں میں تمہاری حفاظت نہیں کر سکا، تمہاری ایسی حالت کے پیچھے جن کا ہاتھ تھا جب تک انھیں انجام تک نہیں پہنچا دیتا میں تمہارے سامنے نہیں آنا چاہتا تھا۔" باہر برسات کی پہلی بارش برسنے لگی، ٹھنڈی ہوا کمرے میں چھائی اداسی کو زائل کر کے محبت کی فضا سے کمرے کو مہکا رہی تھی۔

اس نے پیچھے ہوتے اپنے ساتھ لائے گلاب کے پھول اس کی جانب بڑھائے۔

"ہٹائیں اسے یہاں سے میں آپ سے بہت شدید والی خفا ہوں یہ جو آپ کے اندر انا اور غرور ہے نا اسے میرے سامنے مت آزمایا کریں آپ کی ہمت بھی کیسے ہوئی میری کالز اور میسجز کو نظر انداز کرنے کی، مغرور انسان میں اب آپ کو بلاک کروں گی۔" وہ غصے سے اس کا ہاتھ پیچھے کرتی بولی جبکہ وہ آنکھوں میں مسکراہٹ لیے اسے دیکھ رہا تھا اس کے خاموش ہو جانے پر بالوں کو ایک ادا سے پیشانی سے ہٹاتے بولا۔

''ایک رائٹر کے دل پر راج کر رہا ہوں، میرا مغرور ہونا بنتا ہے۔''مہک کو وہ پیارا تو بہت لگا لیکن وہ منہ بنا کر رخ موڑ گئی۔

''اچھا ناراضگی ختم کرو میں کھانا لے کر آ رہا ہوں بہت بھوک لگ رہی ہے، مجھے خبر ملی ہے تم نے ممانی کو بہت تنگ کیا ہوا ہے ابھی سارے نخرے نکالتا ہوں۔''وہ اسے دھمکاتا باہر چلا گیا مہک نے مسکرا کر چوکھٹ کو دیکھا تھا جہاں سے وہ غائب ہوا تھا۔

......*...*...*

''ماشاءاللہ! ماشاءاللہ یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں محراب بھائی، مہک آپی کے بال بنا رہے ہیں۔''امیمہ نے کمرے میں آتے حیرانگی سے کہا۔

''مہک ابھی بازو نہیں ہلا سکتی۔''کانوں میں جھمکے اور ہاتھ میں چوڑیاں پہنانے کے بعد اب وہ آہستہ سے اس کے بالوں میں برش پھیر رہا تھا۔ جہاں مہک نے لال رنگ کا کلیوں والا فراک پہن رکھا تھا وہیں محراب نے خاص مہک کی خواہش پر سفید شلوار قمیض زیب تن کیا تھا۔

''آپ محراب بھائی ہی ہیں ناں کیونکہ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے آپ کو تو آپی کے لمبے بال چڑیلوں جیسے لگتے تھے۔''اس کی شرارت پر محراب نے گھبرا کر مہک کو دیکھا جو امیمہ کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

''کیا مطلب ہے یہ کس نے کہا ہے؟''اسے تو یقین ہی نہیں آیا کیونکہ محراب تو ہر بار کہتا تھا وہ اس کے بالوں کا دیوانہ ہے۔

''کسی نے نہیں محراب بھائی ہی کہتے تھے۔''محراب نے امیمہ کو چپ رہنے کا اشارہ کیا جسے وہ دیکھ چکی تھی۔

''ہٹیں پیچھے۔۔''وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی اور ایک ہاتھ سے اس سے برش جھپٹا۔امیمہ ہنستی ہوئی باہر نکل گئی۔

''ارے یار وہ پہلے کی بات تھی۔۔''اس نے معاملہ سلجھانا چاہا۔

''آپ کی ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے چڑیل کہنے کی۔''

''تم بھی تو مجھے پتا نہیں کیا کیا کہتی رہتی ہو...اچھا بال تو بنوالو۔''

''میں امو سے بنوالوں گی...''وہ باہر کی جانب بڑھی۔

''یار آج عید ہے۔''

''مجھے یاد ہے، میری عیدی تیار رکھیں۔''

''ہاں سری پائے تیار ہیں۔'' باہر نکلتے اس نے گردن موڑ کر اسے گھورا تھا جس پر اس نے آنکھ ماری۔

وہ باہر آگئی عافیہ کچن میں مصروف تھیں۔

''امو میرے بال بنادیں!''

''مہک دیکھ نہیں رہی میرے گوشت والے ہاتھ ہیں۔'' وہ منہ بناتی برآمدے میں آگئی۔ امیمہ تخت پر بیٹھی کھیر کھا رہی تھی۔

''آئیں میں بنا دیتی ہوں۔'' وہ بال بنا کر ابھی سیدھی ہوئی ہی تھی کہ عارف اسے آواز دیتا وہاں آگیا۔

''آپی میں آپ کے لیے کچھ لایا ہوں۔'' عارف ہاتھوں میں بڑی سے تھال پکڑے اس کے پاس آیا جو بڑے سے کپڑے سے ڈھکی ہوئی تھی۔

''یہ کیا ہے؟'' محراب سینے پر ہاتھ باندھتا وہیں دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

''خود دیکھ لیں۔'' مہک نے ایک ہاتھ بڑھا کر کپڑا اٹھا دیا اور اگلے ہی لمحے پورا گھر اس کے چیخ سے گونج اٹھا تھا عارف ہاتھ میں پکڑے تھال پر اسی گائیں کا سر رکھے ہوئے تھا جو مہک کے پیچھے بھاگی تھی۔ امیمہ بھی چلاتی جھٹکے سے اٹھتی پیچھے ہوئی۔

''پیچھے کرو اسے!'' وہ چیختی اسے خود سے دور ہو جانے کا کہہ رہی تھی جبکہ عارف اس کے پیچھے آ رہا تھا۔

''دفع ہو جاؤ عارف!'' وہ محراب کی جانب بھاگی اس کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ بھاگ دوڑ کر سکے ایک زوردار چکر سے اس کا سر گھوما تھا محراب نے ایک ہی جست میں اسے پکڑتے اپنے ساتھ لگایا۔

''تم ٹھیک ہو'' وہ آنکھیں بند کیے اس کے ساتھ لگی کھڑی رہی۔

''محراب اسے یہاں سے دفع کریں۔''

اس سے پہلے عافیہ کو سب پتا چل جائے اور وہ اس کی بینڈ بجا دیں عارف سوری سوری کرتا فوراً بھاگ گیا۔ محراب مہک کو کمرے میں لے گیا تھا۔

مہک کے ساتھ ہوئے حادثے کی وجہ سے ساری تقریبات آگے کر دی گئیں تھیں۔

اور اب ایک مہینہ گزر جانے کے بعد وہ کافی حد تک صحت یاب ہو گئی تھی درمیان میں محراب اپنی ڈیوٹی کی وجہ سے سوات چلا گیا تھا، باذل اور سائرہ کی شادی کی تیاریاں دونوں گھروں میں شروع ہو چکی تھیں۔اس کا سارا سامان پیک ہو چکا تھا۔

پرسوں مہک کو سوات کے لیے روانہ ہو جانا تھا۔

پربتوں کا شہزادہ شہرِ لاہور کی شہزادی کو لینے آ پہنچا تھا۔

"مہک!" وہ آہستہ سے اسے پکارنے لگا۔

"مہک اٹھو!" مہک کسلمندی سے کروٹ لے گئی۔

"مہک!" اب کی بار اس نے اس کا کندھا ہلایا۔

"کیا ہے؟"

"اٹھ جاؤ۔"

www.novelsclubb.com

''کیا ٹائم ہوا ہے؟''

''پانچ بج رہے ہیں۔''

''صبح کے یا شام کے۔'' وہ نیند میں ہی بڑبڑا رہی تھی۔

''صبح کے۔'' محراب نے جواب دیا۔

مہک نے مندی مندی آنکھیں کھولتے اس کی جانب رخ کیا۔

''کیا ہو گیا ہے محراب ابھی تو فجر پڑھ کر سوئی تھی چپ کر کے سو جائیں، خود نہیں سونا تو مجھے سونے دیں۔'' دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔ محراب نرمی سے اس کی پیشانی سے بال ہٹاتا اب اس کی بند آنکھوں کو شہادت کی انگلی سے چھو رہا تھا۔

''اٹھ جاؤ ناں چلو آؤ بھاگ چلیں۔''

''کہاں؟''

''شہرِ لاہور!'' مہک نے آنکھوں کے در وا کیے وہ تقریباً اس کے چہرے کے قریب تھا۔

''شہرِ لاہور!'' اس کے ماتھے پر بل پڑے۔

www.novelsclubb.com

"ہاں! تمہارے ساتھ لاہور کی گلیوں میں کھو جانا چاہتا ہوں۔" مہک مسکرا دی ہاتھ اٹھا کر اس کے سامنے کیا جسے تھامتے محراب نے اسے اٹھ کر بیٹھنے میں مدد دی۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی نیند بھگانے کے لیے دو منٹ کے لیے چہرہ ہاتھوں میں چھپایا اور آہستہ سے آنکھیں ملنے لگی محراب جو دوسری طرف بیٹھا تھا اس نے اس کی کمر پر پھیلے بالوں کی کچھ لٹیں ہاتھ میں لیں اور ان کی نرمی محسوس کر کے چہرے کے قریب کرتے ان کی خوشبو کو دل میں بسانے لگا۔

مہک نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

سیاہ شلوار قمیض زیب تن کیے گیلے بالوں کو مخصوص انداز میں سیٹ کیا ہوا تھا کلائی میں گھڑی پہن رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سوئے نہیں تھے؟" مہک نے اس کی تیاری دیکھتے پوچھا جس پر اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"میں گاڑی نکال رہا ہوں دس منٹ میں آجاؤ۔" وہ اٹھ کر چلا گیا تو وہ بھی فوراً تیار ہونے کے لیے اٹھ گئی۔

صبح کی سفیدی آہستہ آہستہ پھیل رہی تھی۔وہ دلچسپی سے آکاش کے بدلتے رنگ دیکھ رہی تھی گاڑی اپنی رفتار سے آگے بڑھ رہی تھی تبھی ان کے سروں سے کبوتروں کا غول گزرا وہ محبت لیے انھیں دیکھنے لگے۔

گاڑی شہرِ لاہور کی مختلف سڑکوں کو پار کرتی اب اندرون لاہور میں آکر رک گئی۔

گرم گرم حلوہ تیار ہو رہا تھا اور پُریاں کھولتے تیل میں پھول رہی تھیں تو دوسری جانب کڑک چائے اپنے جوبن پر تھی۔

صبح کے لاہور کے تو روپ ہی نرالے ہوتے ہیں رات کو ہی صبح کے ناشتے کی تیاریاں عروج پر ہوتی ہیں... محراب نے شیشہ نیچے کیا تبھی ایک دبلا پتلا سا لڑکا بھاگتا ہوا اس کی جانب آگیا۔

"دسو بھائی جان!"

"شروع ہو جاؤ جناب!" محراب نے مینیو پوچھا۔

"بڑے پائے، چھوٹے پائے، نہاری، چنے، لاہوری مرغ چنے، لاہورانڈہ چنے، آلو قیمہ، فرائی انڈہ، آملیٹ، ملائی، سادہ روٹی، پراٹھہ، سادہ نان، دہی، لسی، ڈھابہ چائے، دودھ پتی، کڑک چائے..." وہ کسی مشین کی طرح ایک ہی سانس میں تیزی سے بولتا جارہا تھا۔ کچھ دیر بعد ناشتے سے فارغ ہوتے اس نے گاڑی آگے بڑھادی۔

داتا دربار، مختلف تاریخی مقامات اور گلیوں میں گاڑی بھگانے کے بعد اب اگلا پڑاؤ تھا۔

نیلا گنبد، انارکلی بازار!

گاڑی کو کہیں پیچھے ہی چھوڑتے وہ مہک کو لیے تانگیں والے کے پاس آیا مہک بس اس دیوانے کی عجیب و غریب خواہشوں پر مسکرا رہی تھی۔

"محراب کیا ہو گیا ہے لوگ دیکھ رہے ہیں۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑے تانگیں پر بیٹھ گیا تانگیں والے بزرگ نے سواری آگے بڑھائی۔

"لوگوں کو بھول جاؤ صرف ان حسین لمحوں کو جیوں جن میں تم ہو، میں ہوں اور شہرِ محبت کی گلیاں ہیں۔" وہ شہرِ لاہور سے حسین یادوں کے ساتھ رخصت ہونا چاہتا تھا۔

بازار کی چوکھٹ پر پہنچ کر وہ اتر گئے محراب نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھامتے اسے نیچے اتارا تھا۔

رنگ برنگے لوازمات سے سجی دکانیں اور گاہکوں کو صدائیں دیتے دکان دار وہاں کا ماحول ہی الگ تھا۔ وہ ساتھ ساتھ چلتے ارد گرد دیکھ رہے تھے۔

"ادھر آؤ!" محراب اسے لیے ایک دکان میں گھس گیا جہاں بہت ہی خوبصورت کپڑے سجے ہوئے تھے۔ وہ مختلف سوٹ نکلوا مہک کے لیے جوڑا پسند کرنے لگا۔

"یہ کیسی ہے؟" اس نے مہرون رنگ کی ساڑھی دکان دار سے نکلوا کر مہک کو دکھائی۔ مہک نے چادر پیشانی تک کرتے ساڑھی کو دیکھا وہ بہت خوبصورت تھی اس نے پلو کندھے پر رکھتے آنکھوں کے اشارے سے پوچھا کہ کیسی لگ رہی۔

''حسین!''سرگوشی سی کی۔چند لمحوں بعد وہ ساڑھی لیے آگے بڑھنے لگے۔

''یہاں ایک لسی والا تھا اس کی لسی بڑی مشہور ہے۔''وہ متلاشی نظریں دوڑا رہا تھا۔

''لاہور کی ہر گلی سے واقف ہیں سارا دن کیا یہی ڈیوٹی دیتے رہے ہیں۔''

''ماموں نے مجھے گلی گلی گھمایا ہے یہاں کے مشہور کھانے،فالودہ،ناشتے ہر ایک چیز سے واقف ہوں میں...ادھر آؤ!''وہ جوش سے ایک گلی کی جانب بڑھا۔وہاں چھوٹی چھوٹی گلیاں تھیں،چھتوں،کھڑکیوں،دروازوں،دہلیزوں ہر جگہ کوئی نہ کوئی کھڑا تھا۔نکڑ پر لسی کی دکان تھی جہاں لوگوں کا الگ ہی جہاں آباد تھا۔گلی سے گزرتے کسی نے ہانک لگائی۔

''او جی پردیسی ہو؟''دونوں نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا۔چند لڑکیاں بالکنی میں کھڑی تھیں۔

''نئیں جی اساں لاہوردے آں!''محراب کے جواب پر وہ شرماتیں ہنس دیں۔

www.novelsclubb.com

ایک لڑکا انھیں فیملی ہال میں بیٹھا گیا کچھ دیر بعد دونوں کے ہاتھ میں لسی کا گلاس تھا۔

"محراب آج تو کھا کھا کر میرا برا حال ہو گیا ہے۔" صبح سے اب تک وہ پتا نہیں اسے کیا کیا کھلا چکا تھا۔ محراب نے آخری گھونٹ لیتے گلاس نیچے کیا تو مہک اسے دیکھتی ہنس دی۔

"کیا ہوا؟" مہک نے نفی میں سر ہلاتے اپنے موبائل میں اس کی تصویر لے کر اس کے سامنے کی۔

"اوہ! مونچھوں کا یہی نقصان ہے۔" مہک نے بیگ سے ٹشو نکال کر اسے دیا۔

دونوں ایسے ہی بازار اور اندرون گلیوں میں گھوم رہے تھے جب محراب کی نظر ایک دکان کے باہر بیٹھیں بزرگ خاتون پر گئی جو سامنے بڑے سے ٹوکرے میں چوڑیاں لیے بیٹھیں تھیں اور دوسری طرف ٹھپے رکھے تھے جن پر مختلف مہندی کے ڈیزائن نقش تھے۔ وہ ان کے پاس جا کر گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا اور اس نے مہک کی کلائی کا ناپ بتا کر مینے والی لال چوڑیاں لیں۔

''آؤ بٹیا پہنا دوں۔'' مہک نے ہاتھ آگے کیا جس پر محراب نے فوراً کہا۔

''نہیں آپ رہنے دیں۔'' اس نے چونک کر سوالیہ نظروں سے محراب کو دیکھا۔

''چوڑی ٹوٹ کر تمہارے ہاتھ میں لگ جائے گی۔" اس کی بات پر خاتون ہنس دیں۔ مہک نے محراب کو آنکھیں دکھائیں۔

''یہ ان کا کام ہے پہلی دفعہ تھوڑی کر رہی ہیں۔'' خاتون نے چوڑیاں محراب کو پکڑا دیں۔

''لو بیٹا پھر تم ہی یہ کام کر لو۔'' وہ کچھ جھجک سا گیا۔

''لو بھئی شرماؤ مت!'' خاتون کے کہنے پر اس نے چوڑیاں پکڑ لیں مہک نے اپنا ہاتھ اس کے آگے کر دیا ماضی کی یادوں پر آنکھوں کے گوشے نم ہو گئے وہ بہت احتیاط سے اس کی کلائی میں چوڑیاں پہنا رہا تھا۔

''بابا آپ کا لاڈلا پورا آپ پر گیا ہے۔'' وہ باپ سے مخاطب ہوئی۔ چوڑیاں پہن کر اس نے اپنی ہتھیلی پر مہندی کے نقش چھپ وائے تھے۔

"اللہ تم دونوں کو صدا ہنستا بستا نظر بد سے محفوظ رکھے۔" خاتون نے پیسے لیتے دل سے دونوں کو دعا دی۔

واپسی کی جانب بڑھتے مہک نے ساتھ چلتے محراب کو دیکھا سیاہ شلوار قمیض پر وہ نکھرا نکھرا سا تھا البتہ بال صبح کی نسبت ذرا سے بکھر چکے تھے مہک نے چند پیسے نکال کر اس کو روکا۔

"کیا ہوا؟" اس نے لبوں میں کچھ پڑھتے اس کی جانب پھونک ماری اور پھر اس کے گرد سے پیسے وار کر آگے بڑھ کر فقیر کو دے دیے۔

"یہ کیا تھا؟" وہ تو فدا ہو گیا۔

"صدقہ دیا ہے تاکہ آپ محفوظ رہیں۔"

موسم کے روپ ہی نرالے تھے ٹھنڈی ہوا نے شہر کو اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا جبکہ ڈھلتے سورج نے بادلوں کے ساتھ چھپا چھپی کا کھیل شروع کر دیا۔

مغل بادشاہوں کی عظمت کی منہ بولتی یادگار، شالامار باغ...

دربار سج گیا، درباریوں نے سلامتی کی صدائیں بلند کیں۔۔

تلاب میں لگے فواروں سے نکلتے پانی نے اپنی لے کو بدلا...

شہزادہ اپنی شہزادی کا ہاتھ تھامے قدم سے قدم ملا کر چلتا بارہ دری کی جانب بڑھ رہا تھا۔ پنچھیوں نے ملن کے گیت گنگنانا شروع کیے...

کہا جاتا ہے اورنگ زیب عالمگیر کی بیٹی زیب النساء شاعرہ تھی اور وہ یہاں آکر شعر کہا کرتی تھی میں چاہتا ہوں تم میرے لیے کچھ کہو۔۔وہ اس کی فرمائش پر کھلکھلائی باغ کے در و دیوار ہمہ تن گوش ہوئے،

برآمدے میں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ساعتوں کو ٹھہرا دیا، بارش کی بوندیں رقص کناں ہوئیں۔۔

محب نے محبوب کو اپنی نگاہوں میں بساتے کہنا شروع کیا

میری جانِ جاں میرا یقین تو کر

میری دھڑکنوں پر تیرا اختیار ہے

تجھے دیکھنا تجھے سوچنا

یہی سرمایہ حیات ہے

تیرا ذکر ہو، تیری بات ہو

وہیں زندگی تمام ہو

ذرا سن نا تو مجھ کو غور سے

تو خدا کی طرف سے انعام ہے

تیری ہر معصوم ادا پر

میرا دل تم پہ نثار ہے

اور وہ نثار ہو گیا.....

......*...*...*

گاڑی بَل کھاتے پہاڑوں پر بنی سڑک پر رواں دواں تھی پر بتوں پر لگے پودے ہوا سے مست جھوم رہے تھے درختوں کی چوٹیاں سرمئی بادلوں کی لپیٹ میں تھیں مہک نے شیشہ نیچے کر دیا معطر ٹھنڈی ہوا اس کے چہرے کو چھونے لگی جس کے لمس کو وہ پوری جان سے اپنی روح میں اترتا محسوس کر رہی تھی۔بلند و بالا پہاڑ، کھلا نیلا آسمان اور دریا کا چھل چھل کرتا پانی جو پتھروں سے ٹکراتا مدھر سروں

کو ہوا میں بکھیر رہا تھا وہ آنکھوں کو خیراں کر دینے والے حسین مناظر میں کھو چکی تھی ہوا سے چہرے پر آتے بالوں کو اس نے کھل کر جینے دیا وہ اس قدر مگن تھی کہ اسے احساس ہی نہ ہوا کے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے محراب کی نظروں کے حصار میں ہے۔

جہاں کھلا رستہ آتا وہاں بچے ہاتھوں میں خوبانی اور آڑو فروخت کرنے کے لیے کھڑے ہوتے۔

آبشار کا پانی سڑک سے ہوتا نیچے بہتے دریا میں گر رہا تھا محراب نے گاڑی کی رفتار آہستہ کر دی بہت سے لوگ اوپر سے گرتے آبشار کے پانی کو بوتلوں میں جمع کر رہے تھے جبکہ کئی لوگ ہنستے مسکراتے قیمتی لمحوں کو موبائل میں قید کر رہے تھے۔ چھ سات سالہ معصوم بچہ اور حجاب کیے سرخ گالوں والی بچیاں ان کی گاڑی کے پاس آ گئیں بچیوں نے سفید تازہ پہاڑی پھولوں سے تاج بنائے ہوئے تھے۔

"یہ کتنے خوبصورت ہیں۔" مہک کی نظروں میں ستائش تھی محراب نے گاڑی ایک طرف روکتے بچوں کو اشارہ کر کے بلایا۔

"یہ تم پر بہت پیارا لگے گا۔" بچی نے مہک سے کہا جس پر وہ مسکرائی۔ محراب نے قیمت پوچھتے بچی کو پیسے دیے اور تاج اس سے لے کر مہک کی جانب بڑھایا اس سے پہلے کے وہ پکڑتی دوسری بھوری آنکھوں والی بچی فوراً بولی۔

"تم اس کو پہناؤ۔"

"نیکی اور پوچھ پوچھ۔" مہک کھلکھلائی اس نے رخ محراب کی جانب موڑا جس پر اس نے نرمی سے پھولوں کا مہکتا تاج اس کے سر پر رکھ دیا۔

"کیسی لگ رہی ہوں؟" مہک نے بچیوں کو دیکھتے پر جوشی سے استفسار کیا۔

"بہت حسین!" دونوں نے یک زبان کہا۔

"تم دونوں بہت خوبصورت ہو۔" بچی ہنستے ہوئے کہتی دوسری گاڑیوں کی جانب متوجہ ہو گئی محراب نے بھی گاڑی آگے بڑھا دی تھی۔

"آپ نے نہیں بتایا کیسی لگ رہی ہوں۔" وہ محراب سے پوچھنے لگی۔

وہ موڑ مڑے ہی تھے کہ اگلے ہی لمحے گاڑی پر پھولوں اور کلیوں کی پھوار برسنے لگی موسم بہار نے اپنی موجودگی کا اعلان کیا۔ پاس پہاڑوں پر آڑو اور خوبانی کے

پھول فضا کے ساتھ مل کر اپنے شہر میں آنے والوں کا بھرپور طریقے سے استقبال کر رہے تھے۔ محراب نے گردن موڑ کر ایک نظر اسے دیکھا اور پھر دوبارہ رخ موڑ لیا۔

"اس وقت مجھ سے یہ سوال نہ ہی کرو کیونکہ میں لفظوں میں بیان کرنے سے قاصر ہوں کہ اس وقت تم مجھے کتنی حسین لگ رہی ہو۔" مہک نے بائیاں ہاتھ شیشے سے باہر نکال کر ہتھیلی کھول دی لبوں پر بڑی خوبصورت مسکراہٹ تھی۔

"لیکن میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے بتائیں کہ میں کتنی حسین لگ رہی ہوں ۔" اس نے اپنی چمکتی آنکھیں محراب کے چہرے پر ٹکا دیں۔

"اتنی حسین کہ مجھے اپنی نظروں کو قابو میں رکھنا سخت جان جوکھوں کا کام لگ رہا ہے، دل ہی دل میں دعا کر رہا ہوں کہ یا اللہ ہمیں خیر خیریت سے منزل تک پہنچا دینا۔" مہک ہنسی اور پھر ہنستی چلی گئی۔ دونوں کے بال ہوا سے بکھر چکے تھے۔ مہک نے ہاتھ اندر کرتے کندھوں پر رکھی چادر درست کی اور ہاتھ گود میں

رکھ لیے آنکھوں میں چمک اور چہرے پر مسکراہٹ کا راج تھا محراب کا حال بھی اس سے مختلف نہ تھا۔

"خواہش تو تھی ہی کہ آپ کا ساتھ نصیب ہو جائے لیکن کبھی سوچا نہیں تھا کہ زندگی اتنی حسین ہو جائے گی، آپ کے سنگ پہاڑوں کا سفر کرنا چاہتی تھی پہاڑ جہاں زندگی دل کش لگتی ہے۔" مہک کے بولنے پر محراب نے بائیاں ہاتھ بڑھا کر اس کا دائیاں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ گاڑی منزل کی راہ پر گامزن تھی۔

"مجھے جنت میں ہونے کا گماں ہونے لگا ہے۔" فلک پر گہرے بادل برسنے کو تیار تھے۔

"رائٹر صاحبہ آپ کا یہ ایس پی بڑا کمزور دل کا بندہ ہے اس قدر عنایت پر دل ہار بھی سکتا ہے۔" محراب کی بات پر اس نے ہنستے ہوئے سر جھکایا چھپکے سے ایک موتی رخسار پر گرا تھا جسے محراب نے نرمی سے اپنی پوروں پر چن لیا۔

"ظالم لڑکی بندے کے جان لو گی کیا۔" مہک نے تیزی سے اس کے کندھے پر تھپڑ رسید کیا۔

"فضول بات مت کیا کریں۔" اس نے منہ پھلا لیا۔

"اچھا سنو بیگم تمہارے لیے ایک غزل یاد کی ہے۔" وہ یک دم کھل اٹھی۔

"چلیں پھر جلدی سے سنائیں۔" وہ پوری اس کی طرف گھوم کر بیٹھ گئی۔ رم جھم برسنے کو تھی۔

"اچھا تو عرض کیا ہے!" مہک کی مسکراہٹ گہری ہوئی اس کا ہاتھ اب بھی محراب کی گرفت میں تھا۔

چہرے پہ میرے زلف کو پھیلاؤ کسی دن

کیا روز گرجتے ہو برس جاؤ کسی دن

مہک کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"رازوں کی طرح اترو میرے دل میں کسی شب

دستک پہ میرے ہاتھ کی کھل جاؤ کسی دن"

اس کی ہتھیلیاں بھیگ گئیں۔

پیڑوں کی طرح حسن کی بارش میں نہالوں

"بادل کی طرح جھوم کے گھر آؤ کسی دن"

محراب نے گاڑی کی رفتار سست کرتے اس کی آنکھوں میں جھانکتے کہا اور مہک کو لگا وہ بیہوش ہو جانے کو ہے پلکیں بھاری ہونے لگیں تھیں اس نے ان کو جھکا دیا۔

"خوشبو کی طرح گزرو میرے دل کی گلی سے

پھولوں کی طرح مجھ پہ بکھر جاؤ کسی دن"

اس کی گھمبیر آواز مہک کے دل پر امتحان کی طرح اتر رہی تھی اس نے اپنا ہاتھ محراب کی گرفت سے آزاد کرنا چاہا۔وہ اس کے چہرے کو دیکھنے کی ہمت کھو چکی تھی جبکہ محراب اس کی حالت کو انجوائے کرتا آگے کہہ رہا تھا۔

"گزریں جو میرے گھر سے تو رک جائیں ستارے

اس طرح میری رات کو چمکاؤ کسی دن"

وہ ہلکا سا اس کے کان کی جانب جھکا تھا جبکہ نظریں سامنے سڑک پر تھیں جن میں شرارت کا بسیرا تھا اور مہک کے چہرے پر گھبراہٹ کے اثار تھے اس کے حواس معطل ہونے لگے۔

"میں اپنی ہر اک سانس اسی رات کو دے دوں
سر رکھ کے میرے سینے پہ سو جاؤ کسی دن"

مہک نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچا رخسار دہک اٹھے تھے۔ دروازے کے ساتھ چپک کر بیٹھتے اس نے رخ پوری طرح باہر کی جانب موڑ لیا۔

"کیسی لگی؟" معصومانہ انداز اپناتے استفسار کیا۔

"نہایت ہی واہیات۔" وہ بڑبڑائی، محراب جو اس کی بڑبڑاہٹ سن چکا تھا قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔ اس نے پوری طرح خود کو لاتعلق ثابت کیا تھا۔

اس نے گاڑی چشمے کے ساتھ بنے ڈھابے کے پاس روکی، فضا میں پکوڑوں کی خوشبو پھیل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اتر کر باہر آ گئے شام کے سائے پھیلنے کو تھے محراب چائے اور پکوڑوں کا آڈر دے کر مہک کی جانب پلٹا وہ اوپر پہاڑ پر چڑھتی چشمے کے پاس بڑے سے پتھر پر جا کر بیٹھ گئی اور ہاتھ میں ٹھنڈا پانی جمع کرنے لگی محراب بھی اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔

''میری طرف دیکھو تو صحیح۔''اس نے بمشکل مسکراہٹ دبائی۔

''اپنا چہرہ گم کریں۔''وہ اب دونوں ہاتھوں میں پانی جمع کر رہی تھی۔

''ایک تو میں نے تمہارے لیے غزل یاد کی ہے اوپر سے تم منہ پھلا رہی ہو۔''

''اس سے تو بہتر تھا آپ اتنی زحمت بھی نہ کرتے، میں آپ کو ایک شریف انسان سمجھتی تھی، ایس پی آپ نے میری امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے۔''اس نے ہتھیلی میں جمع پانی اس کی جانب اُچھال دیا جس پر وہ بدک کر پیچھے ہوا۔

''او یار ٹھنڈا پانی ہے۔''اس کی شرٹ گیلی ہوئی تھی۔

''دل تو کر رہا ہے اسی چشمے کے نیچے آپ کو کھڑا کر دوں۔''وہ کھڑی ہو گئی البتہ نظر محراب پر نہیں ڈالی تھی وہ اس کے ساتھ سے ہوتی گاڑی کے پاس جانا چاہ رہی تھی لیکن محراب نے اس کی کلائی تھام لی دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔ مہک کے بال ہوا سے چہرے پر آنے لگے تو اس نے بڑے پیار سے انہیں پیچھے کرتے اس کا ڈوپٹہ صحیح کیا۔ وہ ایسی جگہ تھے جہاں کسی کی بھی نظر ان دونوں پر نہیں پڑ سکتی تھی۔ لمبے درختوں کے درمیان سے گرتے چشمے کی آواز سماعت کو بھلی محسوس

ہو رہی تھی۔ ہوا کی لپیٹ میں وہ دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب کھڑے تھے۔

"مہک میری آنکھوں میں دیکھو۔" اس کی سنجیدہ گھمبیر آواز پر مہک نے آہستہ سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا وہ بڑی محبت سموئے اسے دیکھ رہا تھا۔

"قسم سے تمہارے اس روپ پر فدا ہونے کو جی چاہ رہا ہے۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا جس پر اس کی بھی ہنسی چھوٹ گئی

اور اس نے محراب کے کندھے پر اپنا چہرہ چھپا لیا۔ سُباسِ حب ان کے گرد حصار بننے لگی۔ درخت پر بیٹھا سریلا پرندہ اپنے گیت گنگنانے لگا۔

بہار محوِ رقصاں تھی۔

www.novelsclubb.com

زندگی محبوب کے سنگ بہشت ہے!

تاریخ کے پنوں نے ایک اور داستانِ محبت کو قلم بند کیا، شہرِ لاہور کی گلیوں سے لے کر سوات کے پربتوں تک کی

داستانِ عشق!

......*...*...*

ختم شُد!

www.novelsclubb.com